بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوانِ آشکار

حضرت سچل سرمستؒ کا فارسی مجموعۂ کلام

جلد اوّل

(ردیف الالف تا ردیف المیم)

مع اردو ترجمہ

از

قاضی علی اکبر درازی

بار اول ______ نومبر سنہ ۱۹۸۱ء

تعداد اشاعت ______ ایک ہزار

سرورق ______ انور انصاری

کتابت ______ ایم۔ اے۔ ٹی

ناشر: حاجی عبدالرحمٰن چیف ایڈمنسٹریٹر۔
محکمہ اوقاف سندھ۔ حیدرآباد۔

طابع: افریشیا پرنٹنگ پریس۔ ناظم آباد کراچی۔

زیر اہتمام

مہران پبلشرز ۱۹/۱۶۶، منصورہ، کراچی ۳۸۔



ڈیجیٹل اسکینگ: جناب صفدر حسین

ایڈیٹنگ: طارق حیات لاشاری، سکھر

بتاریخ: 11 اپریل، 2020ع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم





پیغام

حضرت بیدلؒ شاعر ہفت زبان تھے۔ انہوں نے عربی، فارسی، سندھی سرائکی، ہندی اور پنجابی میں شعر کہے۔ وہ سندھی کے پہلے شاعر تھے جنہوں نے اپنی مادری زبان سندھی کے علاوہ اردو میں بھی بلند پایہ شعر کہے ہیں، جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں اردو زبان پر بھی عبور حاصل تھا۔

حضرت بیدل اپنے فارسی کلام میں (جو سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے) عطار، رومی اور جامی سے متاثر نظر آتے ہیں۔ ان کے فارسی کلام کے مجموعات میں سے سب سے زیادہ مشہور اور قابل ذکر "دیوان آشکار" ہے۔ بیدل کے حقیقی مقام کو پہچاننے کے لئے "دیوان آشکار" کو پڑھنا اور سمجھنا ضروری ہے لیکن یہ کلام فارسی میں ہونے کے سبب آج کل عام فہم نہیں رہا۔

خوشی کی بات ہے کہ صوبائی محکمہ اوقاف کے چیف ایڈمنسٹریٹر نے وقت کی اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے "دیوان آشکار" کو اس کے اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کرنے کا بندوبست کیا۔

امید ہے کہ چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کی اس پرخلوص کوشش کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

(لیفٹیننٹ جنرل ایس ایم عباسی)

گورنر سندھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم



پیغام

مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی ہے کہ محکمۂ اوقاف صوبۂ سندھ، سندھ کے مشہور روحانی پیشوا، شاعر ہفت زبان حضرت سچل سرمستؒ کا فارسی مجموعہ کلام "دیوانِ آشکار" اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

گو شاعر ہفت زبان کی حیثیت سے حضرت سچل سرمست کا کلام سندھی سرائیکی اور اردو وغیرہ میں بھی ملتا ہے لیکن ان کی فارسی شاعری اپنے اسلوب اور آہنگ کے اعتبار سے دیگر زبانوں کی شاعری کے مقابلے میں زیادہ پُر اثر اور مبلغ ہے۔ فارسی سے عام عدم واقفیت کی بنا پر اس زبان کا ادبی اور دینی سرمایہ قومی زبان میں منتقل کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

اور حضرت سچل سرمست کا فارسی کلام کیونکہ علمی، ادبی اور دینی اعتبار سے جامع ہے۔ اس لئے "دیوانِ آشکار" اردو میں منتقل ہونا اُردو کے علمی و ادبی سرمائے میں گراں قدر اضافہ ہے۔

میں دیوانِ آشکار کی اُردو ترجمہ کے ساتھ اشاعت پر چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف سندھ کو دلی مُبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے یہ علمی اور دینی خدمت انجام دے کر ایک اچھی مثال قائم کی ہے۔

مسعود زمان

ایم مسعود زمان
چیف سیکرٹری سندھ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم



پیش لفظ

سندھ کی سوہنی دھرتی بے شمار صاحبِ کمال بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام کو اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہے۔ سات زبانوں میں عارفانہ کلام کہنے والے اور فلسفۂ وحدت الوجود پر یقین رکھنے والے صوفی شاعر سائیں سچل سرمست ان بزرگ شخصیتوں میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے سندھی، فارسی، عربی، اردو، سرائیکی، ہندی اور پنجابی میں شعر کہے۔ سندھی اور اردو کلام میں انہوں نے اپنا تخلص "سچل" اور "سچو" اور فارسی میں "آشکارا" اور "خدائی" استعمال کیا۔

"آشکارا" کی مناسبت سے ہی ان کا سب سے مشہور فارسی مجموعۂ کلام "دیوانِ آشکار" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ کتاب صریحاً عارفانہ اور صوفیانہ کلام پر مشتمل ہے جسے پڑھنے والا خود کو روحانی دنیا میں گم پاتا ہے۔ ان اشعار میں اس حقیقی سچل کی جگمگاتی ہوئی تصویر نظر آتی ہے جو حق کا متلاشی ہے اور عشقِ حقیقی سے سرشار ہے۔

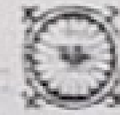
"دیوانِ آشکار" کو سب سے پہلے مولوی نور الحق نے مرتب کیا تھا اور اسے خیرپور کے حاکم میر علی مراد خان تالپور (المتوفی ۱۸۹۴ء) نے ۱۹ ویں صدی کے اوائل میں نولکشور پریس لکھنؤ سے شائع کرایا تھا۔

درازا شریف کے ایک صاحب علم جناب قاضی علی اکبر نے "دیوان آشکار" کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ گورنر سندھ لیفٹیننٹ جنرل ایس ایم عباسی کی خواہش پر محکمے اس کی اشاعت کا بندوبست کیا ہے۔ قارئین کی سہولت اور کتاب کو مستند بنانے کے لئے اردو ترجمہ کے ساتھ اصل فارسی کلام بھی شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پہلی جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ انشاء اللہ ہم دوسری جلد کی اشاعت میں بھی جلد ہی کامیاب ہو جائیں گے۔

ہمیں افسوس ہے کہ اس کتاب کے منظر عام پر آنے سے پہلے ہی جناب قاضی علی اکبر درازی اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ دیوان آشکار کا اردو ترجمہ جلد از جلد چھپ کر لوگوں تک پہنچ جائے۔ ہمیں اطمینان ہے کہ ہم ان کی آخری خواہش کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔

حاجی عبدالرحمٰن

چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف سندھ، حیدرآباد۔



مختصر سوانح حیات

ولادت اور تعلیم و تربیت

سندھ کے عظیم شاعر سرتاج الشعراء، شہنشاہ عشق، منصور آخر زمانی شاعر ہفت زبان حضرت سچل سرمست ۱۱۵۲ھ بمطابق ۱۷۳۹ء میں تولد ہوئے۔ آپ کا پیدائشی نام نامی اسم گرامی عبدالوہاب تھا لیکن راست گوئی اور راست بازی کی وجہ سے انہیں سچو، سچل، سچیڈنہ، کہا جانے لگا اور اسی نام سے آپ کی شہرت ہوئی۔

وہ ایک طرف صاحب عرفان ولی اور بقا باللہ کی اعلیٰ ترین منزل پر فائز تھے اور دوسرے طرف بلند پایہ اور عظیم المرتبت شاعر اور وادئ سندھ کے لئے قابل فخر شخصیت تھے۔

حضرت سچل سرمست کا سلسلہ نسب ۳۹ ویں پشت میں حضرت فاروق اعظمؓ سے جاملتا ہے۔ آپ کے اجداد میں سے ایک بزرگ شیخ شہاب الدین فاروقی غازی محمد بن قاسم کے ہمراہ سندھ میں آئے تھے جنہیں فتح سندھ کے بعد سیوستان (سیوہن) کا حاکم مقرر کیا گیا۔

اسی فاروقی خاندان کے ایک کامل اکمل ولی خواجہ محمد حافظ المعروف بہ سائیں صاحبڈنہ وادی سندھ کے ضلع خیرپور میں قصبہ رانیپور سے ایک میل فاصلہ پر درازا شریف نامی گاؤں میں سکونت پذیر تھے جن کے دو فرزند ہوئے۔ ایک کا اسم گرامی خواجہ صلاح الدین تھا اور دوسرے کا اسم گرامی خواجہ عبدالحق۔ سچل سرمست

خواجہ صلاح الدین کے لخت جگر نور نظر تھے۔ خواجہ محمد حافظ کی رحلت کے بعد خواجہ عبدالحق مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے۔ سچل سرمست کے چچا نے اسلامی روایات کے مطابق آپ کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے حافظ عبداللہ فاروقی کے سپرد کیا جن سے انہوں نے فارسی اور سندھی تعلیم کے علاوہ قرآن مجید کا درس بھی لیا اور بارہ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ ان کے بعد خواجہ عبدالحق نے آپ کو اپنا طالب بنایا اور عرفان الٰہی سے مستفیض فرما کر خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔

کلام

سچل سرمست کا کلام سراپا الہامی ہے اور سوز و گداز۔ کیف و حال، جذب و جلال۔ موج و مستی کے فلسفہ کا ایک بھرپور گنجینہ ہے جو بیخودی، وجد، جذب و سرمستی کے عالم میں کہا گیا ہے۔ اس عالم میں آپ کے سر مبارک کے لمبے اور لٹکے ہوئے بال سیدھے ہو کر کھڑے ہو جاتے اور آنکھوں سے سیلاب اشک جاری ہو جاتے۔ اسی حال میں اشعار کی آمد کثرت سے ہوتی گویا ایک دریائے موج ہے جو امڈا چلا آرہا ہے۔ اس وقت جو طالب اور کاتب موجود ہوتے وہ آپ کا کلام قلمبند کر لیتے۔ اگر کوئی لفظ یا مصرعہ ان کی سمجھ میں نہ آتا تو آپ کے ہوش میں آجانے کے بعد اس کے بارے میں آپ سے دریافت کرتے مگر اس سرمست کی طرف سے ان کو یہی جواب ملتا کہ کہنے والے نے کہا ہے مجھے کچھ بھی معلوم نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کا کلام نو لاکھ چھتیس ہزار نو سو چھتیس اشعار پر مشتمل ہے جو سات زبانوں عربی، فارسی، اردو، ہندی، پنجابی، سرائیکی اور سندھی میں کہا گیا ہے اور اس بنا پر آپ کو شاعر ہفت زبان کہا جاتا ہے۔ کسی شاعر کا اپنی مادری زبان میں چند شعر کہنا کسی خاص اہمیت کا حامل

نہیں ہے۔ قابل قدر شاعر وہ ہے جسے غیر مادری زبانوں پر بھی عبور حاصل ہو۔ ایسے شاعر کو سرتاج الشعراء کہا جا سکتا ہے۔

اس اقلیم سخن کے تاجدار شاعر کے اشعار حسب ذیل اصناف سخن میں موجود ہیں :-

کافی، ابیات، غزل، مولود، مرثیہ، مثنوی، سہ حرفی، جھولنہ، گھڑولی، فرد، رباعی، مسدس، مخمس، مستزاد وغیرہ غرضیکہ ہر صنف سخن میں موجود ہیں اور کوئی بھی پہلو تشنہ رہنے نہیں دیا ہے۔ شعر کے کمال فن کا یہ بین ثبوت ہے۔ یہ خوبی کسی اور شاعر کے شعر میں نہیں مل سکتی۔ اس بنا پر اگر اس قادر الکلام شاعر کو سرتاج الشعراء کہا جائے تو یہ نہ تو مبالغہ ہوگا اور نہ خلاف واقعہ۔ فارسی کلام میں آپ کا تخلص "آشکار" اور "خدائی" ہے۔ آپ کی تصنیفات حسب ذیل ہیں۔

سندھی :- وحدت نامہ، مرغ نامہ، جھولنہ اور لاتعداد کافی اور ابیات۔

سرائیکی :- قتل نامہ، گھڑولی، ریختہ، سہ حرفی اور لاتعداد کافی اور ابیات۔

فارسی :- (۱) دیوان آشکار (۲) دیوان خدائی (۳) مثنوی عشق نامہ (۴) مثنوی درد نامہ (۵) مثنوی گداز نامہ (۶) مثنوی تار نامہ (۷) مثنوی رہبر نامہ (۸) مثنوی راز نامہ (۹) مثنوی وحدت نامہ (۱۰) مثنوی وصلت نامہ (۱۱) غزل بحر طویل (۱۲) نکتہ تصوف۔

ان تصنیفات میں سے دیوان آشکار سر میر علی مراد خان تالپور والئ ریاست خیرپور نے شائع کروایا تھا اور دیگر تصنیفات راقم الحروف نے اپنے خرچ سے سندھی اور اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کرائی ہیں اور دیوان آشکار کا سندھی اور اردو ترجمہ کیا ہے۔

مقام معرفت

یہ رند عاشق بقا باللہ کی اعلیٰ ترین منزل پر فائز تھے جیسے کہ آپ نے فرمایا ہے۔

ہر کجا یم جا بجایم من خدایم من خدا
این چہ شد پوشیدہ ام اندر این خاکی قبا۔

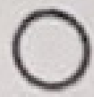
حضرت سچل سرمست نے جب منصوری نعرہ بلند کیا تو ان کے ہم عصر علماء نے آپ کو تعزیر دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے علماء سے پوچھا کہ اس جرم کی سزا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس جرم کی سزا قتل ہے۔ تب سچل سرمست نے علماء سے کہا کہ جس وقت آپ میری زبان سے انا الحق کا نعرہ سنیں اسی وقت مجھے قتل کر دینا۔ اس اثنا میں انہیں حال آگیا اور آپ کی زبان سے انا الحق نکلنے لگا۔ علماء نے ان پر تلوار کے کئی وار کئے لیکن ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ جب حال کی کیفیت باقی نہ رہی تو علماء نے ان کو تمام حقیقت سے آگاہ کیا۔ سچل سرمست نے فرمایا کہ یہ نعرہ میں نہیں لگاتا تھا لیکن وہ ذات پاک لگاتی ہے جو لازوال ہے۔

حاصل مطلب یہ کہ دنیا بھر کا کوئی بھی شاعر سچل سرمست سے ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا نہ اس کا مد مقابل ہو سکتا ہے۔ سچل سرمست کے درجہ ولایت کی حقیقت ترجمہ پڑھنے سے بخوبی معلوم ہو گی۔

وصال

یہ شاعر اعظم اور ولی کامل ۱۱ اپریل ۱۸۲۶ء بمطابق ۱۴ رمضان المبارک ۱۲۴۲ھ میں واصل بحق ہوئے۔

قاضی علی اکبر درازی
یکم جنوری ۱۹۷۳ء



جلوہ حسنش چو بینی دیدۂ عبرت کشا
تا بہر مظہر شناسی بادشاہ کبریا
گاہ ارنی گہ ترانی ہر دو جاری حکم او
گاہ ہجر و گہ وصال او صدا او ندا
گاہ اندر کعبہ باشد گاہ اندر بت کدہ
گاہ ہادی گہ مضل و گاہ باشد مقتدا
گاہ در دلق گدا گر گاہ اطلس پوش شاہ
گاہ میر و گہ وزیر و گہ بود حاجت روا
نی ہمہ او با ہمہ این ہر دو صفتش را بدان
جا بجا موجود شد از عرش تا تحت الثریٰ
خود زمین و خود زمن حور و پری خود جان و تن
نی بغیرش ہیچ چیزی خود بود ارض و سما
لاتحرک ذرۃ الا باذن اللہ شنو
آشکارا تو نہ آں ہر چہ باشد خود خدا

اردو ترجمہ

تو جب اس کے حسن کا جلوہ دیکھے تو عبرت کی آنکھیں کھول، تاکہ اس بادشاہ کبریا کو ہر جلوہ گاہ میں دیکھ کر پہچان سکے۔ کبھی "ارنی" ہے یعنی مجھے اپنا جلوہ دکھا اور کبھی "لن ترانی" ہے یعنی تو مجھے ہر گز دیکھ نہیں سکے گا۔ یہ دونوں حکم اسی کے جاری کردہ ہیں۔ کبھی فراق ہے، کبھی وصال ہے، آواز دینے والا بھی وہی ہے اور جواب دینے والا بھی وہی۔ کبھی کعبہ میں ہے اور کبھی بتخانہ میں، کبھی سیدھے راستہ پر چلاتا ہے اور کبھی ٹیڑھے پر اور کبھی خود ہی پیشوا بن کر رہنمائی کرتا ہے۔ کبھی فقیرانہ لباس میں ہے اور کبھی شاہانہ لباس میں۔ کبھی بادشاہ ہے، کبھی وزیر، اور کبھی سب کی حاجت روائی کرنے والا۔ یہ دونوں اوصاف اسی کے ہیں کہ سب سے الگ تھلگ بھی ہے اور سب کے ساتھ بھی۔ اور ہر مقام پر موجود ہے اوپر بھی اور نیچے بھی۔ زمین بھی خود ہی ہے، آسمان بھی خود ہی۔ حور بھی خود ہی ہے اور پری بھی خود ہی جان بھی خود ہی ہے اور جسم بھی خود ہی اس کے سوائے کچھ بھی نہیں ہے اوپر نیچے وہی ہے۔ ایک ذرہ بھی اللہ کے امر کے بغیر حرکت نہیں کرتا۔ اس بات کو غور سے سن۔ اے آشکار! وہ تو نہیں ہے بلکہ جو کچھ ہے خود خدا ہی ہے۔

عارفی و عاشقی شد ہر دو شان یار ما
ہر جلوہ حسن می آید بہ بین دلدار ما

گاہ میگردد نبی و گاہ میگردد ولی
بس کجا آید ازین اسرار حق انکار ما

راز وصلتنامہ خواندم ہم منطق الطیر را
ہم چنین فرمودہ است آن خواجہ عطار ما

پیر عبدالحق نمودہ رہبری از راہ حق
آمدہ الحق بدل و جان ہم یقین اعتبار ما

آشکارا صبر کن این سر اسرارش مگو
چون کنم کز خود برفتم گشت بی اختیار ما

اُردو ترجمہ

عارفی بھی ہمارے محبوب کی شان ہے اور عاشقی بھی اس کی شان ہے۔ دیکھ ہمارا محبوب اپنے حسن کے جلوے بکھیرتا ہوا آرہا ہے

کبھی نبی بن جاتا ہے اور کبھی ولی۔ یہ اسرار حق ہیں اور ہم ان سے کب انکار کرسکتے ہیں۔

میں نے "وصلتنامہ" کا راز بھی پڑھ لیا اور "منطق الطیر" کے اسرار بھی۔ کیونکہ ہمارے خواجہ شیخ فرید الدین عطار کا بھی ارشاد ہے(۱)

پیر عبدالحق نے حق کی راہ دکھائی، اور خدا کی قسم ہم نے قلب اور روح کی گہرائیوں سے اس پر یقین کرلیا۔

اے آشکار! صبر کر۔ یہ اسرار بیان نہ کر۔ لیکن کیا کروں، بے خود اور بے بس ہوں۔

(۱) منطق الطیر حضرت عطار کی تصنیف ہے۔ ان کی اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔

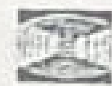
در دو جہان کن نظر باشد ہستی ما
در دل و جان علاج الفت ہستی ما

ہر چہ بود آن بود قتل کند غیر را
لا و الا بہ بین تیغ دو دستی ما

صبر کن ای دل زغم ہمدم دلدار باش
نعرہ انا الحق مزن تا تو نشکستی ما

کیفیت حال گو ای دل منصور دار
این کہ سفینہ روان چون تو شکستی ما

من تو مگو او بگو بشنو ای آشکار
حال حقیقت ہمہ این سر بستی ما



اُردو ترجمہ

دونوں جہانوں پر نظر کرکے دیکھ تو ہر طرف ہمارا وجود ہی نظر آئے گا۔ منصور کے قلب اور روح میں ہمارے ہی عشق و محبت کی مستی دکھائی دے گی۔

جو کچھ ہے وہی ہے۔ وہ غیر کو قتل کردیتا ہے۔ یہ "لا" اور "الا" کی دو دھاری تلوار دیکھ لے۔

اے دل! غم واندوہ میں صبر کر اور محبوب کا ساتھ دے۔ انا الحق کا نعرہ نہ لگا ورنہ تو ہم کو قتل کروا دے گا۔

اے دل! منصور کی طرح حقیقت حال بیان کر کہ ہماری اس کشتی کو جو رواں دواں تھی تو نے کیسے توڑا؟

اے آشکار! "من" و "تو" کی بات نہ کر، صرف اس کی بات کر۔ یہی اصل حقیقت ہے اور یہی راز سر بستہ۔

○

عجب موجے کہ بگذشت از سر ما
غرق گردید مادمن بہ یک جا

خیال از کثرت شد دور یک بار
بیامد وحدت شد کشف معنا

ازاں وادی وحدت بخروش برخاست
برفتہ از میان جو یا دگویا

شکستہ شد طلسمات وجود ت
بقا بعد الفنا گشتہ زبیقا

خدائی گم خدا شد آشکارا
زند پیوستہ موجا موج دریا

اُردو ترجمہ

یہ ایک عجیب موج تھی جو ہمارے سر سے گذر گئی، ساری خودی اس وقت اور اسی جگہ پر غرق ہو گئی۔

کثرت کا خیال فوری طور پر ہٹ گیا۔ وحدت آ گئی اور حقیقت حال کھل گئی۔

جب وحدت کی وادی سے طوفان اٹھا تو وہ جو درمیان میں جستجو کرنے اور پوچھنے والا تھا وہ گم ہو گیا۔

تیرے وجود کا طلسم ٹوٹ گیا اور فنا کے بعد بقا کا وہ مقام آ گیا جس کی نشاندہی "ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام" میں کی گئی ہے۔

خدائی گم ہو گئی اور خدا ظاہر ہو گیا۔ دریا میں مسلسل موجیں اٹھ رہی ہیں۔

○

از دوست سوی من برسید نامہا
دروی نوشتہ بود ہزاراں سلامہا

چشمان اشکبار شدہ آن زمان بسی
در دل گداز شد ز شنیدن پیامہا

دل از مطالع خطش بیقرار گشت
کردیم چاک چاک گریبان جامہا

مرقوم بود این کہ مرا رو بسوی تست
دل را از ین ہوای بیفگند دامہا

از ورد ہجر دوست کنم نالہ و فغان
ہی ہی بغیر یار کہ بر صبح شامہا

بنشین دوام ہمچو گدا بر در حبیب
ای آشکار باش غلام از غلامہا

اُردو ترجمہ

مجھے دوست کی جانب سے خطوط ملے ہیں جن میں ہزاروں سلام لکھے ہوئے ہیں۔

دوست کے پیغام سنتے وقت دل میں رقت پیدا ہو گئی اور آنکھیں آنسوؤں کی بارش برساتی ہیں۔

دوست کے خطوط پڑھ کر دل بہت ہی بے قرار ہوا، اور ہم نے اپنا گریبان بلکہ تمام لباس چیر چیر کر دیا۔

دوست نے لکھا تھا کہ "میرا رُخ تمہاری جانب ہے۔" دوست نے اس محبت سے میرے دل کو قید کر لیا۔

دوست کے فراق میں آہ و زاری کر رہا ہوں۔ ہائے ہائے وہ صبحیں اور وہ شامیں جو دوست کے بغیر گذر رہی ہیں۔

اے آشکار! ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بھکاری بن کر دوست کے دروازہ پر بیٹھ جا اور اس کے غلاموں کا غلام بن جا۔

یار با ما واصل ست من بیقرارم های ها
قرب را من بعد دانم گریہ زارم های ها

دمبدم موجود باشد آنکہ در ہر کار دیار
لیک دیدارش نہ بینم اشکبارم های ها

درد مندم دل شکستم روز و شب در عبرتم
نیست دیگر در دلم جز یار، یارم های ها

او سمیع و او بصیر و او علیم و ہم کلیم
جملہ او باشد دریں شکی نیارم های ها

گفت الانسان سری سرہ کردم یقین
اندریں عالم بنام آشکارم های ها

اُردو ترجمہ

یار میرے ساتھ ہے اور میں بے قرار ہوں ہائے ہائے۔ میں وصال کو فراق سمجھ رہا ہوں اور زار و قطار رو رہا ہوں ہائے ہائے۔

وہ ہر وقت اور ہر جگہ پر موجود ہے لیکن میں اسے دیکھ نہیں سکتا۔ اس لیے اشکباری کرتا رہتا ہوں ہائے ہائے۔

میں دکھی ہوں۔ دل ٹوٹ چکا ہے اور دن رات عبرت میں ہوں۔ میرے دل میں دوست کے سوائے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ ہائے ہائے۔

وہی سمیع اور بصیر ہے اور وہی علیم اور کلیم۔ سب کچھ وہی ہے اور مجھے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

اس کا ارشاد ہے کہ "انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں" اور مجھے اس پر یقین ہے۔ میں اس دنیا میں آشکار نام رکھ کر آیا ہوں۔ ہائے ہائے۔

من با دوست یار مست بما
تاکہ از عہد دا دوست بما

طرف دیگر نظر نبستند از د
دیدہ در دیدہ گردشت بما

چشم مخمور و جام در دستش
بکنار آمدہ نشست بما

توبہ کن از ثواب و جرم گناہ
اندریں رہ کمر یہ بست بما

دوست راموسی و ہم نفسی
چند ابا مہا گذشت بما

آشکارا تو شاد باش صنم
عہد نامہ وفا نوشت بما

اُردو ترجمہ

میں یار کے ساتھ مست ہوں اور یار میرے ساتھ مست ہے۔ اس قدر کہ اس نے اس بارے میں میرے ساتھ عہد و پیمان کر لیا ہے۔

میرا یار کسی اور طرف نہیں دیکھتا۔ اس کی نظریں میری نظروں کے ساتھ اس طرح ملی ہوئی ہیں جیسے کوئی سلسلہ آپس میں جڑا ہوا ہو۔

میرے یار کی آنکھیں خمار آلود ہیں۔ پیالہ اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ میری بغل میں بیٹھا ہوا ہے۔

ثواب اور گناہ سے توبہ کر۔ میرا یار اس معاملہ میں میرا ہمخیال ہے۔

میرے اور میرے یار کے درمیان جو یہ انس اور رفاقت ہے وہ کوئی آج کی بات نہیں ہے بلکہ اس کو مدتیں گذر چکی ہیں۔

اے آشکارا تیرا یار خوش رہے جس نے تجھے یاری نبھانے کا عہد نامہ لکھ کر دیا ہے۔

اردو ترجمہ

اے کہ با تیغ عشق کشتہ ما
دست از جسم و جان کرشتہ ما

اے آشکار! ہم عشق کی تلوار سے شہید ہو چکے ہیں اور اپنے جسم اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

چونکہ واقف شدم دما سرار شس
سبحہ و زنار را گسستہ ما

مجھے جب عشق کے اسرار کی آگاہی ہوئی تو میں نے تسبیح اور زنار کو توڑ دیا۔

اے کہ عشقش گرفت دامن دل
کاندرین رہ کمر بہ بستہ ما

اے آشکار! جب اس کے عشق نے دل کے دامن کو پکڑ لیا تو ہم بھی کمر باندھ کر اس کے لئے تیار ہو گئے۔

عشق نارٌ کہ یحترق باشد
چوں سمندر در آں نشستہ ما

عشق ایک ایسی آگ ہے جو سب کو جلا دیتی ہے لیکن ہم اس کے درمیان میں "سمندر" کی طرح آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں۔

پیش محبوب آشکارا ببین
قدر عالیست دل شکستہ ما

اے آشکار! دیکھ محبوب کے حضور میں ہمارے ٹوٹے ہوئے دل کی کتنی بڑی قدر ہے!

(۲) العشق نارٌ یحرق ماسوی اللہ (عشق ایسی آگ ہے جو اللہ کے سوائے سب کو جلا دیتی ہے) کی جانب اشارہ ہے۔

اردو ترجمہ

خداوندا تو بر من رحم فرما
رہائی دہ مرا از قید من ما

اے اللہ مجھ پر رحم فرما اور مجھے "ما و من" (خودی) کی قید سے آزاد کر۔

بنوشانی شراب از سر وحدت
شناسم تا ترا ای بادشاہا

مجھے راز وحدت کی شراب پلا تاکہ میں تجھے پہچان سکوں۔

کجایم من کجایم من کجایم
توئے موجود در عالم ہویدا

میں کہاں ہوں۔ میں کہاں ہوں۔ میں کہاں ہوں۔ دونوں جہانوں میں تو ہی تو ہے۔

بہر جائے ظہور خود نمودہ
ز سر خویش مارا کن شناسا

تو جہاں بھی جلوہ نمائی فرمائے ہمیں بھی اپنے راز سے آگاہ فرمایا کر۔

کنی آگاہ زان اسرار مخفی
توئی الکونین خالق جملہ اشیا

اس مخفی راز سے آگاہ فرما کہ تو خالق دو جہاں ہے اور باقی ہر چیز تیری مخلوق۔

توئی در ظاہر و باطن ہمہ یک
بجز تو نیست دیگر ہیچ گویا

تو ظاہر اور باطن میں بالکل ایک ہی ہے تیرے سوائے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

منزہ ذات تو از وصف بیرون
دو عالم صورت باشد تو منا

تیری ذات پاک توصیف اور تعریف سے بلند اور بالاتر ہے دونوں جہاں کی حیثیت فقط ایک لفظ کی سی ہے جس کا اصل معنی تو ہی ہے۔

تو باشے لامکان واحد واحد
بکثرت می نمائے خود بہرجا

تیرا کوئی مکان نہیں ہے اور تو بالکل ایک ہے لیکن اس کے باوجود تو ہر مقام پر بہت نظر آتا ہے۔

جمالِ حسن راچوں می نمائی
زنے خرگاہ اندر دشت صحرا

تو جب اپنے حسن کی جلوہ نمائی کرتا ہے تو گویا دشت و بیابان میں خیمہ نصب کر دیتا ہے یعنی جنگل میں منگل ہو جاتا ہے۔

کہ چوں رو برظہور آوردہ تو
بیک دم دو جہان گشتند پیدا

تو نے جب ظہور فرمانے کا خیال کیا تو فوراً دونوں جہان وجود میں آگئے۔

زرخ برقع چو افگندی بیکبار
فتد در عاشقانِ شور و غوغا

تو نے جب اپنے روئے انور سے نقاب الٹ دیا تو عشاق میں شور اور ہیجان برپا ہو گیا۔

زمستی عاشقان در رقص آیند
زنند ایں نعرہ انا الحق الا

عشاق جب جذب اور سرمستی کے عالم میں وجد کرتے ہیں تو انا الحق کا نعرہ لگاتے ہیں۔

گہی آن کوس سبحانی بکوبند
گہی گویند آن ان ربک اعلا

کبھی وہ سبحانی ما اعظم شانی "(۴)" کا نقارہ بجاتے ہیں اور کبھی "انا ربکم الاعلیٰ" (۵) کا دعویٰ کرتے ہیں۔

ہمی گویند فی جبہ سوی اللہ
ہمی دانند ایں مستان مولا

وہ اللہ کے عشق میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن کا تعلق غیر اللہ سے نہیں ہوتا اور یہ "مستان مولا" یعنی عاشقان الٰہی اس راز کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔

شوند آن گم چنان در ذات پاکت
ندارند آں خبر از خود سراپا

وہ اپنے آپ کو تیری ذات پاک میں اس طرح مدغم کر دیتے ہیں کہ ان کو اپنے وجود کا علم ہی نہیں ہوتا۔

کہ میگوید کہ می جوید کہ یابد
نہ قطرہ ماند باقی عین دریا

کون بول رہا ہے کون جستجو کر رہا ہے اور کون حاصل کر رہا ہے قطرہ کہاں ہے۔ یہاں تو دریا ہی دریا ہے۔

بہمہ بی ہمہ وصف تو باشد
دگر نبود توئی اسم و مسمّے

میرے مولا! یہ وصف تیری ہی ذات پاک کا ہے کہ تو سب کے ساتھ بھی ہے اور سب سے الگ تھلگ بھی ہے۔ تیرے سوا نے اور کوئی نہیں ہے تو ہی تو ہے اسم بھی تو اور مسمّیٰ بھی تو۔

نباشد آشکارا در میانہ
تو باشی در دو عالم ای خدایا

میرے مولا! آشکارا کا تو وجود ہی نہیں ہے۔ یہاں تو دونوں جہاں میں فقط تو ہی تو ہے۔



(۴) قول بایزید بسطامی (۵) قول فرعون۔

۵

بادشاہا خلعتی از عشق پوشانی مرا
جرعۂ از راہ توحیدت بنوشانی مرا

بر در درگاہ عالی روز و شب من سائلم
کن ز لطف خویش روزی دست افشانی مرا

ہر کسی گوید کہ دشوار است راہ عاشقی
از توجہ خود کنی این راہ آسانی مرا

صد ہزاران طالبان باشند من یک نیستم
ہست در کوی تو کردن جان قربانی مرا

پر ز نعمت کن دلم را ای توئی صاحب کرم
از خیالات دگر یک بار برہانی مرا

آشکارا چون شد در دل تو عشقش جاگیر
خوشتر ین باشد ہم از تخت سلیمانی مرا

اردو ترجمہ

اے شہنشاہ! مجھے عشق کے خلعت سے سرفراز فرما اور میخانۂ توحید سے ایک گھونٹ پلا۔

میں آپ کے آستان عالی پر دن رات سائل بن کر حاضر رہتا ہوں۔ اپنے لطف و کرم سے مجھے کسی دن جذبۂ بے خودی عطا فرما۔

ہر شخص یہی کہتا ہے کہ عشق کا راستہ بڑا کٹھن ہے۔ آپ اپنی توجہ سے اس راستہ کو میرے لئے آسان بنا دیجئے۔

یہاں تو لاکھوں طالب آ کر اکھٹے ہوئے ہیں۔ صرف ایک میں ہی تو نہیں ہوں۔ ہم سب آپ کے کوچہ میں اپنی جان کی قربانی پیش کرنے کو حاضر ہوئے ہیں۔

آپ کریم ہیں، میرا دل اپنی نعمت سے بھر دیجئے اور مجھے دیگر تمام تصورات اور خیالات سے رہائی عطا فرمائیے۔

اے آشکارا! جب اس کا عشق میرے دل میں جاگزیں ہو چکا ہے تو میرے لئے اس کے عشق کی دولت تخت سلیمانی سے بھی بڑھ کر ہے۔

۷

بشنوا ای دل با تو گویم بارہا
در طریق عشق گریہ و زارہا

یار را دیدم دلم از دست رفت
زلف پیچا پیچ ہمچون مارہا

آن سیہ موئی مثال اژدہاست
دردمندان را دہد آزارہا

زلف بر رخ یار آویزان شدہ
تا بدیدن او دلم شد پارہا

خون می ریزند مشتاقان بدم
آن نمی دانند دیگر کارہا

اردو ترجمہ

اے دل! میری بات سن۔ میں تجھ سے کئی بار کہہ چکا ہوں کہ عشق میں آنسو بہانا ضروری ہیں۔

میں نے یار کو دیکھا تو میرا دل میرے ہاتھوں سے نکل گیا۔ یار کی ان زلفوں میں جا اٹکا جو سانپ کی طرح پیچ در پیچ ہیں۔

میرے یار کے سیاہ بال اژدہا کی طرح ہیں اور عشاق کو بڑی تکلیف دیتے ہیں۔

یار کے رخساروں پر زلفیں لٹک رہی ہیں اور ان کے دیکھنے سے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔

یار کی زلفیں ایک گھڑی کے اندر سیکڑوں مشتاقوں کو قتل کر دیتی ہیں۔ ان کو قتل کے سوائے اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔

کی کنم توبہ ز دیدار بتان
چونکہ می بینم دران اسرارہا

میں محبوب کے دیدار سے توبہ کیسے کروں۔ مجھے تو اس میں بڑے اسرار نظر آتے ہیں۔

بسکہ از دیدن ہما جلوہ جمال
عاشقاں بدہند سر بردارہا

اس کے حسن کا جلوہ دیکھتے ہی عشاق اپنے سر سولی کے سپرد کر دیتے ہیں۔

زاہداں و عابداں و قاضیاں
می کنند از حسن او گفتارہا

زاہد ہوں یا عابد ہوں یا قاضی ہوں سب اس کے حسن کی باتیں کرتے ہیں۔

چند می مالند بر قدمش جبیں
شہریاران سروران سردارہا

کئی بادشاہ، سردار اور نواب اس کے قدموں پر اپنا سر رگڑتے ہیں۔

صورت محبوب با حسن کمال
شعلہ زن روشن بود چوں نارہا

محبوب کی صورت اپنے حسن کامل کی وجہ سے اس قدر منور ہے اور ایسی چمک رکھتی ہے جیسے آگ روشن ہو۔

عاشقاں در درد عشقش مبتلا
من نہ یک با غم ولی بسیارہا

صرف میں ہی نہیں بلکہ بے شمار عشاق اس کے درد عشق میں مبتلا ہیں۔

در رہ آنہا منہ پا زاہدا
کوی عشاقان بود پر خارہا

اے زاہد! تو عشاق کی گلی میں قدم مت رکھ۔ ان کی گلی کانٹوں سے بھری ہوئی ہے۔

دین ما از دست رفتہ چوں کنم
در گلو انداختم زنارہا

میں کیا کروں، میرا دین میرے ہاتھوں سے چھوٹ گیا ہے کیونکہ میں نے اپنے گلے میں زنار ڈال دیا ہے۔

شد دلم در بند گیسوی صنم
دام یار زنجیر دانم تارہا

میرا دل محبوب کے بالوں میں جا اٹکا ہے اور محبوب کے بالوں کا ہر تار مجھے دام اور زنجیر معلوم ہوتا ہے۔

جان خود ایثار کردن در رہش
جز فنا فی اللہ نہ بینم چارہا

محبوب کی راہ میں اپنی جان کی قربانی دینا پڑے گی کیونکہ فنا فی اللہ کے بغیر مجھے اور کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

چونکہ شاہان پیچ دستارش بدید
می زنند آن بر زمین دستارہا

جب بادشاہوں نے اس کے دستار کے پیچ دیکھے تو اپنی پگڑیوں کو زمین پر دے مارا۔

ادہم و بلخی و خسرو کیقباد
کرد چنداں عشق او آوارہا

اس کے عشق نے کئی بادشاہوں کو تاج و تخت سے دستبردار کر دیا۔ ایران کے بادشاہ خسرو اور کیقباد اور بلخ کے بادشاہ ابراہیم ادہم انہی بادشاہوں میں شامل ہیں۔

از تجلی نور او بینم ہمے
از زمین تا آسمان انوارہا

مجھے زمین سے آسمان تک اس کے نور کی تجلیات اور انوار نظر آتے ہیں۔

آن سرائی دوست پر از نار و نور
شعلہ او بیرون زند دیوارہا

دوست کا مسکن نار اور نور سے معمور ہے اور ان کے شعلے در و دیوار سے باہر لپک رہے ہیں۔

کرد طاقت طاق اندر و فراق
اشک افشاں ہیم چوں فوارہا

دوست نے اپنے فراق کا درد دے کر ہماری ساری قوت کو مفلوج کر دیا۔ اب ہم فوارے کی طرح آنسو بہا رہے ہیں۔

گاہ اندر ہجر گہ اندر وصال
گاہ نیش خار گہ گلزارہا

کبھی فراق ہے اور کبھی وصال کبھی کانٹوں کی خلش ہے اور کبھی پھولوں کی مہک۔

هر کجا تعریف حسن یار ہست
مجلس آں شد بہر دوار ما

انکہ در خواست دور است از حبیب
ایں خبر دارند شب بیدار ما

از سبب ہجری آنہا بیقرار
دائما در روز و شب سیار ما

دست افشاں پای کوباں نعرہ زدید
صد چو مجنوں ہست دل افگار ما

خامشی بہتر ز چندیں گفتگو
در زدن بر ہر دو لب مسمار ما

بحر موجا موج شد من چوں کنم
میدہد از قعر خود اخبار ما

ایں سخن عشق ست نے از شاعری ست
کی چناں دانند ایں اشعار ما

آشکارا بر در عالی جناب
می گذارا ایں عمر چوں بیچار ما

جس محفل میں یار کے حسن کا ذکر ہوتا ہے وہ مُردہ دلوں کی محفل ہوتی ہے۔

جو سمجھتے ہیں کہ وہ محبوب سے دور ہوتا ہے۔ اس راز کو وہی جانتے ہیں جو راتوں کو جاگتے ہیں۔

پیارے جو دن رات اور ہر وقت گردش میں ہیں یہ اس کی جدائی سے بے قرار ہیں۔

مرتے ہیں اسی وجد کے عالم میں ہاتھ اور پاؤں ہیں اچھال رہا ہوں۔ میری طرح سینکڑوں مجنوں اور بھی ہیں جن کے دل مجروح ہیں۔

اتنی باتیں کرنے سے خاموشی بہتر ہے اور دونوں لبوں کو سی دینا چاہیے۔

لیکن میں کیا کروں۔ دریا میں زور و شور سے لہریں اُٹھ رہی ہیں اور دریا خود ہی اپنے اندر عمق سے مجھے یہ خبر سُنا رہا ہے۔

یہ عشق کی باتیں ہیں شاعری نہیں ہے کہ عام لوگ ان اشعار کو کہاں سمجھ سکتے ہیں۔

اے آشکارا! اُس بارگاہ عالی کے دروازہ پر اپنی زندگی ماجروں کی طرح گذار دے

غریبی بے کسی شد مایۂ ما
کربلا زاد ایں پایۂ ما

دلم پُر غم پریشاں زا آشیانش
ز دردم شیر دادہ دایۂ ما

بداں نستیم ما کاں یار دور ست
ولے نزدیک تر ہمسایۂ ما

ندانم فغاں آہ و نالہا چیست
خوش آمد دوست را ایں مایۂ ما

ندا آمد بگفتا آشکارا
کہ پروردہ تو ئی در سایۂ ما

اردو ترجمہ

ہمارا سرمایہ مصیبت غریبی اور بے کسی ہے اور یہ بہت ہی بلند رتبہ ہے۔

میرا دل اس کے آشیاں میں غمناک اور پریشان ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری دایہ نے مجھے دودھ ہی درد کا پلایا تھا۔

ہم نے سمجھا تھا کہ ہمارا یار ہم سے دور ہے لیکن وہ تو ہم سے بہت ہی قریب ہے

مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ ہم آہ و زاری کیوں کرتے ہیں اور ہمارے دوست کو ہماری آہ و زاری کیوں پسند آتی ہے۔

میرے دوست نے مجھے پکار کر کہا کہ اے آشکار! تونے تو ہمارے ہی سایۂ عاطفت میں پرورش پائی ہے۔

همی خندد درآنجا شکستہ دلہا را
کسی زعہد چہ پرسند خستہ دلہا را

دلا بجوی تو آزادگی ز قید جہان
دہند قرب بیکبار رستہ دلہا را

خوش آن دل است کہ در زلف یار آویزد
نہند باخود گیسوی بستہ دلہا را

مگو ز عقل کنی نشست باش دیوانہ
کہ در کنار بگیرد شگفتہ دلہا را

ز تیغ غمزہ شہیدان شدند عشاقان
کہ آشکار قدر داشت کشتہ دلہا را

اردو ترجمہ

وہاں ٹوٹے ہوئے دل عزیز سمجھے جاتے ہیں اور زخم خوردہ دلوں کی بڑی جستجو رہتی ہے۔

اے دل! تو دنیوی دھندوں کی قید سے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کر کیونکہ آزاد دلوں کو جلدی باریابی حاصل ہو جاتی ہے۔

وہ دل کتنا اچھا اور خوش قسمت ہے جو یار کی زلفوں کے دام میں پھنس جائے کیونکہ یار اپنی زلفوں کی زنجیر میں جکڑے ہوئے دلوں کو اپنے ہی ساتھ رکھتے ہیں۔

عقل سے کنارہ کشی کرلے اور سرمست اور دیوانہ ہو جا کیونکہ یار ایسے آشفتہ دل عشاق کو پیار سے اپنی آغوش میں لے لیتے ہیں۔

عشاق غمزہ کی تلوار سے شہید ہو گئے کیونکہ آشکار یعنی وہ محبوب حقیقی اور ازلی ایسے ہی عشاق کو پسند کرتا ہے جن کے دل ٹوٹے ہوئے زخم خوردہ اور تیغ غمزہ سے شہید ہو چکے ہوں۔

بمدت افتادہ ام من سالہا
نالہا و نالہا و نالہا

عمر بگذشت ماندم خشک لب
تا نگشتہ زمین پر بالہا

رحم فرمائی ببین کز عشق تو
داغ میدارم بدل چون لالہا

از نصیب عشق نصیبم می شود
می ببینم در مصحف فالہا

گاہ در رقصیم گہ گریہ ہم بے
آشکارا در چنین احوالہا



اردو ترجمہ

میں سالہا سال سے آپ کے دروازہ پر پڑا ہوں۔ رو رہا ہوں۔ رو رہا ہوں اور مسلسل رو رہا ہوں۔

میری پوری زندگی تشنہ لبی میں گزر گئی حتی کہ میرے بال بھی بکھر گئے

میرے حال پر رحم فرمائیں کیونکہ تیرے عشق میں میرے دل میں اس طرح داغ پڑ گئے ہیں جیسے گل لالہ کے سینہ میں۔

میں قرآن مجید کھول کر فال دیکھتا ہوں کہ کب تیرے در عشق سے مجھے فیض نصیب ہوتا ہے۔

اے آشکار! میرا حال تو یہ ہے کہ میں کبھی رقص اور سرمستی کے عالم میں رقص کرتا ہوں اور کبھی رو رہا ہوں۔

○

اردو ترجمہ

آنکس کہ شناخت خویشتن را
دانی کہ بیافت ذوالمنن را

کیا تجھے پتہ ہے کہ جس نے اپنے آپ کو
پہچانا، اس نے خدا کو حاصل کر لیا۔

جز حق نہ دید ہیچ غیری
او سوختہ پردہ ما و من را

اس نے حق کے سوائے اور کچھ نہیں دیکھا
اور ما و من کے حجاب کو جلا کر خاکستر کر دیا۔

انسان شدہ زبہر عرفان
پوشیدہ زخاک پیرہن را

اپنا تعارف کرانے کے لئے انسانی صورت
میں جلوہ گر ہو کر خاکی پیرہن پہن لیا۔

گہ یوسف گشت گہ زلیخا
حیران نمودہ دل و من را

کبھی یوسف کا روپ دھار لیا اور کبھی
زلیخا کا اور دل و من کو حیرت میں
ڈال دیا۔

این کار زدست و پای بیرون
دانستن و ہم شناختن را

یہ کام یعنی اپنے آپ کو جاننا اور پہچاننا
ہاتھ اور پاؤں (ظاہری اعضا یا مادہ)
کی قوت اور گرفت سے باہر ہے۔ یہ
روح کا کام ہے۔

دریاب خیال آشکارا
آرای بدار آن رسن را

اے آشکار! اس ازلی اور ابدی حقیقت
کو حاصل کر اور دار و رسن کی زینت بن جا۔

○

اردو ترجمہ

من کجایم من کجایم من کجا
ہر چہ ہست و نیست جملہ آن خدا

میں کہاں ہوں، میں کہاں ہوں، میں کہاں
ہوں (یعنی میں نہیں ہوں) جو کچھ بھی
ہے یا کچھ بھی نہیں ہے (یعنی نظر آئے یا
نہ آئے) وہ سب خدا ہی ہے۔

ذرہ خالی نباشد غیر او
چشم بکشا بین کہ در ہر بادشا

کوئی ذرہ اس کے جلوہ سے خالی نہیں
ہے۔ آنکھیں کھول کر دیکھ تجھے ہر چیز
میں وہی بادشاہ جلوہ گر نظر آئے گا۔

گاہ بی صورت گہی با صورتست
گاہ می آید بہ مظہر مصطفا

کبھی کوئی روپ اختیار کر لیتا ہے اور
کبھی کوئی بھی روپ اختیار نہیں کرتا اور
کبھی مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صورت
میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

پردہ زیر افگندہ پیش روی خود
باز ظاہر شد بصورت مرتضا

پھر اپنے رخ انور پر نقاب ڈال دیا۔
اور پھر علی المرتضےٰ کی صورت میں ظہور
فرمایا۔

گاہ حسن و گہ حسین و فاطمہ
گشت ہادی گمرہان را رہنما

کبھی حسن، حسین اور فاطمہ (صلوات اللہ
علیہم اجمعین) بن کر گم کردہ راہوں کو
راہ دکھاتا ہے۔

خویش را در ہر لباسی آورد
آشکار ست شہ نجف را خاکپا

اپنے آپ کو ہر لباس میں پیش کرتا ہے۔
اے آشکار! تو شاہ نجف کے پاؤں
کی خاک بن جا۔

جلوهٔ حق ست دیده را بکشا
او بکو مین گشت جلوه نما

ظاهر آمد بکسوت آدم
هست یکتا ظهور ذاتش بر جا

آدم و نوح و موسیٰ و عیسیٰ
بین همه از یکی شده پیدا

دو مدانی یقین کنی بر یکی
او بود بنده او بود مولا

آشکارا گمان بغیر مبر
آن همه اوست غیر ماند کجا

اُردو ترجمہ

آنکھیں کھول کر دیکھ، سب کچھ وہی ہے
یعنی حق ہی حق اور وہی دونوں جہاں
میں جلوہ فشانی کر رہا ہے۔

بظاہر تو وہ آدم کے لباس میں جلوہ نما
ہو گیا لیکن سچ یہ ہے کہ اصل میں بے نظیر و
بے مثل اور ہر جگہ اسی کا ظہور ہے۔

آدم، نوح، موسیٰ اور عیسیٰ کو دیکھ، یہ
سب اسی ایک ہی ذات پاک سے پیدا
ہوئے ہیں۔

دو نہ سمجھنا اور اس کے ایک ہونے پر یقین
کر لینا۔ بندہ بھی وہ خود ہی ہے اور آقا
بھی خود ہی ہے۔

اے آشکارا! ماسوائے اللہ کے وجود کا
کبھی گمان بھی نہ کرنا۔ غیر کہاں ہے۔ وہ
تو سب کچھ خود ہی ہے۔

کار کنم یا نکنم یار در آغوش ما
ای ز لبی گفتگو خوشتر خاموش ما

بنده ام ز خواجه ام یارم بنده نواز
کی نکنم بندگی حلقه در گوش ما

بنده نوازی خوشم از سر آن خواجگی
خواجه نوازی زہست بندگی پوش ما

از می وحدت چنان کرده او پر دلم
موج بموج آورد قلزم از جوش ما

قبلهٔ خود یافتم سجده گه ابروی یار
کعبه و بت خانه را کرد فراموش ما

خیمه زده آشکار چون بدلم عشق او
جلوهٔ حسنش ربود دین و دل و هوش ما



اُردو ترجمہ

میں کچھ کروں یا نہ کروں، یار میرے
آغوش میں ہے اور وہ ایسا راز ہے
جس میں بولنے سے نہ بولنا ہی اچھا ہے۔

میں آقا نہیں ہوں، اس کا تو بندہ ہوں
اور میرا یار بندہ نواز ہے۔ میں بندگی
کیسے نہ کروں۔ میں تو حلقہ بگوش غلام ہوں۔
مجھے خود آقا بننے سے اس کی بندہ نوازی
کی ادا اچھی لگتی ہے۔ میرا لباس خواجگی
نہیں بندگی ہے۔

اس نے میرے دل کو بادۂ وحدت سے
اس قدر بھر دیا ہے کہ اب میرے سمندر
میں موجوں پر موجیں اٹھ رہی ہیں۔

میں نے اپنا قبلہ پہچان لیا۔ میرے یار
کے ابرو میری سجدہ گاہ ہیں۔ اور اسی
لئے میں نے کعبہ اور بت خانہ دونوں کو
بھلا دیا۔

اے آشکارا! جب اس کے عشق نے
میرے دل میں اپنے خیمے نصب کئے تو
اس کے حسن نے میرا دین، میرا دل اور
میرا ہوش مجھ سے چھین لیا۔

○

مبدل کردہ ام بر عشق زہد و علم و تقوا را
حروف نازلوح دل بشستم چو دیدم حسن معنا را

کہ چوں با جذبۂ الفت رسی در عالم وحدت
بس انگہ در نظر یکساں ببینی زشت و زیبا را

بنوشیدم ز دست ساقی یک جرعۂ می خالص
نمیدانیم دنیا را فراموشیم عقبا را

بعارض ہر کسی باشد ہمہ اسرار معنی او
اگر تحقیق میدانی ببینی ذات مولا را

الف قامت کہ یار ماست یداللہ صورت شد
بیا ای آشکارا بین بصنعت رب تعالیٰ را

اردو ترجمہ

میں نے زہد، علم اور تقویٰ دے کر عشق لے لیا اور جب حسن معنی دیکھا تو دل کی تختی سے حروف کو دھو کر مٹا دیا۔

تو جب جذبۂ محبت کے ساتھ عالم وحدت تک رسائی حاصل کرے گا تو تجھے اچھا اور برا ایک ہی جیسا نظر آئے گا۔

میں نے جب سے ساقی کے ہاتھوں شراب ناب کا ایک گھونٹ پیا ہے اس وقت سے مجھے نہ دنیا کا پتہ ہے اور نہ عقبیٰ کا۔

ہر شخص کے چہرہ میں اس کی ذات کے اسرار موجود ہیں۔ اگر تو غور کرے گا تو تجھے اسی کی ذات نظر آئے گی۔

الف نے ہمارے یار کے قد و بالا کی صورت اختیار کی ہے اور وہ یداللہ بن گیا ہے (۱) اے آشکار! آ، اور اللہ تعالیٰ کی کاریگری دیکھ۔

(۱) الف قامت مژگان کو بھی کہتے ہیں اور نگاہ کو بھی۔

○

یکہ در عشقت شدم بدنام ما
رفتہ ام از کفر و از اسلام ما

دل پریشان می شود از خلق ہیچ
ہاں مگر باشد بتو آرام ما

در دو عالم نیست ما را مقصدے
کار ما با تو تو باشے کام ما

در خرابات نصیبم کردۂ
ایں چنیں افتادہ است انجام ما

تشنہ لب شد آشکارا ز درد غم
پر کنی از مے وحدت جام ما

اردو ترجمہ

اے محبوب! میں تیرے عشق میں بدنام ہو گیا اور کفر و اسلام دونوں کے دائرے سے خارج ہو گیا۔

لوگوں کے ساتھ رہ کر دل پریشان ہو جاتا ہے اور جب تو ساتھ ہوتا ہے تو دل کو قرار آ جاتا ہے۔

اے میرے محبوب! مجھے نہ دنیا سے مطلب ہے اور نہ عقبیٰ سے۔ میرا تعلق تو تیرے ساتھ ہے اور تو ہی میرا مطلوب اور مقصود ہے۔

میری قسمت میں ویرانہ لکھ دیا ہے اور یہی میرا انجام ہے۔

آشکار درد غم کی وجہ سے پیاسا ہے اس کا جام شراب وحدت سے بھر دے۔

اردو ترجمہ

نا چیزی باشد و یک چیز پیدا
کہ او در ہر دو عالم شد ہویدا

عدم سے ایک چیز وجود میں آگئی اور وہ دونوں جہاں میں ظہور پذیر ہو گئی ۔

تا دو حرف می باید تصور
بخوان از یک الف صد حرف معنا

تو حرف کو اپنے تصور میں لا ۔ ایک الف سے معنی کے سینکڑوں حرف پڑھ لے ۔

ہر آں کو اصل خود را می شناسد
شود آگاہ او ازیں معما

جو شخص اپنی اصلیت سے آگاہ ہے وہی اس معمے کا مطلب سمجھ سکتا ہے ۔

توئی آئینہ او آئینہ آرای
کہ از آئینہ باشد رو نما

تو آئینہ ہے اور وہ دیکھنے والا ہے جو آئینہ میں نظر آتا ہے اور آئینہ اس لئے ہوتا ہے کہ اس میں صورت دیکھی جائے ۔

شد انسان حرف معنی ہست اللہ
مگر باشے ازیں اسم مسما

انسان حرف ہے اور معنی اللہ ۔ اس نکتہ کو جاننے کے بعد شاید تو اسم مسمیٰ یا حرف با معنی بن جائے ۔

زنا بودن بہ بودن آشکارا
ہمیں بودن ہمہ دانی ز مولا

عدم سے وجود میں آنے کا معاملہ تو ظاہر ہے لیکن یہ وجود میں آنا اسی کے منشا سے ہے ۔

اردو ترجمہ

ہمہ وہم غرق شد در بحر بی پایان ما
محو شد دریا محیطات تجلی ہای ما

ہمارا تمام وہم اور ہماری جان کے بے پایاں کے اندر غرق ہو گئے اور تجلی میری ذات اس کی ذات میں گم ہو گئی بلکہ تمام اشیاء اور تمام موجودات اس کے بے پایاں میں گم ہو گئیں ۔

ما سوا گم گشت چوں از تیم اندر ذات او
ایں خودی شد بے خودی کل در زبان ما

ہم جب خدا کی ذات کے مقام پر پہنچے تو مجبوریت ختم ہو گئی ۔ یہ خودی بے خودی میں بدل گئی اور ہم بھی وہی ہو گئے اور ہم بھی وہی بن گیا ۔

گر بزم حضا اندر رہ جاناں شد شب
دیدہ از شعلہ می باشد فراخ افشان ما

محبوب کے راستے میں بیٹھ کر دن رات درد مندی کے ساتھ آہ و زاری کرتے ہیں ۔ عشق کی حرارت کی وجہ سے ہماری آنکھوں سے شعلے کی شعاعیں نکلتی رہتی ہیں ۔

آں شراب جوش شورش بیز نما اندر دلم
شد ز جذب زور عشقش زار گرداں ما

شراب عشق نے میرے دل کے اندر جوش ولولہ اور ہنگامہ برپا کر دیا ہے اور اس کے پر جوش اور پر زور جذبہ عشق نے میرے دماغ کو چکرا دیا ہے ۔

آشکارا از خود بر رفتہ نعرہ انا الحق زدہ
علم منصوری برآوردہ دریں ایوان ما

آشکارا نے بے خود ہو کر انا الحق کا نعرہ بلند کیا اور منصوری علم ہمیں کھینچ کر اس مقام پر لے آیا ۔

یکروز بودم من بخدمت مصطفےٰ
سرورِ کونین آں خیر الورا

ایں چنیں فرمود مارا از کرم
جز برخصت پیر عبدالحق میا

از گروہ خاص اورا کردہ ام
جلوۂ فیضش بود ہم جابجا

شان و شوکت پیر ما بالا ترست
ہمچو او کس نیست در عالم مُلا

آشکارا خاک پای پیر باش
تا شوی از دولتیش بادشا

اردو ترجمہ

میں ایک روز حضور پر نور محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اقدس میں حاضر تھا وہی جو دونوں جہاں کے سردار اور تمام مخلوق سے برگزیدہ ہیں۔

حضور نے بڑی شفقت اور مہربانی سے ارشاد فرمایا کہ اپنے پیر طریقت شیخ عبدالحق کی اجازت کے بغیر ہمارے حضور میں مت آیا کر۔

ہم نے تیرے پیر و مرشد کو اپنے برگزیدہ اور خاص الخاص لوگوں کی جماعت میں شامل کر دیا ہے اور اس کا فیض ہر جگہ جاری و ساری ہے:

ہمارے پیر طریقت کی شان و شوکت بہت ہی بلند ہے۔ ایسا بلند مرتبہ انسان اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔

اے آشکارا تو اپنے پیر و مرشد کے پاؤں کی خاک بن جا تاکہ اس کی فرافت سے تو بادشاہی کے رتبہ تک پہنچ سکے۔

بیزاریم از ہر طرف زاہد چہ داند حال ما
بگذشتم از نحو و صرف زاہد چہ داند حال ما

جرعۂ می نوشیدہ ام خلعت بقا پوشیدہ ام
جوشیدہ ام خوشیدہ ام زاہد چہ داند حال ما

از درد و غم حیرانہ ام از این و آن بیگانہ ام
دیوانہ ام مستانہ ام زاہد چہ داند حال ما

از کفر و دین بگذشتہ ام دل را بزلفش بستہ ام
آشفتہ ام دلخستہ ام زاہد چہ داند حال ما

اردو ترجمہ

میں ہر طرف سے بیزار ہوں۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے: میں صرف اور نحو کی منزل سے بہت آگے جا چکا ہوں۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے:

شراب کا گھونٹ بھی پی چکا ہوں اور بقا باللہ کا خلعت بھی زیب تن کر چکا ہوں۔ جذب اور سرمستی سے جوش میں بھی آیا ہوں اور ریاضت اور مجاہدے سے نفس امارہ پر قابو بھی پا چکا ہوں۔

زاہد ہمارا حال کیا جانے:

درد اور غم سے حیرت زدہ ہوں، دنیا اور عقبیٰ سے لاتعلق ہوں۔ دیوانہ ہوں۔ مستانہ ہوں زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

کفر اور دین کے مرحلوں سے گذر چکا ہوں۔ دل کو محبوب کی زلفوں میں قید کر چکا ہوں۔ پریشان حال ہوں اور زخم خوردہ دل رکھتا ہوں۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

از ورع سر پیچیدہ ام بر حرف را شوییدہ ام
جوییدہ ام بوییدہ ام زاہد چہ داند حال ما

تقوی سے منہ موڑ چکا ہوں۔ ہر حرف کو دھو چکا ہوں۔ جستجو کرتا رہا ہوں اور مسلسل جستجو میں رہتا ہوں۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

نی خواجہ ام نی بندہ ام جز عشق نا ورزیدہ ام
خون رواں از دیدہ ام زاہد چہ داند حال ما

میں نہ آقا ہوں۔ نہ بندہ ہوں۔ میں نے عشق کے سوا اور کسی چیز کو قبول نہیں کیا۔ میری آنکھوں سے خون کے آنسو جاری ہیں۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

در چنگ پلنگ افتادہ ام خود را بدہنش دادہ ام
از دو جہان آزادہ ام زاہد چہ داند حال ما

میں شیر کے پنجے میں جکڑا ہوا ہوں اور اپنے آپ کو اس کے منہ میں ڈال چکا ہوں۔ دونوں جہاں سے آزاد ہو چکا ہوں۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

راہِ حقیقت یافتم خود را چو مجنوں ساختم
سر را دریں رہ باختم زاہد چہ داند حال ما

میں نے اصل حقیقت کا راستہ پالیا۔ اپنے آپ کو مجنوں بنایا اور اپنا سر اسی مسلک میں قربان کر دیا۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

جز یار من آزردہ ام افسردہ ام پژمردہ ام
نی زندہ ام نی مردہ ام زاہد چہ داند حال ما

یار کے بغیر دکھی ہوں۔ ملول ہوں اور دل گرفتہ ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا نہ زندوں میں ہوں نہ مردوں میں۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

خود را بہ میخانہ کشم تا جرعۂ از می چشم
از جام آن مستی خوشم زاہد چہ داند حال ما

میں خیال کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو میخانہ تک پہنچاؤں اور شراب کا ایک گھونٹ پی لوں۔ مجھے جام شراب سے حاصل ہونے والی مستی ہی اچھی لگتی ہے۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

از خانقہ از مدرسہ رستیم از ہر وسوسہ
جز عشق دیگر حادثہ زاہد چہ داند حال ما

ہم خانقاہ سے، مدرسہ سے اور ہر قسم کے وسوسے سے آزاد ہو چکے ہیں۔ عشق کے بغیر ہر چیز رنج اور مصیبت ہے۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

شد قوت نادُنوش ما ماند کجا ایں ہوش ما
باشم زمی مدہوش ما زاہد چہ داند حال ما

ہماری خوراک نغمہ اور شراب ہے۔ ہوش و خرد مفقود ہو چکے ہیں اور ہم شراب سے مدہوش رہتے ہیں۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

چوں حدتم ہمراز شد مرغ ادب پرواز شد
از عشق ایں آواز شد زاہد چہ داند حال ما

جب وحدت میری ہمراز و دمساز بن گئی تو ادب و تادیب کا پنچھی پرواز کر گیا اور عشق نے پکار کر کہا کہ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

از حسن خود حیران شدم گریان شدم بریان شدم
نی این شدم نی آن شدم زاہد چہ داند حال ما

میں اپنے حسن سے حیران ہوں، غم و اندوہ سے روتا رہتا ہوں اور عشق کی آگ میں جل کر کباب ہو چکا ہوں۔ نہ ادھر کا رہا ہوں نہ ادھر کا رہا ہوں۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

وحشی ہمی مشہور اگر بر دل ہمی گردد آشنا
زندیق گردیدم مگر زاہد چہ داند حال ما

مذہب نمیدارم ما از دین کاری نکردیم ما
عاشق دل افگاریم ما زاہد چہ داند حال ما

وعظ و نصیحت سنتا ہوں تو دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ شاید میں لامذہب ہو گیا ہوں۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

ہم کوئی مذہب نہیں رکھتے۔ ہم مذہب کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ ہم تو ایک مجروح اور زخم خوردہ دل رکھنے والے عاشق ہیں۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

ہستم غلام مصطفیٰ باشیم چاکر مرتضیٰ
من طالب آلِ عبا زاہد چہ داند حال ما

میں حضور پر نور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا بھی نوکر ہوں اور آل عبا (حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن، اور حضرت حسین صلوات اللہ علیہم اجمعین) کا طالب ہوں۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

گر کافرم یا ملحدم گر نیک باشم یا بدم
ما زیر دامن او شدم زاہد چہ داند حال ما

میں کافر ہوں، یا ملحد، اچھا ہوں یا برا، کچھ بھی ہوں اور کیسا بھی ہوں لیکن میں ان (حضور پر نور اور آل عبا) کے دامن میں پناہ لے چکا ہوں۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

گر خار باشم ور خسم ور ہیزم اگر بیکسم
در بارگاہش میرسم زاہد چہ داند حال ما

میں کانٹا ہوں یا تنکا، بے بس ہوں یا بے کس، کچھ بھی ہوں اور کیسا بھی ہوں۔ لیکن ان کے بارگاہ عالی تک رسائی رکھتا ہوں۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

مرشد مرا فرمود این ہر جا ظہور او ببین
راہ خدا باشد ہمین زاہد چہ داند حال ما

مجھے میرے پیر طریقت نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہر جگہ اور ہر مقام پر اس ذات پاک کا ظہور دیکھا کر اور دراصل راہ خدا یہی ہے۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

بر لب آشکارا مہر زن این گفتگو خاموش کن
آواز منصوری فگن زاہد چہ داند حال ما

اے آشکار! اپنے لبوں پر مہر لگا دے اور ایسی باتیں نہ کر اور منصوری کا دعویٰ ترک کر یعنی منصور کی طرح نعرے نہ لگا۔ زاہد ہمارا حال کیا جانے۔

اردو ترجمہ

ای عاشق مست دیدہ بکشا
شد جلوہ حسن یار ہر جا

اے عاشق سرمست! آنکھیں کھول کر دیکھ۔ یار کے حسن کا جلوہ ہر جگہ نظر آتا ہے۔

آمد بصد ہزار صورت
او کرد بہر مکان تماشا

یار ہزار شکلیں اختیار کر کے ظہور پذیر ہوا ہے اور ہر مقام پر جلوہ دکھاتا رہا ہے۔

آئینہ برای دیدنی ساخت
نام آئینہ آدم ست و حوا

یار نے اپنا حسن دیکھنے کے لئے ایک آئینہ بنایا۔ اس آئینہ کا نام آدم اور حوا ہے۔

جلئے بنمود حسن خود را
خود بر خود والہ ست و شیدا

یار نے جب ایک بار اپنا حسن دیکھ لیا۔ تو آپ ہی اپنا عاشق بن گیا۔

ہر ذرہ مبین بغیر خورشید
در ذرہ ذرہ مہر پیدا

کوئی بھی ذرہ دیکھو تو سورج کا تصور کرو کیونکہ ہر ذرہ میں سورج ہی کا جلوہ دکھائی دیتا ہے۔

گاہی بہ رکوع و سجدہ آمد
گاہے بخمار گشت رعنا

یار کبھی رکوع یا سجود میں ہوتا ہے اور کبھی رند سرمست بن جاتا ہے۔

از وحدت کثرت آشکارا
وز کثرت وحدت ست پیدا

وحدت سے کثرت ظاہر ہوتی ہے، اور کثرت سے وحدت۔

اردو ترجمہ

شوریدۂ احوال ما پرسی چہ از ما قاضیا
ہر کس نداند حال ما پرسی چہ از ما قاضیا

اے قاضی صاحب! ہم سے ہماری شوریدہ سری کی کیفیت کیا پوچھتے ہو۔ ہر شخص ہماری حالت کو سمجھ نہیں سکتا۔ پھر پوچھنے سے کیا فائدہ؟

از یار دور افتادہ ام سر بر رہش بنہادہ ام
استادہ ام افتادہ ام پرسی چہ از ما قاضیا

اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔ میں اپنے یار سے جدا ہو گیا ہوں اور اب اس کی گذرگاہ میں آکر بیٹھ گیا ہوں۔ کبھی اٹھتا ہوں اور کبھی بیٹھتا ہوں۔

در ہجر طاقت طاق شد مجروح دل مشتاق شد
صد نالہ از عشاق شد پرسی چہ از ما قاضیا

اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔ یار کی جدائی میں طاقت جواب دے گئی ہے۔ زخم خوردہ دل میں اشتیاق اور بھی بڑھ گیا ہے اور عشاق کے منہ سے سینکڑوں چیخیں نکل گئی ہیں۔

بندہ گنہگاریم ما دانی کہ بدکاریم ما
از جملہ بیزاریم ما پرسی چہ از ما قاضیا

اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔ آپ کو تو پتہ ہے کہ ہم گنہگار اور بدکار بندے ہیں اور ہر چیز سے بیزار ہو چکے ہیں۔

گر در کنارش بودہ ام لیل و نہار آسودہ ام
اندر غمش فرسودہ ام پرسی چہ از ما قاضیا

اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔ میں جب یار کی آغوش میں ہوتا ہوں تو دن رات خوش اور مطمئن رہتا ہوں۔

تقوی و طاعت کار تو زہد و ریا ہم یار تو
از عشق کردی عار تو پرسی چہ از ما قاضیا

تسبیح و تہلیل ترا ہم عشق می باید مرا
منع از محبت کی چرا پرسی چہ از ما قاضیا

دردی کہ ما را دادہ است کردہ چناں او خواستہ
ہم زیں نصیبم ساختہ پرسی چہ از ما قاضیا

کارم ہوس و نای شد اندر دلم ہو ہای شد
از عشق بس غوغای شد پرسی چہ از ما قاضیا

از عشق نار افروختم جز درد جملہ سوختم
دیگر سبق نا موختم پرسی چہ از ما قاضیا

لیکن اب اس کے غم میں کمہلا گیا ہوں۔

اے قاضی صاحب ہم سے کیا پوچھتے ہو۔
تقویٰ اور طاعت بھی آپ کا کام ہے اور
زہد اور ریا بھی آپ ہی کے ساتھ ہے۔
آپ کو یار کے عشق سے شرم آتی ہے۔

اے قاضی صاحب ہم سے کیا پوچھتے ہو۔
تسبیح اور تہلیل و ذکر آپ کے لئے ہے
اور عشق میرے لئے۔ پھر آپ مجھے عشق سے
منع کیوں کرتے ہیں۔

اے قاضی صاحب، ہم سے کیا پوچھتے ہو۔
جو درد ہم رکھتے ہیں اس نے ہمارے
ساتھ وہی کیا جو اس نے خود چاہا۔ در اصل
ہماری قسمت میں یہی لکھا تھا۔

اے قاضی صاحب ہم سے کیا پوچھتے ہو۔
میرا کام شراب اور سماع ہے۔ میرے دل
میں طوفان برپا ہے اور میرے عشق نے
ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا ہے۔

اے قاضی صاحب ہم سے کیا پوچھتے ہو۔
میں نے عشق کی آگ جلائی اور درد عشق کے
سوائے ہر چیز کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ میں
نے اس کے علاوہ اور کوئی سبق پڑھا
ہی نہیں ہے۔

جز عشق نبود کار ما از دست شد اختیار ما
از کفر و دین بیزار ما پرسی چہ از ما قاضیا

بیزاری از دینداریم از دین کار استغفاریم
روز ازل اقراریم پرسی چہ از ما قاضیا

دیگر نمی جوئیم ما جز یک نمی گوئیم ما
ہر دفتری شوئیم ما پرسی چہ از ما قاضیا

از عشق شور انگیختم وز غیر دیدہ دوختم
با این و آں نا میختم پرسی چہ از ما قاضیا

موجے ز قلزم عشق تر ناگہ رسیدہ او بسر
کردہ مرا زیر و زبر پرسی چہ از ما قاضیا

اے قاضی صاحب، ہم سے کیا پوچھتے ہو۔
عشق کے علاوہ مجھے اور کوئی کام نہیں
ہے۔ عشق کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف
توجہ دینا میرے اختیار ہی میں نہیں ہے
میں کفر اور دین سے بیزار ہو چکا ہوں۔

اے قاضی صاحب، ہم سے کیا پوچھتے
ہو۔ میں دینداری سے بیزار ہوں اور
دین و دینداری سے توبہ کر چکا ہوں۔ میں
نے روز اول میں الست بربکم کے جواب
میں بلیٰ کہہ کر جو اقرار کیا تھا میں اس
پر قائم ہوں۔

اے قاضی صاحب، ہم سے کیا پوچھتے ہو۔
ہم تو بس ایک ہی کے طلبگار ہیں۔ ہمیں
کسی دوسرے کی تلاش نہیں ہے ہم نے
تو تمام دفتر دھو ڈالے ہیں۔

اے قاضی صاحب، ہم سے کیا پوچھتے ہو۔
ہم نے اپنے عشق سے ہنگامہ برپا کر دیا ہے
اور غیر کی طرف سے آنکھیں بند کر لی ہیں اور
اس سے تعلق رکھا نہ اس سے۔

اے قاضی صاحب، ہم سے کیا پوچھتے ہو۔
عشق کے سمندر سے ایک موج اٹھی اور
اچانک سر پر پہنچ کر ہمیں زیر و زبر کر گئی۔

آدم کجا شیطان کجا دانا کجا نادان کجا
کفری کجا ایمان کجا پرسی چه از ما قاضیا

این جملہ موجودات او وہم صفات ذات او
در ہر ہمہ درجات او پرسی چه از ما قاضیا

آں یک قلندر می کند ایں سجدہ را کجا می کند
کان یار غوغا می کند پرسی چه از ما قاضیا

در عشق را بکشود دوست خود را نمود و جلوہ داشت
او آشکارا بود دوست پرسی چه از ما قاضیا

اے قاضی صاحب، ہم سے کیا پوچھتے ہو۔ آدم کہاں ہے، شیطان کہاں ہے۔ دانا کہاں ہے، ناداں کہاں ہے، کفر کہاں ہے اور ایمان کہاں ہے۔

اے قاضی صاحب ہم سے کیا پوچھتے ہو۔ اس کائنات کی کوئی بھی چیز دیکھو وہ دراصل خود وہی ہے اور ہر چیز اسی کی ذات کی صفت ہے اور ہر درجہ، ہر طبقہ، ہر جگہ اور ہر مقام میں وہی ہے۔

اے قاضی صاحب، ہم سے کیا پوچھتے ہو۔ یہ تو خدا ہی کی بات ہے جو ہر جگہ یہاں بھی اور وہاں بھی جلوہ گر ہو رہا ہے اور ایک ہنگامہ سا برپا کر رکھا ہے۔

اے قاضی صاحب، ہم سے کیا پوچھتے ہو۔ یار نے عشق کا دروازہ کھول دیا ہے اور خود ہی خودنمائی کر کے اپنے جلوے بکھیر رہا ہے۔ اگر غور سے دیکھو گے تو وہ آشکار ظاہر ہی نظر آئے گا۔

در بلائی درد و غم بیتاب چون کردی مرا
درمیان امواجہا پرتاب چون کردی مرا

موج بر موج آمدہ این جسم و جانم در کشید
از کنارہ غرق در گرداب چون کردی مرا

بعد شکستن سفینہ تختہ از تختہ نماند
درشلاکت بیخور و بیخواب چون کردی مرا

از دو دیدہ دردمندان آب خون میچکد
بلکہ سرگردان در شور آب چون کردی مرا

دل پریشان آشکارا را نمی آید قرار
بیقراری ہمچو آن سیماب چون کردی مرا

اردو ترجمہ

مجھے درد و غم کی مصیبت میں ڈال کر کیوں پریشان کیا ہے اور کیوں موجوں کے درمیان پھینک کر مجھے ان میں الجھا دیا ہے۔

موج پر موج آئی اور میرے جسم اور روح کو بہا کر لے گئی۔ مجھے دریا کے کنارے سے کھینچ کر بھنور کے بیچ میں کیوں ڈبو دیا۔

کشتی ٹوٹ گئی اور تختہ تختہ کے ساتھ نہیں ملا۔ آخر اس قدر طوفان اور ہنگامے برپا کر کے مجھے بے قرار اور بے آرام کر دیا ہے۔

میری ان غمناک آنکھوں سے خون کے آنسو ٹپک رہے ہیں مجھے اتنا سرگرداں اور آنسو بہانے پر مجبور کیوں کر دیا ہے۔

آشکار کے بے قرار دل کو قرار نہیں ہے آخر تو مجھے سیماب کی طرح کیوں تڑپا رہا ہے۔

کن شدم زندیق و مرد و مسلمانی کجا
کفر و ایمان شد کجا و شد کجا خوف و رجا

گر بُدم واقف مذاہب دار و دینداری کنم
ورنہ خود بیرون شدم تا نیست بر ما این خطا

راہ رندی جستہ ام افتم از راہ گم
گم شدم از گم شدن بیم شدم بی پارسا

این سخن از کفر بود و نہ اسلام سکر مشو
اندرین دریای وحدت غرق گشتہ پیر ما

شیخی و پیری بزرگی نیست در کارم مگر
راہ رندی عاشقی بگرفتہ ام از ابتدا

آشنا ما و رو طلبی سی دوست کی دام
تا بجز دوری نباشد ہیچ دیگر رہ جدا

اردو ترجمہ

میں لامذہب اور بے دین ہوں، مسلمانی کی راہ کہاں ہے۔ کفر اور ایمان کہاں ہے اور امید و بیم کہاں ہے۔

میں اگر اپنے بس میں ہوتا تو مذہب کے بتائے ہوئے طریق پر دیندار ہوتا لیکن ہو کر میں اپنے بس میں نہیں رہا اس لئے میرے اوپر کوئی گرفت نہیں ہے۔

میں نے گمراہی سے رندی اور بے راہی کی راہ پائی ہے۔ اے زاہد! میں تو اب اس گمراہی کی حدود سے بھی نکل چکا ہوں اور بہت ہی خوش ہوں۔

اے زاہد! یہ گفتگو میں نے کفر کی باتیں نہیں کیں۔ وحدت کے دریا میں ہمارا پیر غرق ہو چکا ہے۔

مجھے شیخی، پیری اور بزرگی بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تو شروع ہی سے رندی اور عاشقی کی راہ اختیار کر لی ہے۔

اے اشکر! اگر تجھے دوست چاہیے تو اس کے حصول کے لئے مشغول رہو کیونکہ دوست کے بغیر اور کوئی راہ جدا نہیں ہے۔

لاف گر مردی زنی تا در صف مردان درآ
سر بکف داری بیا اکنون بمیدان درآ

سر بکف نہ در طریقت چون دلیران تا ہوس
جان بدہ یکبارگی پیش جانان درآ

بگذر از حس و ذات ... بی خبر از خود
بعد از آن در ... عاشقان درآ

جنگ با ... نفس ... رحمت رحمان درآ

از جماعت ... اشکر
... عرفان درآ

اردو ترجمہ

تو اگر مردانگی کا دعویٰ کرتا ہے تو مردوں کی صف میں آجا۔ پہلے اپنا سر ہتھیلی پر رکھ، پھر میدان میں آ۔

بہادروں اور بادشاہوں کی طرح اس راہ سے منہ نہ پھیر، فوراً جان دے کر محبوب کے حضور میں حاضر ہو جا۔

حس اور فہم کی حدود سے نکل کر اپنی ہستی سے بے خبر ہو جا اس کے بعد ایک دم عشاق کی جماعت کا وسیلہ آ جا۔

اگر تو ... نفس کے ساتھ لڑائی کر ... پہلے اپنے آپ کو پہچان، پھر اللہ کی رحمت کے ساتھ ... آ جا۔

اے اشکر! ... قربان کرنے والوں کی جماعت سے ... قربان کر دے ...

اردو ترجمہ

جسم و جان و دل ہمانست تو کجائی تو کجا
ایں سخن از عارفانست تو کجائی تو کجا

جسم، جان اور دل تو وہی ہے لیکن تو کہاں ہے۔ یہ معرفت والوں کی بات ہے تو کہاں ہے۔

خویشتن را محو کن ظاہر بباطن آن خدا
در عیان و در نہانست تو کجائی تو کجا

تو اپنے آپ کو مٹا دے۔ ظاہر میں خواہ باطن میں خدا ہی خدا ہے۔ ظاہر اور باطن میں تو وہی ہے۔ تو کہاں ہے۔

او بود قفل لسان او بود کل لسان
گہ خموشی گہ بیانست تو کجائی تو کجا

زبان کا سایہ بھی وہی ہے اور خود زبان بھی وہی ہے۔ کبھی خاموش ہے اور کبھی گویائی ہے تو کہاں ہے۔

خود بود مادر پدر خود طفل خود دایہ شود
گاہ پیر و گہ جوانست تو کجائی تو کجا

ماں اور باپ بھی وہ خود ہی ہے اور بچہ اور دایہ بھی خود ہی ہے۔ کبھی بوڑھا ہے اور کبھی جوان ہے۔ تو کہاں ہے۔

آشکارا فہم کن اندر میان تو نیستی
این سراغ عاشقانست تو کجائی تو کجا

اے آشکار! اصل حقیقت کو سمجھ لے۔ تو تو درمیان میں موجود ہی نہیں ہے۔ عشاق نے جستجو اور تلاش کے بعد اس نکتہ کو پالیا ہے تو کہاں ہے۔

اردو ترجمہ

یسمع و یبصر ہمان ست تو کجائی تو کجا
سو بسو منظر ہمان ست تو کجائی تو کجا

یسمع اور یبصر(۲)، وہی ہے تو کہاں ہے ہر طرف وہی دیکھتا ہے، تو کہاں ہے

جان او ہم جسم او ہم ہر سخن گویائی او
عضو پای سر ہمان ست تو کجائی تو کجا

جاں بھی وہی ہے اور جسم بھی وہی، اور ہر بات اسی کی گفتگو ہے۔ سر بھی وہی ہے اور پاؤں بھی وہی۔ تو کہاں ہے

چونکہ در یک رنگ آید کعبہ او بتخانہ او
مسجد و منبر ہمان ست تو کجائی تو کجا

اس کا ظہور چونکہ ایک ہی رنگ میں ہوتا ہے لہٰذا کعبہ بھی وہی ہے اور بتخانہ بھی وہی۔ مسجد اور منبر بھی وہ خود ہی ہے۔ تو کہاں ہے۔

صورت موسیٰ و عیسیٰ صورت فرعون ہم
زشت و نیکو تر ہمان ست تو کجائی تو کجا

موسیٰ اور عیسیٰ کی شکل بھی وہی اختیار کرتا ہے اور فرعون کی شکل بھی وہی۔ خوب اور ناخوب بھی وہی ہے۔ تو کہاں ہے۔

دو ندانی یک ببین ما بین چون احوال مشو
مصطفےٰ حیدر ہمان ست تو کجائی تو کجا

ایک ہی دیکھنا، دو نہ سمجھنا اور بیچ میں بھینگے کی طرح نہ بن جانا۔ مصطفےٰ بھی وہی ہے اور مرتضیٰ بھی وہی۔ تو کہاں ہے۔

بود مخفی از محبت در جہان شد آشکار
باطن و ظاہر ہمان ست تو کجائی تو کجا

پہلے مخفی تھا۔ پھر عشق اور محبت کی وجہ سے آشکار ہو گیا۔ ظاہر اور باطن میں وہی ہے۔ تو کہاں ہے۔

(۲) بی یسمع و بی یبصر، حدیث قدسی کے الفاظ ہیں۔

اردو ترجمہ

هر کجا ایم جا بجا ایم من خدا
تا چہ شد پوشیدہ عام از در این خاکی قبا

میں ہر جگہ ہوں۔ ہر مقام پر ہوں میں خدا ہوں۔ خدا ہوں۔ کیا ہوا اگر میں نے عشق کی وجہ سے خاکی لباس (مادی جسم) پہن لیا۔

این سخن صدق است بر اہل دلان باور کنید
جلوہ بشناسند مارا بادشاہم نی گدا

اے لوگو! یہ سچی بات ہے۔ تم ہماری بات کا اعتبار کرو مجھے تو سب جانتے ہیں کہ میں گدا نہیں ہوں بلکہ بادشاہ ہوں۔

ایمن کہ مرغ قافم رو بسوی مردار نیست
ہست پروازم چو عنقا در میان ارض و سما

اے لوگو! میں کوہ قاف کا سیمرغ ہوں اور اسی لیے میرا رخ مردار کی جانب نہیں ہے میری پرواز عنقا کی طرح زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔

من شدم او شد دریں شکی نباشد زاہدا
کوس منصوری بکوبم اندریں ہر دو سرا

اے زاہد! اس میں کوئی شک شبہ نہیں ہے کہ میں اور وہ ایک ہو گئے ہیں۔ میں دونوں جہاں میں منصوری نقارہ بجاتا رہتا ہوں یعنی انا الحق کا نعرہ لگاتا ہوں۔

آشکارا ہوشیاری باش ہمچون بندگان
بر در پیر مغان بردم کنی صد التجا

اے آشکار! ہوش میں آ اور غلاموں کی طرح پیر مغاں کے دروازہ پر بار بار التجا میں کر۔

ردیف الباء

اردو ترجمہ

گر بخوانی دو صد ہزار کتاب
می شود بر تو صد ہزار حجاب

تو اگر دو لاکھ کتابیں پڑھے گا تو تیرے آگے ایک لاکھ پردے حائل ہو جائیں گے۔

جز محبت ہمہ است گمراہی
ای بجز درد زندگیست عذاب

اے دوست! محبت کے بغیر ہر بات گمراہی کی بات ہے اور درد کے بغیر زندگی ایک عذاب ہے۔

گر بیک جرعہ رند سر ست
از در میکدہ تو روی متاب

اگر ایک گھونٹ کے عوض تیری جان لے لیں تو تجھے میخانہ کے دروازے سے منہ نہیں پھیرنا چاہیے۔

این طریقہ کدام می باشد
کہ نہ تقوا نہ طاعت و نہ حساب

آخر یہ کیا طریقہ ہے کہ نہ تقویٰ ہے۔ نہ طاعت ہے اور نہ ہی حساب و کتاب ہے۔

آشکارا گذر ز مذہب ہا
در رہ عشق چہ گنہ چہ ثواب

اے آشکار! مذاہب کو ترک کر۔ عشق کی راہ میں گناہ کیا اور ثواب کیا۔



دل بجز عشق او خراب خراب
چہ بود قدح بی شراب شراب

ای بجز درد زندگی ہیچ ست
آن حیات ست بس عذاب عذاب

آتش عشق احترق غیر ست
جسم و جان عاشقان کباب کباب

باش یکبار از خودی بیزار
درمیان ما و من حجاب حجاب

آشکارا دل بدست آری
آب دنیا ہمہ سراب سراب

اردو ترجمہ

اس کے عشق کے بغیر دل ویران ویران ہے۔ پیالہ کس کام کا۔ اگر اس میں شراب نہ ہو۔

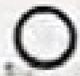
اے دوست! عشق کے بغیر زندگی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ایسی زندگی تو فقط عذاب ہی عذاب ہے۔

عشق کی آگ ماسوائے اللہ کو جلانے والی ہے۔ عشاق کا جسم اور ان کی جان جل کر کباب بن چکے ہیں۔

خودی سے فوراً علیحدگی اختیار کر۔ یہ جو "ما و من" درمیان میں آگیا ہے یہ سراسر حجاب ہی حجاب ہے۔

اے آشکارا! کوئی دل اپنے ہاتھ میں لے لے۔ یہ دنیا کا پانی تو سراب ہی سراب ہے۔





ساقیا دہ مرا شراب شراب
تا ز و محو گشت جرم و ثواب

کرد مستی و بی خودی غلبہ
ہیچ در دل نماند مسئلہ کتاب

در بحر عشق غوطہ می خوردم
گوہری یافتم ز مشت تراب

رو نمودی و باز پوشیدی
مضطرب خاطر ست چوں سیماب

چشم باز ست منتظر بر راہ
اشک ریز ست دیدہ مثل سحاب

آشکارا شدہ ز انسان راز
شو خبردار سر خویش بیاب

اردو ترجمہ

اے ساقی مجھے شراب دے تاکہ اس سے گناہ اور ثواب مٹ جائیں۔

میرے اوپر مستی اور بے خودی اس قدر غالب آچکی ہے کہ میرے دل میں کسی بھی مسئلہ اور کسی بھی کتاب کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔

میں نے عشق کے بحر بے کنار میں بڑی غواصی کی، لیکن گوہر مقصود مشت خاک ہی سے حاصل ہوا۔

اے محبوب! تم نے اپنا رخ انور دکھایا اور پھر اس پر نقاب ڈال دی اور اس وجہ سے میرا دل سیماب کی طرح بے قرار ہے۔

آنکھیں کھلی ہیں اور محبوب کے انتظار میں راستے پر لگی ہوئی ہیں اور بادل کی طرح آنسوؤں کی بارش برسا رہی ہیں۔

انسان کی تخلیق سے اصل راز فاش ہو گیا۔ ہاں اب اپنی اصلیت کو پالے۔



ردیف التاے

ای که در هر دو عالم این پریشانی خوش ست
هم پریشانی خوش ست و هم پشیمانی خوش ست

از هوا و حرص دنیا بگذر و از دیبا حریر
اندرین دار الفنا [illegible] عریانی خوش ست

ای که میگردی پی دنیا بهر در کو بکو
زانکه با شور جنون مرد بیابانی خوش ست

ترک گیر از عیش و عشرت کن فراموش خویش را
یک دمی با یاد حق از ملک سلیمانی خوش ست

سبحه و سجاده رنگین را بنه در زیر نار
آشکارا بر دلم آن داغ صنعانی خوش ست

اردو ترجمہ

اے دل! دونوں جہان میں اگر کوئی اچھی بات ہے تو وہ یہی پریشانی ہے۔
پریشانی بھی اچھی ہے اور پشیمانی بھی اچھی ہے۔

دنیا کا حرص و ہوس اور ریشم و اطلس ترک کر۔ اس دار فانی میں لباس کے بغیر رہنا ہی اچھا ہے۔

اے شخص! تو جو دنیا کے واسطے در در پھرتا ہے اور گلی گلی کے چکر کاٹتا رہتا ہے۔ تجھ سے تو وہ دیوانہ اچھا ہے جو بیابان میں رہتا ہے۔

عیش و عشرت کو ترک کر اور اپنے آپ کو فراموش کر دے۔ صرف ایک گھڑی اللہ کی یاد میں بسر کرنا حضرت سلیمان کی بادشاہی سے بہتر ہے۔

تسبیح اور خوبصورت و منقش مصلے کو آگ میں ڈال۔ اے آشکار! میرے دل میں جو صنعانی داغ ہے وہ اچھا ہے۔

من ازان مریدانم که در کشف و کرامات ست
نیام در میان او و آنکه در سیر مقامات ست

نباشد آگهی او را که یار اندر کنار ما
مگر در قرب آن کس که طالب درجات ست

بگویند همی ایشان که سیارم بلاهوتش
خبر ناسوت شد او را مگر در جز طامات ست

وظائف را همی خوانند مشائخ خویش را دانند
دلا بگریز زان مجلس که آنها در دو آفات ست

اردو ترجمہ

میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو کشف اور کرامت کے مالک ہیں میں ان لوگوں کا ذکر بھی نہیں کرتا جو مقاموں کی سیر کرتے ہیں۔

ان لوگوں کو کیا معلوم کہ یار ہماری بغل میں ہے۔ یہ قرب اور وصل ان لوگوں کو حاصل نہیں ہوتا جو بڑے بڑے درجوں کے طالب ہیں۔

وہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم لاہوت (عالم ذات الٰہی اور مقام فنافی اللہ) کی سیر کرنے والے ہیں لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ ان کو ناسوت یعنی اس دنیا کا پورا پتہ بھی نہیں ہے اور ان کی یہ باتیں لاف و گزاف کی حیثیت رکھتی ہیں۔

وظیفے پڑھتے ہیں اور ورد رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو مشائخ سمجھتے ہیں۔
اے دل! ان کی مجلس سے بھاگ جا۔
کیونکہ یہ لوگ دوہری مصیبت میں گرفتار ہیں۔

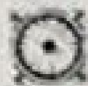
گر عاشق بود صادق کہ صاحبِ می باشد
خبرو از نگین آنکس کہ شکن این ظلمات ست

تفکر در صفاتش کن کہ در ذاتش تفکر نہ
دوئی عارف نمیداند کہ فی الدارین یکذات ست

اگر از ما ہمی پرسی کہ موہوم ست این صورت
کجا آمد کجا رفتہ ہمہ مظہر خیالات ست

ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
مخفی آشکارا ازین حیرت کہ ہیہات ست

جو عاشق صادق ہوتا ہے وہ صاحب
درد ہوتا ہے۔ مزہ اس کی خبر ان لوگوں کو
ہوتی ہے جو ظلم کو توڑنا جانتے ہیں۔
اس کی صفات پر غور کر اس کی ذات پر
غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عارف
دوئی کو نہیں جانتا کیونکہ دونوں جہان
میں فقط ایک ہی ذات ہے۔
اگر ہم سے پوچھتے ہو تو یہی بات ہے
کہ یہ صورتیں جو تمہیں نظر آتی ہیں یہ
سب تمہارے وہم کی پیدا کردہ ہیں۔
کہاں آیا اور کہاں گیا۔ یہ سب خیال
ہی خیال ہے۔
وہی اول ہے، وہی آخر، وہی ظاہر
ہے اور وہی باطن۔ اے آشکار!
اس کی پوشیدگی اور دوری کوئی تعجب خیز
اور حیرت انگیز بات نہیں ہے۔





ای دل بجز عشق و مستی کار دیگر ہیچ نیست
چشم بکشا بنگری جز یار دیگر ہیچ نیست

آمد از لامکان در این مکان شد جاگیر
کس نمیداند ازین اسرار دیگر ہیچ نیست

نعرۂ انا الحق زدہ منصور اندر بیخودی
رتبۂ عاشق بود بر دار دیگر ہیچ نیست

باز دار نفس را از آرزو ہا زاہدا
عاشقان شد از خودی بیزار دیگر ہیچ نیست

او بود موجود در ہر دو جہاں باشد محیط
آشکارا کن ہمیں اقرار دیگر ہیچ نیست



اردو ترجمہ

اے دل! عشق اور مستی کے بغیر کوئی کام
نہیں ہے۔ آنکھیں کھول کر دیکھ۔ یار
کے بغیر اور کوئی چیز نہیں ہے۔
لامکان سے آیا اور مکان میں سکونت
پذیر ہوگیا۔ ان اسرار کا کسی کو پتہ نہیں
ہے اور کچھ نہیں ہے۔
منصور نے بے خودی میں انا الحق کا نعرہ لگایا
عاشق کی شان تو سولی پر لٹکنا ہے اور
کچھ نہیں ہے۔
اے زاہد! اپنے نفس کو خواہشات سے
روک۔ عشاق خودی سے بیزار ہیں۔
اور کچھ نہیں ہے۔
وہ موجود ہے اور دونوں جہان پر حاوی
ہے یعنی دونوں جہان اس کے قبضہ و
قدرت میں ہیں۔ اے آشکار! بس یہ
اقرار اور کچھ نہیں ہے۔

ای کہ در بازیچہ عشقش سر فدا کردن بجاست
گر شود جان عزیزت سر بسر این خطاست

اندرین میدان در آئی بہل کن تن جان و سر
ورنہ در صف عاشقان آن کاہ گرنا سزا است

خواجہ منصور قربان کرد جان در راہ عشق
تا ہنوز آن قیل و قالش جا بجا در ہر کجاست

ابتداء عشق ست این کردن فدا جان در رہش
بعد سر دادن شود خود جان جانان انتہاست

استقامت کن بران اقرار کردی آشکار
آنکہ کار از وی بود انکار کردن کی رواست



اردو ترجمہ

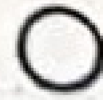
اے دوست! عشق کی بازی میں سر قربان کرنا بالکل بجا ہے۔ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو یہ بالکل بے جا ہے۔

اگر اس میدان میں آنا چاہے تو اپنے جسم اور جان کو ہیچ سمجھ۔ اگر ایسا نہیں کر سکتا تو عشاق کی صف میں شامل ہونا نامناسب ہے۔

خواجہ منصور نے اپنی جان کو راہ حق میں قربان کر دیا اور آج تک ہر جگہ اور ہر مقام پر اس کا چرچا ہو رہا ہے۔

عشق کی ابتدا یہ ہے کہ اس کی راہ میں جان قربان کر دی جائے اور اس کی انتہا یہ ہے کہ جان قربان کر دینے کے بعد عاشق خود محبوب بن جاتا ہے۔

اے آشکار! تو نے جو اقرار کیا ہے اس پر قائم رہ۔ اس سے جو فائدہ ہوگا اس سے انکار کرنا نامناسب ہے۔



ای بجز دروازہ احمدؐ راہ نیست
گر نمیدانی دلت آگاہ نیست

آنکہ در ما احمد و احد دانست فرق
در جہاں ور افنا فی اللہ نیست

جز محمدؐ نیست در کون و مکان
جز علیؓ دیگر کسی ہمراہ نیست

گر کسی راہ عشق او دامن گرفت
بالیقین دانی کہ آن گمراہ نیست

آن خدا و آن رسول ای آشکار
اندرین رہ نہ شک و اشباہ نیست

اردو ترجمہ

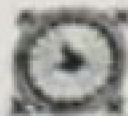
اے دوست! محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ علیہ السلام کے دروازہ کے سوائے اور کوئی راہ نہیں ہے۔ اگر تو اس بات کو نہیں سمجھتا تو تیرا دل حقیقت حال سے آگاہ نہیں ہے۔

جو شخص احمد اور احد میں فرق سمجھتا ہے اس کو فنا فی اللہ کا درجہ کبھی بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

دونوں جہاں میں محمد ہی محمد ہے اور کچھ نہیں ہے اور علی المرتضےٰ کے بغیر کوئی رہنما اور ساتھی نہیں ہے۔

اگر کسی کو اس کا عشق نصیب ہو گیا تو یقین کرنا کہ وہ گمراہ نہیں ہے۔

اے آشکار! وہی خدا ہے اور وہی رسول۔ اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔



جز محبت راہ دیگر نیست نیست
گرچہ شاہی تاج افسر نیست نیست

درد و محنت عشق دان اولیٰ تر است
یاد کاؤس و سکندر نیست نیست

حیلہ گر ہرگز نگردد از عشاق
عاشقی جز عشق اطہر نیست نیست

درد در دل ہر کہ باشد مرد اوست
حرف بیدردان مؤثر نیست نیست

در عشاق رنجہا صد گنجہاست
شوکتِ شاہی برابر نیست نیست

آشکارا چشم عبرت برکشا
ای بجز محبوب منظر نیست نیست

اردو ترجمہ

محبت کے بغیر کوئی بھی راہ، راہ نہیں ہے اور محبت نہ کرنے والے انسان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بادشاہ ہو اور اس کے سر پر تاج نہ ہو۔

عشق میں جو درد و الم برداشت کرنا پڑتا ہے وہ بہت ہی بہتر ہے اور ایسی لذت کیکاؤس اور سکندر کے ذکر میں بھی نہیں ہے۔

مکار آدمی عشاق کے گروہ میں سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ عاشقی تو پاکیزہ ترین عشق ہی کا نام ہے۔

جس کے دل میں درد ہے وہی مرد ہے بے دردوں کی بات کوئی وقعت نہیں رکھتی

عاشقی میں جو رنج و غم ہیں ان میں سے ہر ایک زر و جواہر کا بے بہا خزانہ ہے۔

بادشاہی شان و شوکت ان کے آگے کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتی۔

اے آشکار! عبرت کی آنکھیں کھول کر دیکھ۔ محبوب کے بغیر کوئی بھی چیز دیکھنے کے قابل نہیں ہے۔



زہے بادشہ بی سپاہ درویش ست
پاک از ہر گناہ درویش ست

مفلسی بے کسی ست مایۂ او
ایں ہمہ عز و جاہ درویش ست

سند و چتر سنجری چہ بود
دلق یکتا کلاہ درویش ست

نیست موجود جز خدا دیگر
در دو عالم گواہ درویش ست

آشکارا اگر طریق گمیر
خاص تر راہ راست درویش ست

اردو ترجمہ

درویش ایک بادشاہ ہے لیکن اس کے پاس لشکر نہیں ہے۔ درویش ہر خطا سے پاک و صاف ہے۔

بظاہر درویش مفلس و بے کس ہے لیکن درحقیقت عزت و عظمت اور قدر و منزلت کے تمام سرمایہ کا اصل مالک وہی ہے۔

سلطان سنجر بادشاہ نیمروز کا تخت اور اس کے تخت کا چھتر درویش کی گدڑی اور ٹوپی کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

دونوں جہاں میں اللہ کی ذات پاک کے سوائے اور کچھ نہیں ہے اور درویش اس بات کے گواہ ہیں۔

اے آشکار! اور کوئی راستہ اختیار نہ کر۔ راستہ صرف وہی سیدھا ہے جو درویشوں نے اختیار کیا ہے۔

○

طبیب عشق را جائی دوکان ست
کہ آنجا گم ہمہ نام و نشان ست

بصحرائے عدم زد خیمۂ او
نہ نام و نشان نی جسم و جان ست

کہ ہر بیمار را بخشد شفائی
میان درد و غم او را مکان ست

ہمیدانم کہ خود درمان خود درد
یقین دانی کہ این و آن ہمان ست

برو بر در فرید الدین عطار
کہ دای آشکارا این بیان ست

اردو ترجمہ

عشق کے طبیب کا مطب ایسے مقام
پر ہے جہاں تمام نام و نشان گم ہیں

اس نے اپنا خیمہ صحرائے عدم میں جا کر نصب
کیا ہے جہاں نہ کوئی نام و نشان ہے
اور نہ کوئی جسم اور جان۔
وہ تمام بیماروں کو شفا عطا کرتا ہے اور
اس کا مکان درد اور غم کے درمیان ہے۔

میں جانتا ہوں کہ وہ درد بھی خود ہی ہے
اور درماں بھی خود ہی۔ تو بھی یقین کر کہ
"یہ" بھی وہ ہے اور "وہ" بھی وہی ہے۔
اے آشکارا شیخ فرید الدین عطار کے
دروازہ پر جا کیونکہ یہ تمام ارشادات
اسی کے ہیں۔

○

نعمت اللہ جام احمد جام ماست
درمیان سوز و گداز آرام ماست

کیستم من چیستم من نیستم
آنکہ گوید خلق او نہ نام ماست

آنکہ یاران دوستداران من اند
سوی آنہا بشنوی پیغام ماست

من شدم عاشق بنام آشفتگان
و رفیق خواجہ احمد جام ماست

زاہدا مارا مدان غیر حق
کن یقین این کفر این اسلام ماست

در ملحدی منتشر شد آشکار
آنکہ ناکامی ہمہ آن کام ماست

اردو ترجمہ

حضرت احمد جام رح، اللہ تعالیٰ کی
نعمتوں سے لبریز جام ہیں اور سوز و
گداز کے عالم میں ہمارے مونس و غمگسار ہیں
میں کون ہوں، میں کیا ہوں۔ میں تو ہوں
ہی نہیں۔ لوگوں کی زبان پر جو نام ہے
وہ میرا نہیں ہے۔
جو میرے دوست اور احباب ہیں
ان کے نام میرا پیغام سن لے۔

میں تو عاشقوں کے نام پر بھی عاشق ہوں
اور اس معاملہ میں میرا دوست اور
ہمسفر خواجہ احمد جام ہے۔
اے زاہد! ہم کو حق کے بغیر اور کچھ نہ
سمجھنا۔ یقین کر کہ یہ کفر ہمارا اسلام ہے۔

آشکار لامذہب ہونے میں مشہور ہو
گیا ہے۔ لوگ جس کو ناکامی سمجھتے ہیں۔
در اصل وہی ہماری کامیابی ہے۔

اردو ترجمہ

باجامہاسیاہ فقیری نہ حاصل ست
یا دلق رشتہ سبحہ یقین ثانی واصل ست

فقیری کالے کپڑے پہننے سے حاصل نہیں
ہوتی جو لوگ خرقہ پہنتے ہیں اور تسبیح ہاتھ
میں رکھتے ہیں وہ واصل باللہ نہیں ہوتے۔

پرسی زما خبر بتو گویم بدل بشنو
گر درد در میان نبود راہ باطل ست

اگر مجھ سے پوچھو تو میں تم کو سچ سچ بتا دوں
اور تم دل کے حضور سے سنو، اگر دل میں
درد نہیں ہے تو یہ سلوک اور فقیر بالکل مکر
اور فریب ہے۔

ہرگز ہم آشنا نہ دارد بغیر حق
یا او بہردی کہ کی شوق بشامل ست

درد دل رکھنے والا انسان حق کے بغیر
کسی کو آشنا نہیں رکھتا۔ اس کا دل
ہمیشہ اس ایک ہی شوق سے معمور رہتا ہے۔

انسان ترا دوست کہ غم در درا گرفت
بشناخت راز خویش کہ انسان کامل ست

وہ انسان جس نے درد و غم کو اپنا دوست
بنایا ہے وہ اس ذات پاک کا راز ہے
اور ایسے ہی انسان "من عرف نفسہ"
کے حامل اور انسان کامل ہوتے ہیں۔

رو خاکپای او شو، دانی گر آشکار
برا کسی کہ دوستی و درد نازل ست

اے آشکار! اگر تو اس راز کو جانتا ہے
تو جا اور ایسے انسان کامل کے پاؤں
کی خاک بن جا، جس کو اس ذات پاک کا
قرب حاصل ہے اور جس پر درد و غم کا
نزول ہوتا ہے۔

اردو ترجمہ

ای دل لاز دار و دنیا عاقبت بگذشتنی ست
رفتنی بیشک از این عالم بحق پیوستنی ست

اے دل! آخر اس دنیا سے جانا ہے اور
یہاں سے گزر کر حق کے ساتھ ملنا ہے۔

گر تو باشی مرد دانا دل باین دنیا مبند
زیں جہان فانی آخر دست ہا شستنی ست

اگر تو عقلمند ہے تو اس دنیا کے ساتھ
اپنا دل نہ لگا۔ بے شک اس دنیائے فانی
سے ایک دن ہاتھ دھونے ہی پڑیں گے۔

ای کہ ہمراہان ہمہ رفتند تو غرہ ہنوز
ہان مشو مغرور این دار فنا دانستنی ست

اے دوست! تمام رفیق اور ہمسفر جا چکے
ہیں اور تو ابھی تک فریب میں مبتلا ہے۔
خبردار، غرور نہ کرنا، یہ دنیا فانی ہے اور
سب کی جانی پہچانی ہے۔

ہمچو شپرہ ہر طرف بیہودہ می گردی چرا
ہر حکایت گو مگن آن نام مولا جستنی ست

شپرہ کی طرح خواہ مخواہ کیوں چکر کاٹتا پھرتا
ہے۔ تمام باتیں بھول کر صرف اپنے مولا
کے نام کا ورد کر۔

میرود برباد عمرت آشکارا ہوشدار
بر جہان باور مکن یکبار دل بگسستنی ست

اے آشکارا! ہوش میں آ۔ تیری زندگی
برباد ہو رہی ہے اس دنیا پر اعتبار نہ
کر۔ ایک بار اس سے تعلق توڑنا ہی ہے۔



اردو ترجمہ

هر آن چشمی که از شوقش پُر آب ست
سحاب ست و سحاب ست و سحاب ست

جو آنکھ اس کے اشتیاق میں پُر آب ہے، وہ بادل ہے، بادل ہے، بادل ہے۔

همان دل کاندرو درد و غمش نیست
خراب ست و خراب ست و خراب ست

جس دل میں اس کا درد و غم نہیں ہے وہ ویران ہے، ویران ہے، ویران ہے۔

بر این جسم و جان در کوی جانان
حجاب ست و حجاب ست و حجاب ست

محبوب کی گلی میں اس جسم اور جان کو ساتھ نہ لے جانا، یہ حجاب ہے حجاب ہے حجاب ہے۔

اگر هر کار با خود می کنی تو
عذاب ست و عذاب ست و عذاب ست

اگر تم ہر کام اپنی مرضی سے کرتے ہو تو یہ عذاب ہے، عذاب ہے، عذاب ہے۔

همه دنیا نموداری ست چند موج
سراب ست و سراب ست و سراب ست

یہ دنیا جو موج در موج دکھائی دیتی ہے یہ سراب ہے، سراب ہے، سراب ہے۔

همه عالم که چون بالائے دریا
حباب ست و حباب ست و حباب ست

یہ دنیا ایسی ہے جیسے دریا کی سطح پر حباب ہے، حباب ہے، حباب ہے۔

دل آن آشکارا خوشتر این ست
کباب ست و کباب ست و کباب ست

آشکار کا دل اس بات سے بہت ہی خوش ہے کہ وہ کباب ہے کباب ہے۔



اردو ترجمہ

مستیم شدم زیادہ سرمست
دل باکر ز کفر و دین برگشت

میں پہلے ہی مست تھا اب اور بھی مست ہو گیا۔ میرا دل کفر اور دین سے منحرف ہو گیا۔

رندی و قلندری بما داد
از ما و منی خیال برست

ہم کو رندی اور قلندری عطا کر دی اور ما و من سے توجہ ہٹا دی۔

مصباح عشق گشت روشن
تاریکی عقل از کجا رفت

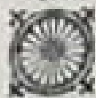
عشق کا چراغ روشن ہو گیا اور عقل کی تاریکی غائب ہو گئی۔

بر طرف کنی تو خویشتن را
بشناس همین که نیست یا هست

تو اپنے آپ کو نظر انداز کر اور اس بات کو دیکھ کر تو ہے یا نہیں ہے۔

زین سرّ عجیب آشکارا
او راست خبر که او ز خود رست

اے آشکارا! اس عجیب و غریب راز کا پتہ صرف اسی کو ہے جس نے اپنے آپ سے نجات حاصل کر لی ہے۔



○

ای دل کہ ترا حاصل اندر ہمہ کار ست
ہم درد لبود ستر ش ہم مطلع اسرار ست

مقصد ہمہ از درد ست گر از من پرسی تو
سر مطلب این درد ست یک ذرہ نہ انکار ست

العشق ہو اللہ است زین درد نہ سر پیچی
درد بنود غیری دانی کہ خود او یار ست

گر دامن تو گیرد آن درد بکن شکر ش
آنکس کہ پراز درد ست آن شاہ و سردار ست

کز درد نہ پرہیزی بادا بتو او دائم
آشکار ہموں یار ست دانی کہ نہ اغیار ست

اردو ترجمہ

اے دل! تیرے تمام کام درد ہی سے تکمیل پذیر ہوں گے۔ درد اس ذات پاک کا راز بھی ہے اور تمام رازوں کا سرچشمہ بھی ہے۔

اگر مجھ سے پوچھو تو تمام باتوں کا منتہائے مقصود درد ہے اور ہر مقصد کا اصل راز بھی درد ہے اور اس بات میں انکار کی ذرہ بھر گنجائش نہیں ہے۔

عشق خود اللہ ہے۔ درد سے منہ نہ موڑنا درد کوئی غیر نہیں ہے بلکہ خود وہی محبوب ہے۔

اگر درد تیرا دامن پکڑے تو تجھے شکر کرنا چاہیے جس کو درد ہے وہ شہنشاہ ہے۔

درد سے کبھی بھی احتراز نہ کرنا۔ اسے ہمیشہ تیرے ساتھ ہونا چاہیے۔ اے آشکار! درد در حقیقت یار ہے اغیار نہیں ہے۔



○

جامہ زلفت تباہ است جہان بی بنیاد ست
از ہمہ دست بشستیم عیان را چہ بیان ست

چون صنم روز ازل در دل من گشت مقیم
والہ شیدائی از آنیم عیان را چہ بیان ست

زاہدا طعنہ مزن بر دل مجروح عشاق
درد آن دوست دوائیم عیان را چہ بیان ست

آشکارا تو کجائی ز خودی خویش برآئی
از من و ما و بر فتیم عیان را چہ بیان ست

خود را غیر ندانیم عیان را چہ بیان ست
خاص در کون و مکانیم عیان را چہ بیان ست

چونکہ ما مست الستیم انا الحق کہ بگفتیم
آن ہمان بود کہ گشتیم عیان را چہ بیان ست

خرقہ رندانہ بپوشیم قدح بادہ بنوشیم
کہ سراسر مدہوشیم عیان را چہ بیان ست

اردو ترجمہ

ہم اپنے آپ کو غیر نہیں سمجھتے۔ جو بات عیاں ہے اس کو بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ہم اس کائنات کے اندر ایک خصوصی حیثیت کے مالک ہیں جو بات عیاں ہے اس کو بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ہم روز الست سے مست ہیں اور انا الحق کا نعرہ لگاتے ہیں۔ اصل حقیقت وہی ہے جس کے مظہر ہم ہیں جو بات عیاں ہے اس کو بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ہم رندی خرقہ پہنتے ہیں اور شراب کا پیالہ پیتے ہیں اور خوب مدہوش رہتے ہیں جو بات عیاں ہے اس کو بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

زلفت کا لباس فضول ہے یہ دنیا ناپائیدار ہے۔ ہم نے ہر چیز سے ہاتھ دھو لیا ہے جو بات عیاں ہے اس کو بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے

میرا محبوب روز ازل سے میرے دل کے اندر جاگزین ہے اور اسی لئے میں اس پر فریفتہ ہوں۔ جو بات عیاں ہے اس کو بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

اے زاہد! عشاق کے زخم خوردہ دل کو طعنہ نہ دے۔ اس دوست کا درد ہی ہمارا درمان ہے جو بات عیاں ہے اس کو بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

اے آشکارا! تو کہاں ہے۔ اپنی خودی کے خول سے باہر آجا۔ ہم من و ما کو ترک کر چکے ہیں جو بات عیاں ہے اس کو بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

در بر دو جہان شرار عشق ست
شمس و قمر و بہار عشق ست

از کرسی و عرش تا ثری ہم
این جملہ مرغزار عشق ست

بینی بہ جہان چو خوبرویان
دانی کہ ہمیں نگار عشق ست

در گوش دلم چو ہاتف این گفت
مجروح دلان شکار عشق ست

جز یار دگر طرف نہ بیند
آن دیدہ کہ پر خمار عشق ست

در لیست نہان بزیر بوتہ گل
پرہیز ازان کہ خاکسار عشق ست

تاج سر ماست آشکارا
آن خاک کہ رہگذار عشق ست

اردو ترجمہ

دونوں جہان میں عشق کی چنگاریاں سلگ رہی ہیں۔ یہ سورج اور یہ چاند حسن کی بہاریں۔

عرش اور کرسی سے کر زمین کی زیریں تہہ تک یہ سب عشق کی چراگاہ ہے۔

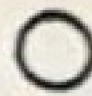
تم جب خوبصورت لوگوں کو دیکھو تو یہ سمجھو کہ یہ عشق کی صنعت گری اور نقش بندی ہے۔

میرے دل کے کان میں ہاتف غیب نے یہ سرگوشی کی ہے کہ جو دل زخم خوردہ ہے وہ عشق کا شکار ہے۔

جس آنکھ میں عشق کا خمار ہوگا وہ یار کے سوائے کسی جانب نہیں دیکھے گی۔

جس دل میں عشق ہے وہ ایسا ہے جیسے مٹی کے بوتہ میں گوہر بے بہا اور جو دل عشق سے خالی ہے وہ فقط مٹی ہی مٹی ہے ایسا دل رکھنے والے انسان سے احتراز کر۔

اے آشکارا! عشق کی گذرگاہ کی خاک ہمارے سر کا تاج ہے۔



گردش احوال مارا لامکانی کردہ است
بر درم چون غلامان صد کیانی کردہ است

منزل سلطان عشق افتاد بر تخت دلم
لشکرش تاراج ملک جسم و جانی کردہ است

تا کہ آن بعد از فنا اندر بقایم آورید
زور بازوش زمن سرعیانی کردہ است

این بر افلاک نشان کہکشان دانی کہ چیست
عاشقان وقتی ہمانجا کاروانی کردہ است

گر سزاوارش نبودم لیک از راہ کرم
بر من بیچارہ مسکین مہربانی کردہ است

جسم و جان بگداختہ سر دادم اندر پیش کش
آفرین فرمود جانان درفشانی کردہ است

آشکارست غرق گشتہ اندر آن بحر محیط
موج آن دریای اعظم این بیانی کردہ است

اردو ترجمہ

حالات کی گردش نے مجھے لامکانی بنا دیا ہے اور سینکڑوں شہنشاہوں کو میرے در دانہ پر غلاموں کی طرح کھڑا کر دیا ہے۔

میرے دل کے تخت پر عشق کا شہنشاہ جلوہ افروز ہے اس کے لشکر نے میرے جسم اور جان کی مملکت کو تاخت و تاراج کر دیا ہے۔

سلطان عشق جب سے فنافی اللہ کے مقام سے مجھے بقاباللہ کے مقام پر لے آیا ہے اس وقت سے اس کے زور بازو نے میرا تمام راز فاش کر دیا ہے۔

کیا تم جانتے ہو کہ یہ جو آسمان پر کہکشاں ہے یہ کیا ہے۔ کسی زمانہ میں عشاق کا قافلہ یہاں منزل انداز ہوا تھا۔ یہ اس کا نشان ہے۔

میں اگرچہ اس قابل نہیں تھا لیکن سلطان عشق نے مجھ عاجز اور مسکین پر از راہ کرم مہربانی کی ہے۔

میرے جسم و جان فنا ہو گئے اور میں نے اپنا سر خود ہی حاضر کر دیا۔ سلطان عشق نے خوش ہو کر تحسین و آفرین کی۔

آشکارا تو بحر بے پایاں کے اندر غرق ہو گیا۔ یہ راز اس دریائے ناپیدا کنار کی ایک موج نے عیاں کر دیا۔

ہمن سیر کہ میکنند کدام مست
خاص ست ولی بنظر عام ست

آمد نہ خیال در تماشا
دارندہ صد ہزار نام ہست

از صانع و صنعتش چہ فرق ست
آن خواجہ شدہ و آن غلام ست

آنکس کہ شناخت جملہ صنعت
او را کہ وصال این مقام ست

قربان شوی بر آن آشکارا
آن کس کہ عشق او امام ست

اردو ترجمہ

یہ جو چلتا پھرتا نظر آتا ہے یہ کون ہے
یہ خاص (یعنی وہ ذات پاک) لیکن دیکھنے
میں عام سا انسان نظر آتا ہے۔

عدم سے وجود میں آیا تو لاکھوں نام رکھ لیے۔

صانع اور صنعت میں کیا فرق ہے۔ وہ
آقا ہے اور یہ غلام ہے۔

ان تمام صنعتوں کو صرف وہی پہچان سکتا
ہے جو اس مقام تک رسائی رکھتا ہو۔

اے آشکار! اس شخص پر قربان ہو جا،
جس کا امام عشق ہے۔



من مست خرابات شدم مست خرابات
نہ طالب کشف و نہ وظائف نہ کرامات

نازانہ صلاح و نہ ورع نہ زہد نہ تقوی
جز عشق بہ تحقیق بود این ہمہ آفات

از خود بگذشتم نہ خبر دارم از خود
نہ ہجر درآنجا نہ وصال ست نہ ہیہات

از شیخی و پیری و بزرگی بجہیدم
کز خاطر نامحو شد این جملہ خیالات

آنجا برسیدیم و ملامت بگرفتیم
نہ زرق درآنجاست نہ سالوس نہ طامات

آشکار برفت ست برستہ ست زتن و جان
در دشت عدم آمد اسقاط اضافات

اردو ترجمہ

میں مست خرابات ہوں، مست خرابات،
درویشانہ مینخانہ، میں ذکر و اذکار اور کشف و
کرامات کا طالب نہیں ہوں۔

نہیں نیکی، پرہیزگاری اور زہد و تقوی کی
ضرورت نہیں ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ
عشق کے علاوہ یہ تمام چیزیں مصیبت ہیں۔

میں نے خودی کو ترک کر دیا ہے میں اپنی خبر
بھی نہیں رکھتا۔ میں جس مقام پر فائز ہوں
وہاں نہ فراق ہے نہ وصال اور نہ رنج و
غم اور حیرت و تعجب۔

میں شیخی، پیری اور بزرگی سے آزادی حاصل
کر چکا ہوں۔ میرے دل سے اس قسم کے
خیالات مٹ چکے ہیں۔

ہم ملامت برداشت کرنے کے بعد ایسے
مقام پر پہنچ گئے جہاں نہ جھوٹ ہے نہ
فریب اور نہ بیہودگی۔

آشکار گیا اور جسم و جان سے آزاد ہو گیا۔
صحرائے عدم میں اضافی چیزوں کا ترک
کرنا لازمی ہے۔

یک پیالہ بادہ من از دست ساقی برگرفت
کز دلم یکبارگی شد محو دیگر بند و بست

مرغ خیالم کرد پرواز بسوی لامکان
تاکہ از دین مذاہب کفر و ایمان درگذشت

در دل دریای وحدت غوطہا خوردم بسی
از کرم پیر مغان گوہر صفا آمد بدست

پیر عبدالحق مرشد ماست کامل اولیا
رہنمائی کرد ما را در طریق نیست و ہست

راز پنہان آشکارا کرد با من گفت او
غیر حق خود را ندانی خود پرستی کفر گفت

اردو ترجمہ

میں نے ساقی کے ہاتھ سے ایک پیالہ شراب کالے لیا اور اس کے پیتے ہی میرے دل سے ایکدم تمام باتیں محو ہو گئیں۔

میرے طائرِ خیال نے لامکان کی جانب پرواز کیا اور اس قدر اونچا اڑا کہ تمام ادیان و مذاہب اور کفر و ایمان کی حدود سے آگے نکل گیا۔

میں نے دریائے وحدت کے عین بیچ میں بہت ہی غوطے لگائے اور آخر کار پیر مغاں کی مہربانی سے گوہر آبدار میرے ہاتھ آہی گیا۔

ہمارے مرشد پیر عبدالحق عارف کامل ہیں۔ انہوں نے "لا" اور "الا" (نفی و اثبات) کی راہ میں، ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

میرے پیر طریقت نے راز سربستہ کو ظاہر کرتے ہوئے مجھے نصیحت فرمائی۔ کہ اپنے آپ کو حق سمجھنا۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو یہ تمہاری خود پرستی ہوگی اور خود پرستی کفر ہے۔

این ہمہ جلوہ گاہِ آن یار ست
ہر چہ بینی جمال دلدار ست

ثم وجہ اللہ است چشم کشا
او بہر سو بکو نمودار ست

اوست بی یسمع و و بی یبصر
ہر مظاہر ببین کہ دیدار ست

ظاہر و باطن دیکی ست یکی
گاہ دیوانہ گاہ ہشیار ست

از خیالاتِ غیر و وہم گذر
بر رہِ عشق جان ایثار ست

آشکارا مسیح سرزمین راہ
کہ سر عاشقان بر دار ست

اردو ترجمہ

یہ تمام کائنات محبوب کی جلوہ گاہ ہے اور اس میں جو کچھ تمہیں نظر آرہا ہے وہ محبوب کا حسن و جمال ہے

آنکھیں کھول: ہر جانب اللہ ہی اللہ ہے۔ ہر سو اور ہر کو وہی جلوہ افروز ہے

یہ وہی ذات پاک ہے جس نے بالسمیع وبی یبصر فرمایا ہے، تمام مظاہر پر نظر کر۔ سب میں اسی کے جمال جہاں آرا کا طرب۔

وہ ایک ہے: ظاہر میں بھی ایک اور باطن میں بھی ایک، کبھی مجذوب کا روپ اختیار کرتا ہے اور کبھی دانشور کا۔

دوئی کے وہم و خیال سے آگے نکل جا، راہِ عشق میں جان کی قربانی لازمی ہے۔

اے آشکارا عشق کی راہ سے منہ نہ موڑنا۔ عشاق کا سر سولی پر ہے۔

ردیف الثاء

اکن احد بود واحد نا اشنا نا ثالث
او مخفی او شاہد نا اشنا نا ثالث
او سیر کند ہر جا بگذر تو از این من و ما
او ترسا او زاہد نا اشنا نا ثالث
ہر جای یکی باشد ہرگز نہ شکی باشد
او واجد او ماجد نا اشنا نا ثالث
او شاہ گدا گرا او پای قدم ہمراہ
او لحد او عابد نا اشنا نا ثالث
آن یک تماشائی ذاتی کہ ہر جائی
او حامد او جاہد نا اشنا نا ثالث
آشکار چہ می جوید اظہار ہمی گوید
او مسجد او ساجد نا اشنا نا ثالث

اردو ترجمہ

وہ ایک ہے، ایک ہے۔ اس کا نہ ثانی ہے نہ ثالث۔ وہ پوشیدہ بھی ہے اور ظاہر بھی۔ اس کا نہ ثانی ہے نہ ثالث۔

وہ ہر مقام کی سیر کرتا ہے، تو "ما و من" کو ترک کر۔ وہ مومن ترسا نہیں بھی ہے اور ہے بھی۔ اس کا نہ ثانی ہے نہ ثالث۔

وہ ہر حال میں ایک ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ وہ واجد بھی ہے اور ماجد بھی۔ اس کا نہ ثانی ہے نہ ثالث۔

شاہ بھی وہی ہے اور گدا بھی وہی۔ قدم بھی وہی ہے اور سر بھی وہی۔ وہ دیندار نہیں بھی ہے اور ہے بھی۔ اس کا نہ ثانی ہے اور نہ ثالث۔

ہر مقام پر جلوہ آرا بھی وہی ہے اور نظارہ کرنے والا بھی وہی۔ حامد دیکھنے سے بلندی کی طرف جانے والا، بھی وہی ہے اور جاہد رکوشش کرنے والا، بھی وہی۔ اس کا نہ ثانی ہے اور نہ ثالث۔

آشکار کس کی جستجو میں ہے۔ آشکار علانیہ کہتا ہے کہ سجدہ گاہ بھی وہی ہے اور سجدہ کرنے والا بھی وہی۔ اس کا نہ ثانی ہے اور نہ ثالث۔

اردو ترجمہ

دلا آن شہ گدا شد این چہ باعث
بخود او خود فدا شد این چہ باعث

چرا اینجا بود دار و نام منصور
کہ بر دار خدا شد این چہ باعث

ہمیشہ در بقا باقی است ہو اللہ
بقا چون در فنا شد این چہ باعث

چہ جسم و جان دل جملہ ہمہ اوست
کہ از خود چون جدا شد این چہ باعث

بیا بی ستر جانان آشکارا
گمان این جا بجا شد این چہ باعث

اے دل! کیا وجہ ہے کہ وہ شہنشاہ گدا بن گیا اور پھر خود ہی اپنے آپ پر فدا ہو گیا۔

وہ جب یہاں تھا تو اس نے منصور نام رکھ لیا تھا۔ کیا وجہ ہے کہ سولی پر بھی وہ خود ہی چڑھ گیا۔

وہ ذات واجب الوجود ہمیشہ اپنے وجود بالذات سے قائم ہے، کیا وجہ ہے کہ بقا اور فنا کا ملاپ ہو گیا۔

جسم ہو جان ہو یا دل ہو، ہر چیز وہ خود ہی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ وہ اپنے سے جدا ہو گیا۔

اے آشکار! تو محبوب کا راز ضرور حاصل کرے گا۔ کیا وجہ ہے کہ ہر جگہ اور ہر مقام پر یہی خیال کیا جا رہا ہے۔

ردیف الجیم

اردو ترجمہ

عشق شہباز عقل چون دراج
عقل در حضرتش بود محتاج

عشق ایک شہباز ہے اور عقل اس کے سامنے ایک کبوتر کی مانند ہے۔ عقل، عشق کے حضور میں محتاج ہے۔

عشق شاہ ست و عقل چوں رعیت
تاکہ گیرد ازو بزور خراج

عشق شہنشاہ ہے اور عقل اس کی رعایا۔ عشق، عقل سے زبردستی خراج لیتا ہے۔

ازانا الحق بجو سلطان عشق
نعرۂ زد بمظہر حلاج

شہنشاہ عشق نے منصور کا روپ دھار کر انا الحق کا نعرہ لگایا۔

راہ عشقش بجوی گردانی
دار عشاق راشد معراج

تو اگر عقلمند ہے تو اس کے عشق کا طلبگار بن جا۔ سُولی، عشاق کی معراج ہے۔

سر بدہ آشنا اگر باشی
بر در دوستاں ہمیں ست رواج

تو اگر عاشق ہے تو اپنا سر دے دے۔ محبوب کے آستان پر یہی رواج ہے۔

نہ دوائی ست بر مریضان عشق
نیست جز وصل آشکار علاج

اے آشکار! عشق کے مریضوں کو اور کوئی دوا شفا نہیں بخشتی۔ ان کا علاج محبوب کا وصل ہے۔

ردیف الجیم فارسی

اردو ترجمہ

ای درائی عشق دیگر ہیچ ہیچ
دانۂ تسبیح مشمر ہیچ ہیچ

اے دوست! عشق کے بغیر ہر چیز ہیچ ہے۔ تسبیح کے دانے مت گن۔ یہ ہیچ ہے۔

زہد ورع و طاعت و تقویٰ بسوز
تا بجز دردش بمحشر ہیچ ہیچ

زہد، پرہیزگاری، طاعت اور تقویٰ کو آگ لگا دے۔ قیامت کے روز اس کے درد کے سوائے باقی تمام چیزیں ہیچ ثابت ہوں گی۔

جز محبت نیست پرسش دیگری
ور غمش ماندی مقصر ہیچ ہیچ

قیامت کے روز محبت کے علاوہ اور کسی چیز کی پرسش نہ ہو گی۔ تو اگر اس کے درد و غم سے قاصر رہ گیا تو یہ ہیچ ہے۔

رند عاشق مست باشی بی حذر
دین و گر دنیا میسر ہیچ ہیچ

بے خوف و خطر رند اور عاشق سرمست بن جا۔ دین اور دنیا کا حصول تو ہیچ ہے۔

درد بگزین در دو عالم آشکار
تا بغیر درد خوشتر ہیچ ہیچ

اے آشکار! دونوں جہاں میں درد اختیار کر۔ درد کے بغیر کوئی چیز اچھی نہیں ہے بلکہ ہر چیز ہیچ ہے۔



اردو ترجمہ

ای دل وان از تو بدر ہیچ ہیچ
ہم بجز از عشق دگر ہیچ ہیچ

اے دل! سمجھ لے کہ جو چیز تجھ سے باہر ہے وہ ہیچ ہے اور عشق کے بغیر ہر چیز ہیچ ہے۔

گر طلبی عشق دل افگار شو
لیک درین خوف خطر ہیچ ہیچ

تو اگر عشق کا طلب گار ہے تو اپنے دل میں خستگی اور شکستگی پیدا کر۔ اس معاملہ میں ڈر اور گھبراہٹ فضول اور ہیچ ہے۔

در دو جہان عشق تجلی نمود
انجم و خورشید و قمر ہیچ ہیچ

دو جہاں میں عشق جلوہ گر ہو گیا۔ ستارے سورج اور چاند اس کی ضیا کے نور کے آگے ہیچ ہیں۔

عقل اسپ و عشق شدہ شہسوار
عقل بگل ماند مگر ہیچ ہیچ

عقل گھوڑا ہے اور عشق شہسوار، عقل کیچڑ میں دھنس گئی ہے۔

گر تو زما پرسی رہ عشق گیر
زانکہ درین راہ شرر ہیچ ہیچ

تو اگر ہم سے پوچھتا ہے تو عشق کی راہ اختیار کر، عشق کی راہ میں جو چنگاریاں (شعلے) ہیں وہ ہیچ ہیں۔

کن تو یقین عشق شود آشکار
عقل نیاید بنظر ہیچ ہیچ

یقین کر کہ عشق ظاہر ہوگا اور عقل نظر بھی نہیں آئے گی۔

ردیف الحای

از مئ ارغوان بجوشش قدح
ریزند در دلم چہ جوشش قدح

اردو ترجمہ

شراب ارغوانی کا ایک پیالہ پینے سے میرے دل میں پیالہ کتنا جوش مار رہا ہے۔

موج صہبا ببین بموج آمد
برد یکبار عقل و ہوش قدح

دیکھو شراب کی موج کس قدر جوش میں آئی ہوئی ہے، شراب کے پیالہ نے عقل اور ہوش کو ایک ہی لمحہ کے اندر غارت کر کے رکھ دیا ہے۔

بہر دنیا و ناکسان در جوش
عاشقان را ز خروش قدح

دنیا کی آؤ ہو نااہل لوگوں کے واسطے ہے، عشاق کو وہ جوش و خروش اور سرمستی و سرمستی چاہیے جو شراب کے پیالہ سے پیدا ہوتی ہے۔

ساقیا مست کردہ شراب
چنگ بنوازی نای نوش قدح

اے ساقی! تم نے تو ہمیں شراب پلا کر مست کر دیا، اب دور شراب کے ساتھ چنگ اور سرود بھی شروع کر دو۔

راہ پیما پہ آشکارا دہ
از لب آتشگان بپوش قدح

شراب کا پیالہ آشکار کے سپرد کر دیجئے، پیاسوں سے پیالۂ شراب کو مت چھپائیے۔

ردیف الخای

ہادی پیر ماست شیخ شیوخ
عارف رہنماست شیخ شیوخ
واقفِ سرِ راز سبحانی
اکملِ اولیاست شیخ شیوخ
اسم موسوم پیر عبدالحق
موحد بادشاست شیخ شیوخ
درصفِ عارفان و عاشقان
مالک و مقتداست شیخ شیوخ
فیض یاب ست از جناب علی
عاشق مصطفیٰ ست شیخ شیوخ
دُرِ یگانہ است او دراز ائی
صوفی باصفاست شیخ شیوخ
خاکپا آشکار شد اما
بنظر ما خداست شیخ شیوخ

اردو ترجمہ

ہمارے ہادی اور پیر طریقت بزرگوں کے بزرگ ہیں۔ عارف ہیں۔ رہنما ہیں اور بزرگوں کے بزرگ ہیں۔

اسرار الٰہی سے آگاہ ہیں اور بہت بڑے کامل ولی اور بزرگوں کے بزرگ ہیں۔

ان کا نام نامی اسم گرامی پیر عبدالحق ہے۔ وہ توحید پرستوں کے بادشاہ اور بزرگوں کے بزرگ ہیں۔

اہل عرفان اور عشاق کی صف میں وہ مالک و مختار، سب کے امام اور بزرگوں کے بزرگ ہیں۔

وہ براہ راست سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے فیض حاصل کر چکے ہیں۔

اور حضور پرنور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہیں اور بزرگوں کے بزرگ ہیں۔

وہ دُرِ یگانہ ہیں۔ دراز ائی کے رہنے والے ہیں۔ صوفی باصفا ہیں اور بزرگوں کے بزرگ ہیں۔

آشکار ان کے پاؤں کی خاک ہے اور وہ آشکار کی نظر میں خدا ہیں۔

ردیف الدال

هر آنکس در دو عالم مرد باشد
یقین دانی که صاحب درد باشد

نه آن مرد ست بی درد ست بشنو
که صاحب درد مرد فرد باشد

علامتهای عاشق گریهٔ زار
همیشه روی عاشق زرد باشد

هر آن عاشق که زلفش مبتلا گشت
دلش از حب دنیا سرد باشد

ز غم خالی نشد دل آشکارا
غم واندوه گرد اگرد باشد

اردو ترجمہ

جو شخص دونوں جہاں میں مرد ہوگا وہ یقیناً صاحب درد ہوگا۔

سنو، جو شخص بے درد ہے وہ نامرد ہے اور جو مرد صاحب درد ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

عاشق کی علامتیں یہ ہیں کہ ہمیشہ گریہ اور زاری کرتا رہے گا اور اس کا چہرہ زرد ہوگا۔

جو عاشق محبوب کی زلفوں میں گرفتار ہوا اس کا دل دنیا کی محبت کے بارے میں ہمیشہ سرد ہوگا۔

آشکار کا دل غم سے معمور ہے اور غم والم اس کے آس پاس رہتے ہیں۔

اردو ترجمہ

عشق چون اندر دلی پیدا شود
جسم و جانِ او ہمہ معنیٰ شود

کار او با دین و دُنیا ہیچ نیست
ہر کہ او را بنگرد شیدا شود

بگذرد از خویشتن یکبارگی
گفتگویش ہر ہمہ معما شود

چونکہ او از بیخودی آگاہ شد
حال او بین بے سر و ساما شود

گم شود اوصاف بشریت از و
آشکارا جان آن جانا شود

جب کسی کے دل میں عشق پیدا ہوتا ہے تو اس کا تمام جسم اور جان حقیقت بن جاتا ہے یعنی مادیت ختم ہو جاتی ہے، اور روحانیت سطح پر ابھر آتی ہے۔

جو اس ازلی اور ابدی حقیقت کو ایک بار دیکھ لیتا ہے وہ اس پر فریفتہ ہو جاتا ہے اور اس کا دین اور دنیا کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہیں رہتا۔

ایسا شخص ہمیشہ بے خودی کے عالم میں رہتا ہے اور اس کی تمام گفتگو معما بن جاتی ہے یعنی مجذوبانہ اور ناقابل فہم۔

جب وہ بے خودی کی لذت سے آشنا ہو جائے تو اس کا حال دیکھنا، وہ بے سر و سامان ہو گا۔

اے آشکارا! اس کے تمام بشری اوصاف اور احساس ختم ہو جائیں گے اور وہ صرف روح ہی روح رہ جائے گا۔

اردو ترجمہ

ہمچو کوچہ و بازار نشاپور پر از درد
مشہور ہما نجا شد عطار بود مرد

در منطق و در وصلت او کردہ بیانی
عشاق ہمان ہست کہ رخش زردی شد و زرد

ہر کو نرود در رہ عشق رنج بہ از گنج
ہرگز نبود عاشق آشفتہ دل فرد

نامرد ہمان ہست کہ بود بیخبر از عشق
قربان کند در عشق شد آن مرد فرد

عطار چنان گفت بخور جام می عشق
پنہان و آشکار شب و روز مے صاف و درد

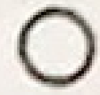
دیکھو شہر نیشاپور کی گلیاں اور بازار درد سے معمور ہیں اور حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ جو ایک مرد کامل ہیں، نیشاپور میں ہر جگہ انہی کا چرچا ہے۔

حضرت عطار نے اپنی تصنیفات منطق الطیر اور وصلت نامہ میں بیان کیا ہے کہ جو عاشق ہو گا اس کا چہرہ زرد ہو گا۔

حضرت عطار نے فرمایا ہے کہ اللہ کی راہ میں رنج اٹھانا خزانہ پانے سے بہتر ہے۔ اور عاشق کبھی بھی ملول اور مایوس نہیں ہوتا۔

جو شخص عشق سے ناآشنا ہے وہ نامرد ہے اس مرد خدا پر قربان جائیے جو عشق میں یگانہ اور اپنی نظیر آپ ہے۔

حضرت عطار کا ارشاد گرامی ہے کہ شراب عشق کا جام نوش کر خواہ بھی عجیب کرے دن میں بھی رات میں بھی شراب صاف ہے تب بھی اور دُرد تہ جام ہے تب بھی۔



ای دلا خوشبو ز شه عطار در جانم رسید
آن زبان یکبارگی از کفر و دین مارا کشید

شهر نیشاپور پر درد دست گر پرسی ز ما
از در و دیوار آید نعرهٔ ہل من مزید

چه جلال الدین چه جامی غاشیه بردار او
این چنین تعریف ما از پیر عبد الحق شنید

عارف و عاشق بود این هر دو القاب او ~~مست~~
صد هزاران جام می توحید از ساقی چشید

ایکه در هر کشوری اسم شریفش ظاهر ست
مرغها اندر هوا خوانند نام آن فرید

مست و شیدا از حکایات عجائب آشکار
صد رموز و صد بیانش پرده ها را ~~ی~~ درید

اردو ترجمہ

اے دل! میری روح تک حضرت عطار کی خوشبو پہنچ گئی اور اسی وقت اور ایکدم مجھے کفر اور دین سے آزاد اور بے نیاز کر دیا۔

اگر ہم سے پوچھو تو شہر نیشاپور درد سے معمور ہے اور اس کے ہر در و دیوار سے "ہل من مزید" ، درد عشق کی مسلسل طلب، کی صدائیں آرہی ہیں۔

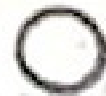
حضرت جلال الدین رومی ہو یا حضرت عبدالرحمٰن جامی ان کے غاشیہ بردار ہیں (؟) ہم نے یہ بات اپنے پیر طریقت حضرت عبدالحق سے سنی ہے۔

حضرت عطار کے دو القاب ہیں، عارف اور عاشق۔ انہوں نے ساقی کے ہاتھوں سے بادۂ توحید کے لاکھوں جام نوش فرمائے ہیں۔

اے دوست! ان کا نام نامی اسم گرامی ہر ملک میں مشہور ہے اور تو اور پرندے بھی فضا میں ان کا نام ورد کرتے رہتے ہیں۔ یا فرید یا فرید۔

آشکار! ان کی عجیب و غریب باتوں پر عاشق اور سرمست ہے۔ ہماری راہ تک جو حجابات حائل تھے وہ ان کے بتلائے ہوئے اسرار و بیانات سے ہٹ گئے۔





یار از ما حجاب میدارد
پردہای نقاب میدارد

از بهر قتل عاشقان همچون
روی پنهان شتاب میدارد

رُخ خویش چو آیت مصحف
این عجائب کتاب میدارد

گاه او آشنا همی گردد
گه ز هجرش عذاب میدارد

آشکار از می چه سرمست ست
دوستی آن جناب میدارد

اردو ترجمہ

ہمارا یار ہم سے حجاب کرتا ہے اور اپنے چہرہ پر رنگ و بند کے پردے ڈالتا ہے۔

عشاق کو قتل کرنے کے واسطے اپنا چہرہ جلدی چھپا لیتا ہے۔

ان کا حسین و جمیل چہرہ قرآن کی آیت کی طرح ہے۔ یہ ایک عجیب کتاب ہے جو یار کے پاس ہے۔

کبھی دوست بن جاتا ہے اور کبھی اپنی جدائی سے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

آشکار جو اس قدر سرمست نظر آتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یار کی محبت کی شراب پیتا ہے۔

کاری بخود کنی نکنی ہی چہ شد چہ شد
فرو چراز نی آوری ہی چہ شد چہ شد

کشف القبور گشتہ بردم حضور گشتہ
بینائی نور گشتہ ہی ہی چہ شد چہ شد

بزرگ اگر گشتی ماندی بقید ہستی
از ما و من رستی ہی ہی چہ شد چہ شد

سیری اگر سمائی کردی بروشنائی
ماندی بپا سمائی ہی ہی چہ شد چہ شد

حفظ قرآن کردی ملک عرب بگردی
ہی ہی بغیر دردی ہی ہی چہ شد چہ شد

پیر جہان گشتی از خویشتن نرفتی
بی درد عشق مستی ہی ہی چہ شد چہ شد

اردو ترجمہ

تیرے تمام کام خود بخود انجام پاتے ہیں تو اس سے کیا ہوا۔ پھر تو نعرے لگاتا ہے تو اس سے کیا ہوا۔

تجھے کشف القبور بھی حاصل ہو گیا اور ذکر نفس سے ہر وقت حضور قلب بھی رہتا ہے اور نور کا مشاہدہ بھی کرتا ہے تو اس سے کیا ہوا۔

تو اگر بزرگ بن گیا لیکن نفس کی گرفت میں رہا اور انانیت سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکا تو اس سے کیا ہوا۔

تو اگر آسمانوں کی سیر کرتا ہے لیکن تیرا دھیان ماد و شما کی طرف رہتا ہے اس سے کیا ہوا۔

تو نے اگر قرآن یاد کر لیا اور ملک عرب کی سیر و سیاحت بھی کر لی لیکن تیرے دل میں درد پیدا نہیں ہو سکا تو اس سے کیا ہوا۔

تو ساری دنیا کا پیر و مرشد بن گیا لیکن نہ انانیت سے آزاد ہوا اور نہ درد عشق اور سرمستی حاصل کر سکا تو اس سے کیا ہوا

کردی بسی مریدی اندر ہوا پریدی
بود آنچہ او ندیدی ہی ہی چہ شد چہ شد

علم تسخراتی خواندی بشش جہاتی
گر ناشناس ذاتی ہی ہی چہ شد چہ شد

خواندی چو علم دعوت چہ کشف چہ کرامت
جز دوری سلامت ہی ہی چہ شد چہ شد

صد ورد بخوانی از درد تو ندانی
در شور و شر بمانی ہی ہی چہ شد چہ شد

گر شش لطیفہ جاری گشتہ بہ بیقراری
کردی نہ انتظاری ہی ہی چہ شد چہ شد

آن یار آشکارا افسر گرو است ما را
کن چاک ازین قبارا ہی ہی چہ شد چہ شد

تو نے بہت سے مرید کر لئے اور ہوا میں بھی اڑتا رہا لیکن جو دیکھنے کی چیز تھی اسے نہیں دیکھ سکا تو اس سے کیا ہوا۔

تو نے علم تسخیر پڑھ لیا اور شش جہات کو بھی مسخر کر لیا لیکن جس ذات پاک کو پہچاننا ضروری تھا اس کو نہیں پہچان سکا تو اس سے کیا ہوا۔

تو نے دعا مانگنے کے طور طریق بھی سیکھ لئے اور کشف و کرامت بھی حاصل کر لئے لیکن درد دکھ کے بغیر چونکہ کوئی سلامتی نہیں ہے تو اس سے کیا ہوا۔

تو سیکڑوں وظیفے پڑھتا ہے اور درد سے ناآشنا ہے۔ دن رات ہنگاموں کے درمیان گھرا رہتا ہے تو اس سے کیا ہوا۔

اگر تیرے چھ کے چھ لطیفے جاری ہیں اور ان کی وجہ سے تو اضطراب میں رہتا ہے لیکن تو یار کے انتظار کی کیفیت سے لذت آشنا نہیں ہے تو اس سے کیا ہوا۔

اے آشکارا ہمارے یار نے ہم کو حکم دیا ہے کہ اپنی ہستی کی قبا کو چاک کر دے۔

یاران زعشق توبہ کنان شد چہ شد چہ شد
این حال در آخر زمان شد چہ شد چہ شد

باگوش دل کسی نشنود بیان درد
در پیش کور کرد بیان شد چہ شد چہ شد

ہی ہی حدیث عشق بہ مجلس نمی کنند
جنگ و جدل مگر بہ میان شد چہ شد چہ شد

ہر کس برائی نان پریشان منتظر
الا دغل دروغ در آن شد چہ شد چہ شد

ہرگز قبول کس نکند راہ عاشقی
اسرار عشق گرچہ عیان شد چہ شد چہ شد

رفتہ است آشکار ہمان روز اعتبار
از خاص و عام جملہ گمان شد چہ شد چہ شد

اردو ترجمہ

یاروں نے عشق سے توبہ کرلی۔ یہ کیا ہوگیا۔
یہ حال آخری وقت میں ہوا۔ یہ کیا ہوگیا۔

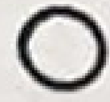
درد کا ذکر کسی نے دل کے کانوں سے نہیں سنا۔
گویا یہ بات اندھے کے سامنے بیان کی گئی۔
یہ کیا ہوگیا۔

افسوس صد افسوس کہ مجلس میں کوئی عشق
کی بات ہی نہیں کرتا۔ فقط جنگ و جدل کی
باتیں درمیان میں آگئی ہیں۔ یہ کیا ہوگیا۔

ہر شخص روٹی کے لئے پریشان اور منتظر
ہے اور اس کے حصول کے لئے فریب اور
جھوٹ سے کام لیا جا رہا ہے۔ یہ کیا ہوگیا۔

اگرچہ عشق کے تمام اسرار و رموز کھل کر
منظر عام پر آچکے ہیں تاہم کوئی بھی عاشق
کی راہ کو قبول نہیں کرتا۔

اے آشکار! عرصہ ہوا کہ لوگوں کے دلوں سے
اعتبار اٹھ گیا۔ اب تو خاص و عام شک و
شبہ میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ یہ کیا ہوگیا۔



عشق اندر دل ہر آنکس کار کرد
از کفر و از دین بیزار کرد

شد غلام یوسف از ناز عشق
غلغلہ اندر در مصر بازار کرد

شیخ صنعان را درون کفر آورید
از محبت در گلو زنار کرد

پوست شمس الحق تبریزی کشید
ہمچنان مقتول شیخ عطار کرد

زور عشقش چون بدل شبلی رسید
سر از اسرار او اظہار کرد

غمزہ عشقش ببین چہ کار کرد
خواجہ منصور را بر دار کرد

رسم عشقش ہمچنین شد آشکار
قتل عشاقان بسی بسیار کرد

اردو ترجمہ

جس کے دل پر عشق اثر انداز ہوا۔ اس کو
دین اور کفر سے بیزار کردیا۔

یہ عشق ہی کا ناز و انداز تھا کہ یوسف
غلام بن گیا اور مصر کے بازار میں اس
کا چرچا ہوا۔

یہ عشق ہی تھا کہ جس نے شیخ صنعان کو کفر
کی راہ پر ڈال دیا اور اس کے گلے میں زنار
پہنا دیا۔

حضرت شمس الحق تبریزی کی کھال کھینچ لی اور
حضرت شیخ فرید الدین عطار کو قتل کردیا۔

اس کے عشق نے جب حضرت شیخ شبلی کے
دل میں جوش مارا تو راز ہائے سربستہ میں
سے بعض راز ظاہر کردیئے۔

دیکھئے اس کے عشق کے غمزوں نے کیا کردیا۔
خواجہ منصور کو سولی پر چڑھا دیا۔

اے آشکار! اس کے عشق کی رسم ہی یہ
ہے کہ عشاق کو بڑی کثرت سے قتل کردیا
جاتا ہے۔

اردو ترجمہ

از درد او فراق قدم [illegible] شد
از اختیار خیالم فنا اختیار شد

درد اور فراق کی وجہ سے میرا دل بے قرار [illegible] سے اور [illegible] خیالات [illegible]

ہر کس ز تیغ ما و شہ رستگار گشت
دانی یقین بہ علم او شہسوار شد

جو شخص ہمارے دین کی [illegible] سے آزاد ہوا۔ یقین کر کہ وہ دنیا میں کامیاب ہو گیا۔

ہرگز نیاورد میان خویش رکسی
داند دشمن اقرب در اعتبار شد

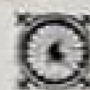
جو شخص دشمن اقرب پہ اعتبار کرتا ہے وہ اپنے آپ کو درمیان میں کبھی بھی نہیں لاتا۔

مخمور چشم دلبر بر کس نظر فگند
بیخود شدہ مدام دلی پرخمار شد

محبوب کی مخمور آنکھوں نے جس پر بھی نظر ڈالی وہ بے خود ہو گیا اور ہمیشہ مخمور اور مدہوش رہنے لگا۔

گفتہ ست کنت کنزاً مخفی خبر شنو
پنہان کہ بود باز ہمان آشکار شد

محبوب نے کہا تھا کہ میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا لیکن میری بات سنو، وہ جو پوشیدہ تھا اب آشکار ہو گیا ہے۔



اردو ترجمہ

عطار بود آنکہ خدا بود [illegible] بود
از پاک بود آنکہ [illegible] بود خدا بود

عطار [illegible] تھا [illegible] خدا تھا [illegible] عطار [illegible] تھا خدا تھا۔

شوریدہ کلاش ہمہ جا شہرہ گشتہ بود
طلا بر بود آنکہ [illegible] بود خدا بود

[illegible] ہر جا [illegible] کہ وہ خدا تھا۔

در بام [illegible] آمد آن یار [illegible]
بی عشق [illegible] آنکہ خدا بود [illegible]

وہ محبوب [illegible] پھر عشق کیا وہ خدا تھا۔

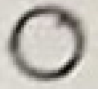
در کوی انتظار [illegible] آن شہر عطار است
کردیم سجود آنکہ خدا بود [illegible] بود

ہم نے [illegible] جو عطار کا شہر ہے [illegible] کہ وہ خدا تھا۔

آشکار کند علم رموزات نہانی
در عشق کشود آنکہ [illegible] بود خدا بود

اس نے اسرار پوشیدہ کو آشکار کر دیا اور عشق کا دروازہ کھول دیا کیونکہ وہ خدا تھا۔





یار یاران را نمی پرسد
باد باران را نمی پرسد
زاہدان خام و عاشقان پختہ
خاکساران را نمی پرسد
داغ چون لالہ در دل عاشق
داغداران را نمی پرسد
زلف پیچیدہ یار چون دام است
دام داران را نمی پرسد
می خورد جام از مدام مدام
غمزاران را نمی پرسد
آن حبیب طبیب حاذق لیک
دلفگاران را نمی پرسد

آشکار است بی نیازی دوست
بیقراران را نمی پرسد

اردو ترجمہ

یار تو یاروں کو پوچھتا ہی نہیں ہے، ہوا کو بارش کی پرواہ ہی نہیں ہے۔

زاہد خام ہیں اور عشاق پختہ۔ خاکساروں کو کوئی نہیں پوچھتا۔

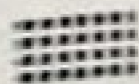
عاشق کے دل میں گل لالہ کی طرح داغ ہے۔ لیکن ان عشاق دل افگار کو کوئی نہیں پوچھتا۔

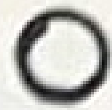
یار کی پیچ در پیچ زلفیں دام کی طرح ہیں۔ لیکن جو اس دام میں گرفتار ہیں ان کو تو پوچھتا ہی نہیں ہے۔

خود تو ہمیشہ جام پر جام پیتا رہتا ہے لیکن جو غم کھاتے ہیں ان کو پوچھتا ہی نہیں ہے

محبوب ہے تو طبیب حاذق، لیکن ان کے عشاق جن کے دل زخم خوردہ ہیں۔ ان کو پوچھتا ہی نہیں ہے۔

محبوب کی بے نیازی ظاہر ہو چکی ہے اپنے عشاق بے قرار کو پوچھتا ہی نہیں ہے۔





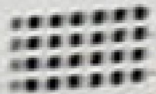
آنانکہ رسیدند ز غم و درد رسیدند
آن یار بدیدند کہ خود را چو ندیدند

از خویش برفتند ز من ما و برستند
باقی کہ ہمون ماند ز غیرش برہیدند

آن قول خدا سوی عشاقان کہ برآید
آن گوش جز دہ بدگر گوش شنیدند

آن نیست زبان کز می آن ذائقہ گیرد
زان غیر زبان ست کہ تہ جرعہ چشیدند

ہر سو کہ دویدند بہ ہر کوی رسیدند
آشکار بدیدند چو از خویش رسیدند



اردو ترجمہ

جو لوگ منزل مقصود پر پہنچے وہ درد و غم ہی کی بدولت پہنچ سکے۔ یار کو دیکھنے کا شرف انہی کو حاصل ہوا جنہوں نے اپنے آپ کو دیکھنا ترک کر دیا۔

یہ لوگ جب خودی، انانیت اور دوئی سے آزاد ہوئے تو باقی جو رہ گیا وہ وہی تھا۔

وہ باتیں جو اللہ تعالیٰ اپنے عشاق کے ساتھ کرتا ہے۔ عشاق انہیں اس ظاہری کان سے نہیں سنتے وہ اور ہی کان ہوتے ہیں

وہ منہ جس کے ساتھ بادۂ عرفان کا ذائقہ چکھا جاتا ہے اور اس کی چسکیاں لی جاتی ہیں۔ وہ یہ ظاہری منہ نہیں ہے بلکہ وہ اور ہی ہے۔

عشاق اس ذات پاک کی جستجو میں ہر سو دوڑے اور ہر مقام پر پہنچے لیکن جب تک خودی کو ترک نہیں کیا اس کو دیکھ نہیں سکے

دلم را چرخ می آید ندانم تا چه میگردد
ازآن غم درد می زاید ندانم تا چه میگردد

گہی بد بد پریشانی گہی ہی ہای حیرانی
بہر دم عشق افزاید ندانم تا چه میگردد

عجائب کار او دیدم ندیدم گاه نشنیدم
ز غم و شادی برہاند ندانم تا چه میگردد

اگر غم در پیش آید از و کاہل مشو ہرگز
ترا شادی ہمی شاید ندانم تا چه میگردد

آشکارا چه میجوئی بہر سوئی چرا پوئی
ترا غم یاری باید ندانم تا چه میگردد



اردو ترجمہ

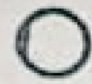
میرے دل میں ہول اُٹھ رہے ہیں۔ میں نہیں جانتا۔ کیا ہونے والا ہے۔ اس غم سے درد میں اضافہ ہو رہا ہے میں نہیں جانتا کیا ہونے والا ہے۔

کبھی پریشانی نصیب ہوتی ہے اور کبھی سرگردانی اور حیرانی۔ لحظہ بلحظہ عشق زیادہ سے زیادہ ہو رہا ہے۔ میں نہیں جانتا کیا ہونے والا ہے۔

میں نے ایک عجیب و غریب بات دیکھی ہے ایسی جو اس سے پہلے نہ کبھی دیکھی تھی اور نہ سنی تھی اور وہ یہ کہ مجھے غم اور خوشی سے نجات حاصل ہونے والی ہے۔ میں نہیں جانتا، کیا ہونے والا ہے۔

تجھے اگر غم اور درد کا سامنا کرنا پڑے تو اس سے بالکل نہیں گھبرانا، کیونکہ آخرکار تجھے خوشی نصیب ہوگی۔ میں نہیں جانتا، کیا ہونے والا ہے۔

اے آشکارا کیا تلاش کر رہا ہے اور ادھر ادھر کیوں دوڑ رہا ہے تجھے غم کو اپنا ساتھی بنانا چاہیے۔ میں نہیں جانتا کیا ہونے والا ہے۔



دلم بیتاب پر درد و مست بجز یاران پریشان شد
حکایات گذشت آنها ہمان پر درد و درمان شد

گہی درد و گہی درمان گہی غمگین گہی شادان
گہی گریان گہی خندان گہی بیدل پشیمان شد

گہی شربت گہی زہر ست گہی رحم و گہی قہر ست
گہی ماہ و گہی مہر ست گہی گریان بریان شد

گہی عالم گہی حاکم گہی بیچارہ میگردد
گہی دانا گہی نادان گہی در جوش جولان شد

گہی گم گاه آشکارا گہی گلزار گہ خارا
عجائب می شود مارا که جسم و جان جانان شد

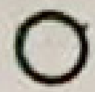


اردو ترجمہ

میرا دل دوستوں سے بچھڑ کے بے تاب اور درد مند ہے۔ گذشتہ دور کی درد بھری باتیں یاد آتی ہیں اور وہی اس درد کا درماں بن جاتی ہیں۔

عاشق کبھی بیمار ہے کبھی تندرست، کبھی غمگین ہے کبھی خوش، کبھی روتا ہے، کبھی ہنستا ہے اور جب دل قابو سے نکل جاتا ہے تو پشیمان ہو جاتا ہے۔

کبھی شربت ہے کبھی زہر، کبھی رحم ہے کبھی قہر، کبھی چاند ہے کبھی سورج، کبھی روتا ہے اور کبھی جل بھن کر کباب ہو جاتا ہے۔ کبھی عالم ہے کبھی حاکم اور کبھی عاجز بن جاتا ہے۔ کبھی دانا اور کبھی نادان اور کبھی جوش کی وجہ سے جولان میں آتا ہے۔ کبھی پوشیدہ ہوتا ہے کبھی ظاہر کبھی گلزار ہوتا ہے، اور کبھی سخت پتھر۔ مجھے تعجب ہے کہ یہ جسم اور جان در اصل محبوب ہے۔



همی گویند این بدراه باشد
نہ بدراہ است او شاہ باشد

شکایت کی کنی ای پارسا بین
کر آن عاشق رسول اللہ باشد

اگر بر عیب ہم بدکار باشم
یقین دانی کہ او ہمراہ باشد

ندارم بجز عشقش بدل ہیچ
ازین عالم خدا آگاہ باشد

بآن حالی جنابش آشکارا
یکی از سگ ہمان درگاہ باشد

اردو ترجمہ

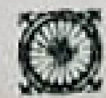
لوگ میرے متعلق کہتے ہیں کہ یہ بدراہ ہوگیا ہے۔ میں بدراہ نہیں ہوں، بلکہ بادشاہ ہوں۔

اے زاہد! شکایت کیوں کرتا ہے۔ دیکھ تو سہی۔ تو جس کو بدراہ کہتا ہے وہ حضور پر نور حبیب کبریا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق زار ہے۔

میں اگر عیبدار اور بدکار ہوں، تو، تو یقین کر کہ حضور میرے ساتھ ہیں۔

میں اپنے دل میں عشق رسول کے سوائے اور کوئی چیز نہیں رکھتا اور اللہ تعالےٰ خود اس بات کا گواہ ہے۔

آشکار حضور پر نور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ عرش بارگاہ کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔



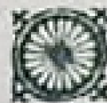
دیدہ ما ابر وار میگرید
از سبب ہجر یار میگرید

نہ خبر دار از وصال و فراق
آنکہ بی اختیار میگرید

نصف از لیل رفت نامد یار
بر رہ انتظار میگرید

عاشقان ہم زبی نیازی او
چون سحاب بہار میگرید

آشکارا و نہان بہ بی اختیار
خود بخود زار زار میگرید



اردو ترجمہ

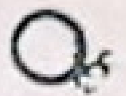
ہماری آنکھیں بادل کی طرح برس رہی ہیں یعنی یار کے فراق میں رو رہی ہیں۔

نہ وصال کی خبر ہے نہ فراق کی۔ بس بے اختیار روتی رہتی ہیں۔

آدھی رات گذر گئی اور یار نہیں آیا۔ آنکھیں بر سر راہ سراپا انتظار بن کر رو رہی ہیں۔

عشاق یار کی بے پروائی دیکھ کر ابر بہار کی طرح آنسو بہا رہے ہیں۔

آشکار ظاہر بھی اور پوشیدہ بھی بے اختیار ہو کر زار و زار روتا ہے۔



بر جمال حسن یار دلم دیوان شد
از وصال و هجر شش روز و شبان حیران شد
زاهدا آن دل آباد که پُر درد بود
دان که جز عشق خداوند دلش ویران شد
آهوی بیخبر از بوی خود سوی بسوی
بوی نافۂ خود بوئید سر گردان شد
هر کسی را نبود باور بر نعمت دل
واقف از دل نشود طرف دگر نگران شد
شاه منصور علم عشق برافراشته بود
از فنا یافت بقا در دو جهان سلطان شد
شمس تبریز دگر خواجۂ عطار چه گفت
آنکه از جان و جسم رفت همان جانان شد
آشکارا چکنم شرح غم خاطر خویش
راز پوشیده نگهدار همیں فرمان شد

اردو ترجمہ

میرا دل یار کے حسن و جمال پر دیوانہ ہو گیا ہے اور یار کے وصال اور فراق سے دن رات حیران رہتا ہے۔

اے زاہد! جو دل درد سے معمور ہے وہ آباد ہے اور یقین کر کہ جس دل میں اللہ کا عشق نہیں ہے وہ ویران ہے۔

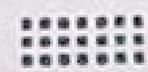
ہرن اپنی خوشبو سے بے خبر ادھر اُدھر دوڑتا پھرتا تھا۔ اس نے جب اپنے مشک کے بیٹرے کی خوشبو سونگھی تو چکرا گیا۔

ہر شخص اس نعمت خداوندی پر اعتبار نہیں رکھتا جو اس کے دل میں پوشیدہ ہے۔ لوگ اپنے دل کی کیفیت سے آگاہی نہیں رکھتے اور ادھر ادھر دیکھنے لگتے ہیں۔

بادشاہ منصور (منصور حلاج) نے عشق کا پرچم بلند کر دیا اور فنا سے بقا کے درجہ پر فائز ہو کر بادشاہ بن گیا۔

حضرت شمس تبریزی اور حضرت عطار نے کیا فرمایا ہے کہ جس نے اپنے جسم اور جان کو ترک کیا وہ محبوب بن گیا۔

اے آشکارا اپنے غم دل کی کیا تشریح کروں مجھے اس راز سربستہ کی نگہبانی کا حکم ملا ہے۔





گاه عاجز گاه قادر می شود
گاه گمره گاه رهبر می شود

گاه سنی متقی گه فاسق ست
گاه ملحد گاه کافر می شود

گه گدا باشد گهی او پادشاه
گاه میر و گاه چاکر می شود

گه جوان ست گاه پیر کهنه سال
گاه اکبر گاه اصغر می شود

گاه اسم و گاه جسم و گاه جان
گاه رعیت گاه لشکر می شود

گاه می پوشد قبای اطلسی
گاه با دلق گداگر می شود

گه نیازت میکند گه بی نیاز
گاه دارا گه سکندر می شود

اردو ترجمہ

کبھی عاجز بنتا ہے کبھی قادر ہوتا ہے۔ کبھی گمراہ ہوتا ہے کبھی رہنما بنتا ہے۔

کبھی سُنّی متقی ہے کبھی فاسق اور فاجر۔ کبھی ملحد اور کبھی کافر بنتا ہے۔

کبھی گدا ہوتا ہے اور کبھی بادشاہ۔ کبھی آقا بنتا ہے اور کبھی غلام۔

کبھی جوان ہوتا ہے کبھی بوڑھا۔ کبھی بڑا بنتا ہے کبھی چھوٹا۔

کبھی اسم بنتا ہے کبھی جسم اور کبھی جان۔ کبھی رعایا بنتا ہے اور کبھی لشکر۔

کبھی ریشمی لباس زیب تن کرتا ہے اور کبھی گداگروں کی گدڑی پہنتا ہے۔

کبھی نیاز کرتا ہے کبھی بے نیاز بنتا ہے۔ کبھی دارا ہوتا ہے کبھی سکندر بنتا ہے۔

گاہ اب و گاہ بچہ گاہ زن
گاہ خواہر گاہ مادر می شود

کبھی باپ بنتا ہے کبھی بیٹا اور کبھی بیوی۔
کبھی بہن بنتا ہے اور کبھی ماں۔

گہ منزہ باشد او ز ہر ہمہ
گاہ در اربع عناصر می شود

کبھی ہر چیز سے پاک و صاف ہوتا ہے
اور اربع عناصر کے اندر حلول کرتا ہے۔

گاہ آدم گاہ حوا گاہ شیث
گاہ ناظر گاہ منظر می شود

کبھی آدم بنتا ہے کبھی حوا اور کبھی شیث۔
کبھی نظارہ کرتا ہے اور کبھی نظارہ بنتا ہے۔

گہ سلیمان گاہ شد مسکین مور
گاہ ابراہیم و آذر می شود

کبھی سلیمان بنتا ہے اور کبھی چیونٹی۔ کبھی
ابراہیم بنتا ہے اور کبھی آذر۔

گاہ شیطان ست گاہی بوجہل
گاہ کاہن گاہ ساحر می شود

کبھی شیطان بنتا ہے کبھی ابوجہل، کبھی
کاہن بنتا ہے کبھی جادوگر۔

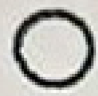
گاہ ملا گاہ قاضی محتسب
گاہ حلاج ست بہ چیز می شود

کبھی ملا بنتا ہے کبھی قاضی اور کبھی سپاہی۔
کبھی حلاج (منصور) بنتا ہے اور گرفت
میں آجاتا ہے۔

گاہ آید در جلال و در جمال
آشکارا گاہ کمتر می شود

کبھی جلال کا مظاہرہ کرتا ہے اور کبھی
جمال کا اور اے آشکار! کبھی بہت ہی
عاجز اور مسکین بن جاتا ہے۔





اردو ترجمہ

آن یار ز ما جدا نباشد
لیکن کہ بما شما نباشد

یار کہ ہم سے جدا نہیں ہونا چاہیے اور
نہ ہما شما کے ساتھ ہونا چاہیے۔

بگذر تو ز ما و از شمائی
در ما و منی لقا نباشد

تو ما و شما کو ترک کر۔ کیونکہ جب تک انانیت
ہوتی ہے دیدار حاصل نہیں ہوتا۔

آن کیست کہ با خودی بہ بیند
دیدار بجز خدا نباشد

ایسا کون شخص ہے جو اپنی ہستی کو مٹائے
بغیر اللہ کے دیدار سے مشرف ہو سکے۔

این جملہ برفت او بماندہ
بی قتل خود این بقا نباشد

یہ ر انسان) گیا وہ ر اللہ) باقی رہا۔ بقا کا
درجہ اپنی ہستی کو مٹائے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔

جز گم شدن شنو آشکارا
آن صوفی با صفا نباشد

اے آشکار! سن لے، اپنی ہستی کو مٹائے بغیر
کوئی بھی صوفی باصفا نہیں بن سکتا۔





عاشقان و عارفان سیر حیرت و عبرت اند
از تماشا عبرت آنہا غرق دریا حیرت اند
وحدت و کثرت یکی دانند سرداران عشق
قائم اندر وحدت و سیار اندر کثرت اند
چون ز قید جسم جانہا دل خلاصی یافتند
روز و شب یکجای اندر ملک عیش و عشرت اند
خاکسار انند ظاہر گرچہ در اہل نظر
باطن آنہا بین کہ در درگاہ عالی حضرت اند
سیر الی اللہ باللہ ہم مع اللہ کردہ اند
تا کہ در فی اللہ رسیدند مالکان قدرت اند

آشکارا این مقامی نیست حاصل غیر را
تا نداند عین را از عین اندر حسرت اند

اردو ترجمہ

عشاق اور عارف حیرت اور عبرت میں ہیں وہ سیر کرتے ہیں اور ہر چیز کا مشاہدہ کرکے عبرت حاصل کرتے ہیں اور دریائے حیرت میں غرق ہو جاتے ہیں۔

بڑے بڑے عشاق وحدت اور کثرت کو ایک چیز سمجھتے ہیں۔ وحدت میں قائم اور کثرت میں سیار۔

دل جب جسم اور جان کی قید سے آزاد ہوئے تو دن رات عیش و عشرت میں رہنے لگے۔

عشاق ظاہر بینوں کی نظر میں تو حقیر ہیں لیکن درحقیقت بارگاہ الٰہی میں بہت بڑے رتبہ پر فائز ہیں۔

عشاق نے مقامات سلوک طے کرنے میں جو تدریجی طریقہ اختیار کیا وہ یہ ہے پہلے اللہ کی جانب رجوع ہوئے پھر اس کے پاس جانے لگے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ رہنے لگے اور پھر اس کی ذات میں مدغم (فنافی اللہ) ہو گئے اور (حدیث قدسی بی یسمع وبی یبصر کے بموجب) صاحب قدرت بن گئے۔

اے آشکارا! یہ مقام غیر کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک لوگ عین (ذات حق) کو نہیں سمجھیں گے۔ اس وقت تک عین (غیر) کی وجہ سے رنج اور حسرت میں رہیں گے۔



در خوبرویان دیدہ دل عبرت تماشا میکند
ہر کوچہ بازار بین آن یار غوغا میکند

عشق سوداگر شدہ در ملک حسن آمدہ
درمیان عاشق و معشوق سودا میکند

عشق چون صنعان برادر زیر زنار آورید
صد فلاطون را یکی مجنون شیدا میکند

پارسایان عابدان را در دمی سلطان عشق
گہ جہودی گہ برہمن گاہ ترسا میکند

گر تو عاشق صادقی بس زین طریقہ سر متاب
کاندرین غم و درد با ما کار زیبا میکند

آشکارا باش خوش در نالہ و فریاد ہا
خانہ دل را ز غمزہ عشق یغما میکنند



اردو ترجمہ

دل، صاحبان حسن و جمال کو دیکھ کر عبرت حاصل کرتا ہے۔ کوچوں اور گلیوں میں دیکھو ہر مقام پر اس محبوب کا چرچا سننے میں آئے گا۔

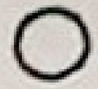
عشق سوداگر بن کر حسن کی مملکت میں آیا ہے اور عاشق اور معشوق کے درمیان سودے بازی کرا رہا ہے۔

عشق نے صنعان کو زنار پہنا دیا اور سیکڑوں افلاطونوں (فلاسفروں) کو مجنوں بنا دیا۔

شہنشاہ عشق ایک لمحہ کے اندر عابدوں اور زاہدوں کو یہودی، برہمن اور مجوسی بنا دیتا ہے

تو اگر عاشق صادق ہے تو اس مسلک سے منہ نہ موڑ کیونکہ اس میں جو درد و غم ہے اسی میں ہماری بہتری ہے۔

اے آشکارا! آہ و زاری ... خوش رہ۔ عشق تمہارے خانۂ دل کو اپنے غمزے سے لوٹنے والا ہے۔



اردو ترجمہ

عشق یوسف را بمصر از ملک کنعان آورید
بر سر بازار او را چون غلامان آورید

عشق حضرت یوسف علیہ السلام کو کنعان سے مصر لے آیا اور پھر سر بازار غلام بنا کر پیش کیا۔

خیال وصل لیلیٰ افتادہ بسی مجنون را
عشق اندر پوست بز در کوی جانان آورید

مجنوں کے دل میں لیلیٰ کے وصل کی بڑی تمنا رہتی تھی۔ آخر عشق اس کو بکری کی کھال میں ڈال کر محبوبہ کی گلی میں لے آیا۔

در عجائب آمدم هم در تحیر ماندہ ام
شاہ اعظم خویش را در نام انسان آورید

میں سخت تعجب اور حیرت میں ہوں کہ شہنشاہ اپنے اوپر انسان کا نام رکھ کر آیا ہے۔

زین حقیقت درد افزون میشود اندر دلم
دیدۂ ما اشکباران جوشش طوفان آورید

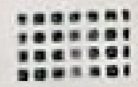
اس حقیقت سے میرے دل کے اندر درد بڑھتا ہے اور میری آنکھیں اس طرح آنسو بہانے لگتی ہیں جیسے طوفان جوش میں آیا ہو۔

محو شد آن کعبہ و بتخانہ ہر دو از دلم
عاشقی ما را برون از کفر و ایمان آورید

میرے دل سے کعبہ اور بتخانہ کا خیال مٹ گیا اور عاشقی ہم کو کفر اور ایمان کے دائرہ سے کھینچ کر باہر لے آئی۔

کیست مسکین آشکارا عاجز و بیچارہ است
عشق اندر بنگر او شاہِ شاہان آورید

آشکار اگرچہ ایک مسکین، عاجز اور بیکس ہے لیکن اس کے باوجود شہنشاہ عشق اس کے گھر میں جلوہ افروز ہوا ہے۔



اردو ترجمہ

بر سرم آن تیز دریا موج خونی آورید
نعرہ بحر اندر دلم شور جنونی آورید

وہ دریائے تند و تیز میرے سر پر خون کی موج لے آیا۔ سمندر کی ہیبت ناک شور انگیزی نے میرے دل کے اندر جوش جنوں پیدا کر دیا۔

علم ظاہر محو گشتہ علم باطن رو نمود
جزر مست از شوق آن علم سلونی آورید

ظاہری علم مٹ گیا اور باطنی علم سطح پر ابھر آیا۔ عشق کی موجزنی کی وجہ سے باطنی علم ظاہر ہو گیا۔

ہمچنان بر روی من آن عشق در معنی کشود
بحر طغیانی حقیقت از بطونی آورید

عشق نے میرے اوپر معنیٰ (اصل حقیقت) کے دروازے کھول دیئے۔ سمندر کی طغیانی اندرونی حقیقت کو سطح پر لے آئی۔

چند چونی رفت افتادیم در روز یا عمیق
نا نکہ او از سرکشی و سر نگونی آورید

کمیت اور کیفیت ختم ہو گئی اور ہم گہرے سمندر کے اندر غرق ہو گئے۔ اس لئے کہ اس نے سر اٹھانے اور سر جھکانے سے رہائی دلا دی۔

قطرہ در دریا فتادہ گشت آن از جزو کل
گردش احوالم برون از کم فزونی آورید

قطرہ دریا کے اندر سما گیا اور وہ جزو سے کل بن گیا۔ گردش حالات نے مجھے کمی اور بیشی سے باہر کھینچ لیا۔

از توجہ پیر ہادی آشکارا گم شدہ
آفرین باد ابر او کاین رہنموئی آورید

آشکارا اپنے پیر طریقت کی توجہ اور تلقین کے وجہ سے گم ہو گیا۔ ان پر تحسین و آفرین ہو کہ انہوں نے ایسی رہنمائی فرمائی۔

در بہارستان بلبل نالہ افغان میکند
بر سر ہر برگ گل او زار گریان میکند

پس بپرسیدم ازو این شور و شر از بہر چیست
تو بوصل چہ خیالت ہمچو حیران میکند

گفت ای خام طبع گر حال می پرسی شنو
ہست خیالی کو دلم را دردا خزان میکند

ہای ہی باد خزان چوں می وزد در بوستان
کی بماند گل و سبزہ جملہ ویران میکند

چونکہ امروزم بوصل و بعد زین نالم ہجر
زین سبب این فکر ما الیس پریشان میکند

آشکارا خوش بناشی در درون دار الفنا
ایں چنیں و آنچنان گردش چہ دوران میکند

اردو ترجمہ

بلبل موسم بہار میں آہ و فغاں کرتا ہے اور پھول کی ہر پتی پر زار و قطار رو رہا ہے۔

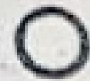
میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس قدر شور و شر کیوں کرتا ہے جبکہ تجھے پھول کے ساتھ وصل کی دولت میسر ہے تو پھر کون سی فکر ہے جس نے تجھے حیران اور سرگرداں کر رکھا ہے۔

بلبل نے کہا اے ناپختہ کار، جب تو نے میرا حال پوچھا ہے تو جواب بھی سن لے۔ مجھے ایک فکر ہے جو میرے دل کو دردمند اور محزون رکھتا ہے۔

اور وہ فکر یہ ہے کہ جب باغ کے اندر باد خزاں آتی ہے تو پھول اور سبزہ اس کی زد سے بچ نہیں سکتے اور وہ سب کو تاخت و تاراج کر دیتی ہے۔

آج تو میں دولتِ وصل سے مالا مال ہوں۔ لیکن کل مجھے فراقِ یار میں تڑپنا اور رونا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ میں بہت پریشان رہتا ہوں۔

اے آشکارا تو اس دار الفنا کے اندر اس قدر مسرور نہ ہو۔ زمانہ کبھی ایک رفتار سے نہیں چلتا۔ کبھی اس طرح ہوتا ہے کبھی اس طرح۔



در طریق عاشقی این جسم و جان در دل نماند
پاک ذاتش چوں در آمد در میانش گل نماند

بحر اندر کوزہ آمد موج در موج آور یلہ
طل لسانہ رو نمودہ تاکہ لا یعقل نماند

جسم خاکی گم چو شد یکبارگی در ذات حق
ہر کجا آن فاعل ست آن ہیچ زین لفیل نماند

این وجودی در فنا آورد آن سلطان عشق
چون طلوع شمس کردہ پس ازان مشعل نماند

بندہ گم شد در خدا او ماند باقی یک خدا
حق چو آمد آشکارا درمیان باطل نماند



اردو ترجمہ

عاشقی کی راہ میں دل کے اندر یہ جسم اور جان باقی نہیں رہے۔ جب اس کی ذات پاک جلوہ افروز ہوئی تو دل کے اندر کیچڑ باقی نہیں رہی۔

دریا کوزے کے اندر سما گیا اور موج پر موج مارنے لگا۔ موجوں کا یہ تلاطم اس قدر تھا کہ کوئی بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکا۔

جب ایک بار جسم خاکی ذات حق کے اندر مدغم ہو گیا تو ہر جگہ وہی عامل رہا اور کوئی معمول باقی نہیں رہ سکا۔

جب سلطان عشق تشریف لے آیا تو یہ وجود فنا ہو گیا۔ جیسے سورج طلوع ہونے سے مشعل بجھ جاتی ہے۔

بندہ، اللہ کی ذات میں مدغم ہوا اور اللہ باقی رہا۔ اے آشکار جب حق (اللہ) آ گیا تو باطل (بندہ کا خاکی وجود) درمیان سے ہٹ گیا۔



زہد و تقویٰ محو شد چون عشق ما را رخ نمود
می شود زو بیخودی مانند کجا سجدہ سجود

ہست آن العشق نار می بسوزد ماسوا
در دلم آتش فروختہ می کشود از دیدہ دود

بگذرد از کفر و ایمان از مذاہب گشتہ و دین
نی رکوع آنجا بماند نہ قیام و نہ قعود

بادشاہ عشق سرہا چند سرداران برید
می شود از گردش احوال گم کلی وجود

در طریق عاشقی سر جان دادن خوشتر ست
عقل گوید کن توقف عشق گوید زود زود

خیال عشقش آشکارا کرد فنا بخشد بقا
اولا نابود سازد پس ہمی آرد بود

اردو ترجمہ

جب عشق نے اپنا جلوہ دکھایا تو زہد اور تقویٰ مٹ گئے۔ عشق کی وجہ سے بےخودی طاری ہو جاتی ہے اور رکوع اور سجدہ کا ہوش ہی نہیں رہتا۔

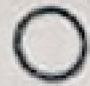
عشق ایک ایسی آگ ہے جو تمام ماسوی اللہ کو جلا دیتی ہے۔ عشق نے میرے دل میں آگ جلائی اور میری آنکھوں سے دھواں اُٹھ رہا ہے۔

عاشق جب کفر، ایمان، مذاہب ادیان اور رسم و رواج کی حدود سے آگے نکل جاتا ہے تو نہ رکوع باقی رہتا ہے اور نہ قیام اور قعود۔

شہنشاہ عشق نے کئی سرداروں کے سر کاٹ دیئے اور حالات کی گردش آخر کار ایسے مرحلہ پر آجاتی ہے کہ تمام وجود ختم ہو جاتا ہے۔

عاشقی کے مسلک میں سر کٹوانا اور جان دینا ہی سب سے اچھی بات ہے۔ ایسے موقعہ پر عقل کہتی ہے "ٹھہرو" اور عشق کہتا ہے "جلدی کرو"۔

اے آشکارا ذات حق کا عشق اول فنا کرتا ہے۔ پھر بقا عطا کرتا ہے پہلے نیست کرتا ہے اور بعد میں ہست بنا دیتا ہے۔



جسم رفتہ خیال اندر بحر بی پایان رسید
آمدہ از موج مستی نعرۂ ہل من مزید

از خودی چون بیخودی شد ذات اندر ذات گم
قطرہ در دریا فتادہ نام قطرہ ناپدید

جملگی دریا شدہ و گم قطرہ گردید اندر آن
باز قطرہ کی بیاید چون کہ دریا سر کشید

فاش شد آن راز پنہان از زبان منصور وار
ناگہان آن بحر اعظم موج خونی آورید

آشکار او نہان باشد خدا اور جزو کل
این سخن از خواجۂ عطار شد نامش فرید

اردو ترجمہ

جسم فنا ہو گیا، تو فکر بحر عمیق کی گہرائیوں میں پہنچ گیا اور پھر جذب اور سرمستی کی وجہ سے "ہل من مزید" کا نعرہ بلند ہونے لگا۔

جب خودی بیخودی میں بدل گئی اور ذات ذات کے اندر مدغم ہو گئی تو گویا قطرہ دریا کے اندر سما گیا اور قطرہ کا نام معدوم ہو گیا۔

پھر سب کچھ دریا ہو گیا اور قطرہ اس کے اندر گم ہو گیا اور جب دریا باقی رہ گیا، تو قطرہ کہاں سے آئے گا۔

وہ پوشیدہ راز منصور کی طرح زباں پر آ گیا اور اچانک اس بحر بے پایاں میں خون کی طغیانی آ گئی۔

اللہ ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی اور جزو میں بھی ہے اور کل میں بھی۔ یہ ارشاد حضرت خواجہ عطار کا ہے جن کا نام شیخ فریدالدین ہے۔



گردشِ احوالِ ما این جسم و جان را میزند
موجِ آن دریای اعظم در میان را میزند

سرفدا کردن براہِ عاشقی مردانگی ست
ہمچنان شمشیرِ عشقش عاشقان را میزند

از فنا بگذر بیا اندر بقا کن محو تن
آن حقیقت این مجازی نردبان را میزند

کفر و ایمان دین و دنیا در میان ماند کجا
شہپرِ شہبازِ عشقش این و آن را میزند

از بسی امواج ہا موجے عجائب آمدہ
مہر و مہ پروین و انجم آسمان را میزند

رست از رنگ آشکارا گشت بیرنگی ازان
خیالِ بیرنگی سراسر خان و مان را میزند

۞

اردو ترجمہ

ہمارے حالات کی اس جسم اور جان پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس بحرِ بے پایاں کی موج ہر بات کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔

عاشقی کی راہ میں سر قربان کر دینا مردانگی کی علامت ہے۔ اس کے عشق کی تلوار عشاق کو اسی طرح کاٹتی ہے۔

فنا کے مرحلے سے گذر جا اور بقا کے اندر آ کر اپنی ظاہری کیفیت کو مٹا دے وہ حقیقت اس مجازی سیڑھی کو ختم کر دیتی ہے۔

کفر و ایمان، دین اور دنیا درمیان میں کہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ اس کے شہبازِ عشق کا شہپر پرواز اس پر بھی ضرب لگاتا ہے اور اس پر بھی۔

بہت سی موجوں میں سے ایک عجیب موج اٹھی جس نے سورج، چاند، ثریا ستاروں اور آسمانوں تک کو غرق کر دیا۔

آشکار رنگ سے آزاد ہو کر بیرنگ بن گیا کیونکہ بے رنگی تمام ساز و سامان کو بالکل ختم کر دیتی ہے۔

۞

ناگاہ بجلوہ یار آمد
در صورت صد ہزار آمد
گہ آدم گشت و گاہ حوا
گہ در لبس کفار آمد
گہ بادہ شدہ است گہ پیالہ
گاہے ز غم خمار آمد
گاہی صدف است گاہ دریا
گاہے بمیان غبار آمد
گہ گشت سحاب و گاہ قطرہ
گہ لولوی شاہوار آمد
گہ سبز برگ و گاہ غنچہ
گاہے گل و گاہ خار آمد
گاہی گذرش بسیر لاہوت
گہ باز بدار یار آمد
گہ عاشق گشت گاہ معشوق
گہ بیدل و بیقرار آمد
گہ زاہد گشت گاہ راہب
گاہے بہ گلو زنار آمد
گہ صوفی ست گہی موالی
پوشیدہ گہ آشکار آمد

اردو ترجمہ

یار اچانک جلوہ افروز ہوا اور لاکھوں صورتیں بدل کر آیا۔

کبھی آدم بنا کبھی حوا۔ کبھی کفار کا بھیس بدل کر آیا۔

کبھی شراب بنا کبھی پیالہ، کبھی وہ کیف و سرور بنا جو شراب کا مشکا پی جانے سے ہوتا ہے۔

کبھی صدف بنا اور کبھی دریا۔ کبھی وہ کیچڑ بنا جو قعرِ دریا میں صدف اور پانی کے درمیان میں ہے۔

کبھی بادل بنا اور کبھی قطرہ۔ کبھی وہ گوہرِ آبدار بنا جو شہنشاہوں کے تاج کی زینت ہوتا ہے۔

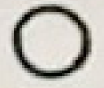
کبھی سبزہ بنا کبھی پتہ، کبھی کلی، کبھی گل اور کبھی کانٹا۔

کبھی لاہوت کی سیر کرنے نکلتا ہے اور کبھی سولی پر لٹک جاتا ہے۔

کبھی عاشق بنتا ہے کبھی معشوق اور کبھی بے دل اور بے قرار بنتا ہے۔

کبھی زاہد بنتا ہے کبھی راہب اور کبھی گلے میں زنار ڈال لیتا ہے۔

کبھی صوفی بنتا ہے کبھی موالی ملا، اور کبھی چھپ جاتا ہے اور کبھی ظاہر ہوتا ہے۔



فوج فوج عشق بین بر من شبیخون می کشد
این پریشانی مرا از خانہ بیرون می کشد

غیر حق را ترک کردم بگذرم از چون وچرا
چاشنی دردی دلم را سوی بیچون می کشد

گاہ اندر وصل باشم گاہ در درد فراق
آنچہ او خواہد خوشم ممنون میمون می کشد

غرق در دریای حیرت اختیار از دست رفت
از یکی دریا کشیدہ باز جیحون می کشد

این جنونی آمدہ از بادہ عشقش آشکار
عاقبت مستی مرا در سلک مجنون می کشد

اردو ترجمہ

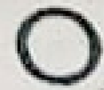
دیکھئے عشق کی موجیں میرے اوپر شبخون مار رہی ہیں اور یہ پریشانی مجھے گھر سے باہر کھینچ کرلے آتی ہے ۔

میں نے ماسوی اللہ سے قطع تعلق کرلیا اور کیوں اور کیات سے آگے گذر گیا ۔ میرے دل میں جو درد کی چاشنی ہے وہ مجھے اس ذات بے نظیر و بے عدیل کی طرف کھینچتی ہے ۔

میں کبھی وصل کی دولت سے بہرہ ور ہوتا ہوں اور کبھی درد اور فراق میں مبتلا جو وہ چاہتا ہے میں اسی میں خوش ہوں اس کا احسان مند ہوں اور اسی کو مبارک سمجھتا ہوں ۔

میں دریائے حیرت میں غرق ہوں اور میرے ہاتھ سے اختیار جاتا رہا مجھے ایک دریا سے نکالا اور دوسرے دریا (جیحون) میں ڈال دیا ۔ (۱۲)

اے آشکار! یہ جنونی کیفیت اس کے شراب عشق کی وجہ سے ہے ۔ آخرکار یہ سرمستی مجھے دیوانوں کی صف میں شامل کردے گی ۔



شورش عشق در دلم افتاد
ہر دو عالم برون برفت از یاد

زورق عقل غرق دریا شد
چونکہ سلطان عشق پای نہاد

کی کشم روی خود ز میخانہ
پیر ما کردہ است این ارشاد

جام پر کن ز بادہ گلگون
خود وگرنہ عمر رود برباد

از در دوست آشکارا شد
راہ عشق و محبتش امداد

اردو ترجمہ

میرے دل میں عشق کی شورش پیدا ہوئی تو میں دونوں جہاں بھول گیا ۔

عقل کی چھوٹی سی کشتی میں جب شہنشاہ عشق نے قدم رکھا تو وہ غرق ہو گئی ۔

میں میخانہ سے منہ کیسے موڑلوں ۔ یہ میرے پیر طریقت کا فرمان ہے ۔

بادۂ رنگین سے ساغر پر کرکے پی جا ورنہ عمر برباد ہو جائے گی ۔

اے آشکار! یہ عشق و محبت کا مسلک دوست کے دروازہ پر سے عطا ہوا ہے ۔

اردو ترجمہ

خیال دیدن خضر ترا اگر باشد
بہر مظاہر خضر ست نہ دگر باشد

تجھے اگر خضر کو دیکھنے کا شوق ہے تو ہر چیز کے اندر خضر موجود ہے اور اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

بذکر پاس الانفاس شغل دار مدام
نفس شناس کہ ہر شب چو شب قدر باشد

ذکر پاس انفاس کو ہمیشہ کے لئے اپنا مشغلہ بنالے۔ اپنے دم کو پہچان لے تاکہ تیری ہر شب، شب قدر بن جائے (گا)

شناس صورت انسان کہ نقش نقاش ست
چہ عیسیٰ و چہ موسیٰ ہمہ بشر باشد

انسان کی صورت کو دیکھ۔ یہ اس نقاش ازل کا نقش ہے۔ عیسیٰ ہو خواہ موسیٰ سب انسان ہیں۔

شناختی کہ چو خود را بیافتی رہ حق
چہ آدم ست چہ شیطان بیک نظر باشد

تو جب اپنے آپ کو پہچان لے گا تو حق کا راستہ معلوم کرے گا۔ پھر تیری نظر میں آدم اور ابلیس کے درمیان کوئی فرق باقی نہیں رہے گا۔

بمجلسی منشین آشکار یک ساعت
ہمان کسی کہ ازین راہ بیخبر باشد

اے آشکار! ایسے شخص کی مجلس میں ایک پل بھی نہیں بیٹھنا جو اس حقیقت سے ناآشنا ہو۔





اردو ترجمہ

این ہمہ حسن یار می باشد
جا بجا آن نگار می باشد

یہ تمام حسن یار کا ہے اور جا بجا وہی محبوب جلوہ فرما ہے۔

او بصد شکل ہر زمان آید
جلوہ اش آشکار می باشد

یار ایک ایک گھڑی میں سینکڑوں صورتوں میں جلوہ گر ہوکر آتا ہے اور اس کا جلوہ ہر جگہ اور ہر مقام پر عیاں ہے۔

او ببین ظاہر و بطون یکی ست
گرچہ دو صد ہزار می باشد

اسے دیکھ لیجئے۔ وہ ظاہر اور باطن میں ایک ہے۔ اگرچہ ظاہر بین آنکھیں اسے دو لاکھ صورتوں میں دیکھیں۔

ہر کرا درد عشق او بگرفت
دیدہ اش گریہ زار می باشد

جس کو یار کے عشق کا درد دامنگیر ہوا اس کی آنکھیں ہمیشہ اشکبار رہتی ہیں۔

آشکارا شنیدہ ام ز عشاق
سر عاشق بدار می باشد

اے آشکار! میں نے عشاق سے سنا ہے کہ عاشق کا سر سولی پر ہوتا ہے۔



○

دلا اگرچہ زخوبان وفا نمی گردد
خیال تاہم برگشتہ ما نمیگردد

اگرچہ شاغل در زہد روز و شب شدہ
چہ سود زانکہ از دل صفا نمیگردد

ہما ن دل ست کہ پر از خزینہ عشق ست
دگر فنا ست مگر آن فنا نمیگردد

میان عاشق و معشوق ہیچ فرقی نیست
ز شخص سایہ ہرگز جدا نمیگردد

فنا شوی بقا یابی آشکار و نہان
نہ عاشق ست درین کہ فدا نمیگردد

اردو ترجمہ

اے دل! اگرچہ حسینوں سے وفا نہیں ہوتی تاہم ہمارا دھیان ان سے ہٹتا نہیں ہے۔

تو اگرچہ دن رات زہد اور تقویٰ میں مشغول ہے لیکن کیا فائدہ جبکہ اس سے دل کا تزکیہ نہیں ہوتا۔

دل وہ ہے جو عشق کی دولت سے معمور ہے اگرچہ دل ایک فانی چیز ہے لیکن ایسا دل فنا نہیں ہوتا۔

عاشق اور معشوق کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے انسان سے اس کا سایہ کبھی جدا نہیں ہوتا۔

تو اگر اپنی ہستی کو مٹا دے گا تو ظاہر خواہ باطن زندۂ جاوید بن جائے گا۔ ایسا کوئی عاشق نہیں ہے جس نے مسلک عشق میں اپنے آپ کو قربان نہ کیا ہو۔

○

یار پوشیدہ با سبز قبا می آید
سوی بیچارۂ عاشق بوفا می آید

کو در بخور ترا یار مگر غم نخوری
در پی درد یقین دان کہ دوا می آید

بہ گذرگاہ کہ من روز و شب منتظرم
شاہ خوبان ز کرم سوی گدا می آید

بر سر عاشق مسکین کہ ببینی چنداں
از طرف دلبر صد جور و جفا می آید

آشکارا بدر شاہ فغان کن چہ عجب
بہر گل بلبل با نالہ و نوا می آید

اردو ترجمہ

یار سبز پیرہن پہن کر آتا ہے اور مسکین عاشق کے پاس باوفا بن کر آتا ہے۔

یار نے تجھے دکھ دیا ہے لیکن تو غم نہ کر کیونکہ درد کے بعد دوا کا آنا بھی لازمی ہے۔

میں یار کی گذرگاہ پر دن رات منتظر بیٹھا ہوں کیونکہ وہ شاہ خوباں از راہ کرم مجھ گدا کے پاس آ رہا ہے۔

تو دیکھتا ہے کہ مسکین عاشق پر محبوب کی طرف سے کس طرح سینکڑوں ظلم و ستم ہوتے ہیں۔

اے آشکار! تو اس شہنشاہ کے دروازہ پر آہ و زاری کرتا رہ اور تیرا آہ و زاری کرنا کوئی تعجب کی بات بھی نہیں ہے کیونکہ گل کے واسطے بلبل ہمیشہ آہ و زاری کرتا ہی ہے۔

عاشق بمقامی چون برسد او ہر دو سرا را پا بزند
بر کفر و بر دین کیش ہمہ دانی کہ بخوف و رجا بزند

زین دشت تراب گذشتہ او صد منزل راہ برفتہ او
در ہوی ہوای ورود شدہ آنجا نہ پر عنقا بزند

از جوش و خروش چہ نعرہ زدہ من نیست خلیلم غیر نیم
آن موج ہدا از بحر عدم بر خاص و عام صلا بزند

در موج بحر او غرق شدہ پس بیرون آمد مست چنان
از زور جذر و مد عشق چنان ہر جا کہ نیزہ بجا بزند

آشکار قدم زد لا بیخود از ہست و نیست فنا و شدہ
بر قاضی و مفتی و عابد و زاہد تا بہ ملا بزند

اردو ترجمہ

عاشق جب منزل مقصود پر پہنچتا ہے تو دونوں جہاں کو ٹھوکر مار دیتا ہے۔ کفر پر، دین پر اور تمام رسم و رواج پر امید اور بیم کے عالم میں ٹھوکر مارتا ہے۔

وہ اس عالم آب و گل سے گذر کر، سینکڑوں منزلوں کی راہ طے کر کے ایسے عالم میں داخل ہوتا ہے جہاں عنقا بھی پر نہیں مار سکتا۔

جوش و خروش سے نعرہ لگاتا ہے کہ "میں خیر نہیں ہوں بلکہ خود خدا ہوں"

وہ موج ہدایت بحر عدم سے خاص و عام کو یہی آواز دیتی ہے۔

وہ سمندر کی موج میں پہلے غرق ہو، پھر ایسا مست ہو کر باہر آیا کہ عشق کے آثار اور چڑھاؤ (جزر و مد) کے زور سے جہاں نیزہ پھینکا۔ ٹھیک نشانہ پر جا بیٹھا

آشکار نے بے خودی کی کیفیت میں ٹھوکر لگائی تو عدم اور وجود گر پڑے۔ یہ ٹھوکر قاضی، مفتی اور عابد پر بھی جا کر لگی اور زاہد اور مُلا کو بھی لگے گی۔



امروز راز عشق بین کاندر جہان اظہار شد
چشمی زوحدت باز کن در ہر مکان دلدار شد
شہ و شد آن ہر کجا ہم جلوہ حسنش جا بجا
در ہر مکان ہر جا ببین ہم یار ما سیار شد
گہ در لباس بادشاہ گاہی بدلق پارسا
واللہ خیر الماکرین محبوب ما طرار شد
منصور واقف بود و است زین راز محرم گشتہ است
جز نعرہ انا الحق شنو دیگر نہ از گفتار شد
گہ بر زمین گہ بر فلک گہ آدم و گاہی ملک
گہ در تماشا دیگر ست گہ در ہوا طیار شد
گہ ملک گیری میکند گاہی فقیری میکند
گہ محتسب ملا شود گہ مست گہ ہشیار شد
گہ ناز و غمزہ میکند غوغا بعالم افگند
گہ آشکارا آدم شود گہ نور گاہی نار شد

اردو ترجمہ

دیکھ آج دنیا کے اندر عشق کا راز فاش ہوگیا۔ توحید کے فیض سے آنکھ کھول ہر جگہ اور ہر مقام پر محبوب جلوہ آرا ہے۔ وہ ہر جگہ اور ہر مقام پر حاضر ہے اور اس کے حسن کا جلوہ جا بجا ہے۔ ہمارا یار ہر وقت سیر و سیاحت میں رہتا ہے تم جہاں چاہو اسے دیکھ سکتے ہو۔

کبھی خلعت شاہی میں جلوہ گر ہوتا ہے اور کبھی فقیرانہ گدڑی میں، ہمارا محبوب بڑا ہی ہشیار ہے اور اس کی صفت بہترین منصوبہ بندی کرنے والا ہے۔

اس راز سے منصور آگاہ تھے بلکہ وہ محرم اسرار تھے اسی لئے ان کے منہ سے انا الحق کے علاوہ اور کوئی بات نہیں سنی گئی۔

کبھی زمین پر ہے کبھی آسمان پر، کبھی انسانی روپ میں ہے اور کبھی فرشتوں کے روپ میں، کبھی دوسروں کو دیکھتا رہتا ہے اور کبھی خود ہوا میں اڑتا رہتا ہے۔

کبھی بادشاہی کرتا ہے اور کبھی فقیری۔ کبھی محتسب بنتا ہے کبھی ملا اور کبھی مست بنتا ہے اور کبھی ہشیار۔

کبھی ناز و انداز میں مصروف ہوتا ہے اور دنیا کے اندر ہنگامہ برپا کر دیتا ہے کبھی علانیہ انسانی صورت اختیار کر لیتا ہے کبھی نور بنتا ہے اور کبھی نار۔

عاشق بمقامی چون برسد او ہر دو سرا را پا بزند
بر کفر چہ بر دین کیش ہمہ دانی کہ خوف در جا بزند

زین شت تراب گذشتہ او صد منزل راہ برفتہ او
در موی ہوای ورود شدہ آنجا نہ پر عنقا بزند

از جوش و خروش چہ نعرہ زدہ من ذات خدایم غیر نیم
آن موج ہدا از بحر عدم بر خاص و عام صلا بزند

در موج بحر او غرق شدہ پس بیرون آمد مست چنان
از زور جذر و مد عشق چنان ہر جا کہ نیزہ بجا بزند

آشکار قدم زدن بیخود از ہست و نیست فتادہ شد
بر قاضی و مفتی و عابد زد بر زاہد تا بہ ملا بزند

اردو ترجمہ

عاشق جب منزل مقصود پر پہنچتا ہے تو دونوں جہاں کو ٹھوکر مار دیتا ہے۔ کفر پر، دین پر اور تمام رسم و رواج پر امید اور بیم کے عالم میں ٹھوکر مارتا ہے۔

وہ اس عالم آب و گل سے گذر کر، سینکڑوں منزلوں کی راہ طے کر کے ایسے عالم میں داخل ہوتا ہے جہاں عنقا بھی پر نہیں مار سکتا۔

جوش و خروش سے نعرہ لگاتا ہے کہ "میں غیر نہیں ہوں بلکہ خود خدا ہوں۔"

وہ موج ہدایت بحر عدم سے خاص و عام کو یہی آواز دیتی ہے۔

وہ سمندر کی موج میں پہلے غرق ہو، پھر ایسا مست ہو کر باہر آیا کہ عشق کے اتار اور چڑھاؤ (جزر و مد) کے زور سے جہاں نیزہ پھینکا۔ ٹھیک نشانہ پر جا بیٹھا

آشکار نے بے خودی کی کیفیت میں ٹھوکر لگائی تو عدم اور وجود گر پڑے۔ یہ ٹھوکر قاضی، مفتی اور عابد پر بھی جا کر لگی اور زاہد اور مُلا کو بھی لگے گی۔



امروز از عشق بین کاندر جہان اظہار شد
چشمی ز وحدت باز کن در ہر مکان دلدار شد

شہود شد آن ہر کجا ہم جلوہ حسنش جا بجا
در ہر مکان ہر جا ببین ہم یار ما سیار شد

گہ در لباس بادشاہ گاہی بدلق پارسا
واللہ خیر الماکرین محبوب ما طرار شد

منصور واقف بود او است سر از محرم گشتہ است
جز نعرہ انا الحق شنو دیگر نہ از گفتار شد

گہ بر زمین گہ بر فلک گہ آدم و گاہی ملک
گہ در تماشا دیگر ست گہ ہوا طیار شد

گہ ملک گیری میکند گاہی فقیری میکند
گہ محتسب ملا شود گہ مست گہ ہشیار شد

گہ ناز و غمزہ میکند غوغا بعالم افگند
گہ آشکار آدم شود گہ نور گاہی نار شد

اردو ترجمہ

دیکھ آج دنیا کے اندر عشق کا راز فاش ہو گیا۔ توحید کے فیض سے آنکھ کھول ہر جگہ اور ہر مقام پر محبوب جلوہ آرا ہے۔ وہ ہر جگہ اور ہر مقام پر حاضر ہے اور اس کے حسن کا جلوہ جا بجا ہے۔ ہمارا یار ہر وقت سیر و سیاحت میں رہتا ہے تم جہاں چاہو اسے دیکھ سکتے ہو۔

کبھی خلعت شاہی میں جلوہ گر ہوتا ہے اور کبھی فقیرانہ گدڑی میں، ہمارا محبوب بڑا ہی ہشیار ہے اور اس کی صفت بہترین منصوبہ بندی کرنے والا ہے۔

اس راز سے منصور آگاہ تھے بلکہ وہ محرم اسرار تھے اسی لئے ان کے منہ سے انا الحق کے علاوہ اور کوئی بات نہیں سنی گئی۔

کبھی زمین پر ہے کبھی آسمان پر، کبھی انسانی روپ میں ہے اور کبھی فرشتوں کے روپ میں، کبھی دوسروں کو دیکھتا رہتا ہے اور کبھی خود ہوا میں اڑتا رہتا ہے۔

کبھی بادشاہی کرتا ہے اور کبھی فقیری۔ کبھی محتسب بنتا ہے کبھی ملا اور کبھی مست بنتا ہے اور کبھی ہشیار۔

کبھی ناز و انداز میں مصروف ہوتا ہے اور دنیا کے اندر ہنگامہ برپا کر دیتا ہے کبھی علانیہ انسانی صورت اختیار کر لیتا ہے کبھی نور بنتا ہے اور کبھی نار۔

○

دم تو ندانی دگر این دم دم حق بود
ظاہر و باطن نگر این دم دم حق بود
پس تو کجائی بگو دم بدم ہو بہو
پا ایت تا فرق سر این دم دم حق بود
موج ز دریا برون نیست برون از بحر
دان تو بحر سر بسر این دم دم حق بود
یافت خدا راز خود آنکہ وہم خود شناخت
از تن و جان شو جدا این دم دم حق بود
ای دل دم را شناس نیست بجز دم نگر
در مصحف در خبر این دم دم حق بود
این دم از ذات حق پاس لا انفاس دان
روز و شبان می شمر این دم دم حق بود

آدم از دم شد پیدا او آشکار
نور خدا در بشر این دم دم حق بود

اردو ترجمہ

دم کو تو اور کوئی چیز نہ سمجھ۔ یہ دم در اصل اللہ کا دم ہے۔ ظاہر بھی دیکھ اور باطن بھی دیکھ۔ یہ دم اللہ کا دم ہے۔

پھر بتا، تو کہاں ہے۔ ہر نفس ہر دم، میں وہی ہے۔ پاؤں سے لے کر سر تک یہ دم اللہ کا دم ہے۔

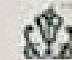
موج دریا سے باہر نہیں ہے بلکہ دریا کے اندر ہی ہے تو ان موجوں کو بھی دریا ہی سمجھ۔ یہ دم اللہ کا دم ہے۔

جس شخص نے اپنے آپ کو پہچانا اس نے اللہ کی ذات کا راز پالیا۔ اپنے جسم اور جان سے علیحدہ ہو جا۔ یہ دم اللہ کا دم ہے۔

اے دل! دم کو پہچان اور دیکھ دم کے بغیر اور کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ بات قرآن مجید میں بھی ہے۔ یہ دم اللہ کا دم ہے

یہ دم ذات حق کی جانب سے ہے تو پاس انفاس کو سمجھ لے۔ دن رات اس کا شمار کرتا رہ۔ یہ دم اللہ کا دم ہے۔

اے آشکار! آدم (انسان) دم ہی سے پیدا ہوا ہے۔ بشر کے اندر اللہ کا نور ہے اور یہ دم اللہ کا دم ہے۔



ردیف الذال

○

آمد از طرف یار این کاغذ
خوانده ام بار بار این کاغذ
اندر آن ہم نوشتہ بود سلام
روح کردم نثار این کاغذ
خط نبوده مگر پیالہ شراب
کرد افزون خمار این کاغذ
کرد مخمور چشم گریان شد
روز و شب زار زار این کاغذ
آمده چون نسیم در بستان
خاطرم شد بہار این کاغذ
خوشدلی خرمی بدل عاشق
از یکی شد ہزار این کاغذ

حرز جان کرد و در گلو آویخت
عاشق آشکار این کاغذ

اردو ترجمہ

یہ کاغذ یار کی جانب سے آیا ہے۔ میں نے اس کاغذ کو بار بار پڑھا ہے۔

اس کاغذ میں سلام لکھا ہوا تھا۔ میں نے اپنی روح اس کاغذ پر قربان کر دی۔

یہ خط نہیں تھا بلکہ شراب کا ایک پیالہ تھا۔ اس کاغذ نے میرا خمار اور بھی بڑھا دیا۔

میری مخمور آنکھیں اس کاغذ کو دیکھ کر دن رات زار زار رونے لگیں۔

جیسے صبح کی ہوا باغ میں آتی ہے اسی طرح یہ خط میرے دل کے باغ کے لئے بہار بن کے آیا۔

عاشق کے دل کی خوشی اور زندہ دلی اس کاغذ کی وجہ سے ہزار گنا بڑھ گئی۔

آشکار عاشق نے اس کاغذ کو اپنی جان کا تعویذ بنا کر اپنے گلے میں ڈال دیا۔

ردیف الرای

بنگر چہ جلوس کرد دلدار
حسنش شد بہر کجا پدیدار
مشہور شدہ بہر مقامی
در کعبہ و کنشت رخ نمودار
منظور شدہ بنظر ہر کس
آشفتہ شدہ ہست و ہشیار
مخمور ز جرعۂ محبت منصور
بیخود گشت رفت بردار
یک دم نشوی ز درد فارغ
از ما و منی تو دست بردار
رہ درد والم ز زہد خوشتر
از پیر مغان کنی تو تکرار
از خویش مدان تو خیر و شر را
موجود ہمان بود بہر کار
خواندی ز قرآن نحن اقرب
تو دور شدی ز خیال پندار
نزدیک ز روح شد آشکارا
ہیہات کہ می نشوی خبردار

اردو ترجمہ

دیکھ یار نے کیسا دربار لگایا ہے۔ اس کا حسن چاروں طرف جلوہ فرمائی کر رہا ہے۔

یار ہر جگہ مشہور ہوگیا اور اپنا رخ زیبا کعبہ میں بھی اور مندر میں بھی نمایاں کر دیا۔

یار ہر شخص کا منظور نظر ہوگیا اور اس پر ہر شخص عاشق ہوا مست بھی اور ہشیار بھی۔

منصور صرف ایک گھونٹ سے مخمور ہو گیا اور ایسا بے خود ہوا کہ سولی پر چڑھ گیا۔

ایک پل بھی درد سے غافل نہیں ہوتا۔ اپنی ہستی سے دست بردار ہو جا۔

درد اور رنج کی راہ زہد اور تقوی سے اچھی ہے۔ اس بات کی تصدیق تو پیر مغاں سے کر سکتا ہے۔

تو خیر اور شر کو اپنی جانب سے نہ سمجھ۔ ہر کام میں وہی موجود ہے۔

تو نے قرآن میں "نحن اقرب" پڑھ لیا ہے۔ اب اپنے آپ کو کچھ سمجھنے کے خیال کو ترک کر دے۔

آشکار روح (اصل حقیقت) کے بالکل قریب ہے لیکن افسوس ہے کہ تجھے اس راز کا پتہ نہیں ہے۔



یار ما از جان و دل نزدیک تر
پس چرا گشتی ز اقرب بیخبر
وہو معکم اینما کنتم و شنو
از خیال ما و من خود شو بدر
ای کہ جوئی شاہ را در کشورات
تختگاہ بادشہ شد در بشر
بہر آن شخصی بہر سو میدوی
او توئی او تو ائی نیست دگر
نیست غیری در جہان آشکار
فی السموات الارض حق را نگر

اردو ترجمہ

ہمارا یار قلب اور روح سے بھی زیادہ قریب ہے۔ پھر تو نحن اقرب کے راز سے بے خبر کیوں ہے۔

وھو معکم اینما کنتم (تم جہاں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے) کو سن لے۔ اور ما و من کے خیال کو ترک کر دے۔

اے دوست! تو بادشاہ کو ولایتوں (ملک ملک) میں تلاش کرتا پھرتا ہے۔ حالانکہ بادشاہ کی تخت گاہ تو انسان کے اندر ہے۔

تو جس ذات کی تلاش میں ہر سو دوڑتا ہے پھرتا ہے وہ تو ہے، وہ تو ہے اور تیرے سوائے کوئی اور نہیں ہے۔

ظاہر خواہ پوشیدہ کوئی غیر نہیں ہے۔ زمین ہو خواہ آسمان۔ تجھے ہر جگہ ذات حق نظر آئے گی۔

○

دلِ ما شدہ ز ہجرت شب و روز بیقرار
ہمہ عمر می کشیم براہ تو انتظار

ہیہات ہای ہای بحالم چہ می شود
از بہر وصل تو بکنم گریہ زار زار

خیالم ز کار و بار جہان رفت رفت رفت
بیزاریم ز خویش برفتم ز اختیار

ہر کس بدید نرگس شہلای نیمخواب
شیداست در جہان چہ مست و چہ ہوشیار

عاشق بجان و دل زیقین دامنت گرفت
ہست این غلام تو ز غلامان آشکار



اردو ترجمہ

میرا دل تمہاری جدائی میں دن رات بے قرار رہتا ہے۔ میں زندگی بھر تمہاری راہ میں سراپا انتظار رہوں گا۔

افسوس، صد افسوس، میرا کیا حال ہوگیا ہے میں تمہارے وصل کی خاطر زار زار روتا رہتا ہوں۔

میرا دھیان دنیا کے دھندوں سے بالکل ہٹ گیا ہے۔ میں اپنے آپ سے بیزار ہوں اور اپنے اختیار میں نہیں رہا۔

جس شخص نے اس کی نیم خوابیدہ آنکھیں دیکھ لی ہیں وہ اس پر عاشق ہو چکا ہے۔ مست ہو خواہ ہشیار۔

عاشق نے پورے یقین اور جان و دل کے اعتماد کے ساتھ تمہارا دامن پکڑ لیا ہے۔ یہ آشکار تمہارے غلاموں کا غلام ہے۔



○

تو بادشاہ کریمی و من بعصیان پر
کہ از تو عفو بجوا ہم تو ئی کرم گستر

ز کردہ خویش پشیمان بسی پریشانم
کہ در من ست خطا ہای کارہا بدتر

شوی تو ساتر عیوب و غافر الذنوب
شہا مرا مکنی شرمسار روز حشر

کہ داغدار سگ از سگان بارگہت
ز راہ لطف و کرم خود بسوی ما بنگر

کجا روم کجا نالہ و آہ جرم کنیم
توئی رحیم کہ عفور جز تو نیست دگر



اردو ترجمہ

تو بادشاہ ہے۔ مہربان ہے اور میں سراپا غرق گناہ ہوں۔ تجھ سے معافی کا خواستگار ہوں کیونکہ تو ہی کرم کرنیوالا ہے

میں اپنے کیے پر بہت پشیمان ہوں اور بہت ہی پریشان بھی۔ کیونکہ میں خطا کار ہوں اور میرے اعمال خراب ہیں۔

میرے عیبوں کی پردہ پوشی کرنا اور میرے گناہوں کو بخش دینا۔ اے شہنشاہ! مجھے قیامت کے روز شرمسار نہ کرنا۔

میں تمہاری بارگاہ کے کتوں میں سے ایک داغدار (نشان زدہ) کتا ہوں تو اپنے لطف و کرم سے خود ہی میری جانب نظر کر۔

کدھر جاؤں اور کہاں جاکر اپنے گناہوں پر روؤں اور آہ و زاری کروں۔ تو ہی مہربان ہے اور تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں ہے۔



وسیلہ ہیچ ندارم کہ روی راہم نیست
محمد ست و علی آلِ او وسیلہ مگر

تراکہ عرض کنم یا تو خود قبول کنی
تو ئی بہر دم موجود باطن و ظاہر

مرا تو یاد بفرما ہمیں مرادِ من ست
اگر کشش نبود از تو خاک بر رو سر

چو آشکار کند نالہا ز ہجر و فراق
ز بندگان تو یک از این کمینہ کمتر

نہ کوئی وسیلہ ہے اور نہ ہی کوئی راستہ نظر آتا ہے بس میرا وسیلہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم، علی المرتضیٰ اور ان کی اولاد ہے۔
میں تیرے حضور میں کیا عرض کر دوں۔
تو خود ہی قبول فرما۔ تو تو ہر وقت حاضر و ناظر ہے باطن بھی اور ظاہر بھی۔
میرا مدعا فقط اتنا ہے کہ تو مجھے یاد فرما۔
اگر تیری طرف سے کشش اور طلب نہیں ہے تو میرے منہ اور سر پر خاک۔
یہ آشکار جو فراق میں آہ و زاری کرتا ہے تیرے غلاموں میں سے ایک ادنیٰ غلام ہے۔

ای کہ می گریم ز ہجرش زار زار
ور دما گر دید ہر دم یار یار

ہست با ما دوست را عہد قدیم
می کشم شب روز بر رہ انتظار

اردو ترجمہ

اے دوست! میں اس کی جدائی میں زار زار روتا ہوں۔ اب تو ورد میرا ساتھی بن گیا ہے۔
میرے دوست نے ازل میں مجھ سے دیدار کا، وعدہ کیا تھا۔ اسی لئے میں دن رات راستہ میں کھڑا ہوں اور اس کا انتظار کر رہا ہوں۔

آن کدامی روز گردد ساعتی
تا بکام دل بہ بینم روی نگار

از عمر بگذشتہ دو ہفتاد سال
تا ہنوزم وصل نی من بیقرار

یک شبی گرمی شوی مہمان من
جان و دل بیچارہ گردد نو بہار

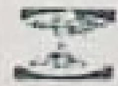
بعد مدت خویش را بشناختم
یار را در بر گرفتم استوار

رفتم از خود بے خودی کردہ ظہور
اختیار از دست شد بی اختیار

نی فراق و نی وصال آید مرا
دوست ہمدم ہمقدم شد در کنار

بود مخفی آشکارا گشت از صورت بشر
گفت الانسان سری سرّہ شد آشکار

وہ گھڑی کس دن آئے گی جب میں اپنے محبوب کا حسب خاطر دیدار کر سکوں گا۔
میری زندگی کے بہتر برس گذر گئے لیکن ابھی وصل نصیب نہیں ہوا اور اسی لئے میں بے قرار ہوں۔
اے محبوب! تو اگر ایک رات میرا مہمان بن جائے تو یہ بیچارہ قلب اور روح خوش ہو جائے۔
میں نے بڑی مدت کے بعد اپنے آپ کو پہچانا اور میں نے اپنے محبوب کو اچھی طرح سے آغوش میں لے لیا۔
میری خودی غائب ہو گئی اور بے خودی ظہور میں آ گئی۔ اختیار ہاتھ سے جاتا رہا اور بے اختیاری نے اس کی جگہ لے لی۔
اب نہ فراق کی کیفیت باقی ہے اور نہ وصال کی۔ میرا محبوب میری آغوش میں ہے اور میرے دم اور قدم کے ساتھ ہے۔
پہلے مخفی تھا پھر انسانی صورت میں ظہور پذیر (آشکار) ہوا اور یہ اعلان کر دیا کہ انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں۔



○

ای تو چورو بہ فشوی حیلہ گر
لو نہ ماتند مشو در شہر

خویشس میار ای چورو بہ مکار
تا نشوی خوار بسی بیش تر

عاشق باش و دل افگار شو
محو کند عشق ہمہ شر و شر

لیس فی الدارین الا ہو شنو
ہست آن موجود بزیر و زبر

باہمہ او بی ہمہ وصفش ببین
تعبیہ او ہست بصورت بشر

بشکن یک بار طلسم وجود
خواجۂ عطار بداد این خبر

چوں بعدم میرسی ای آشکار
معیت حق ست کہ تا پای سر

اردو ترجمہ

اے دوست! لومڑی کی طرح مکار نہ بننا اور بندر کی طرح شہر کا رُخ نہ کرنا (یا بندر کی سی شہرت یا بدنامی حاصل نہ کرنا)

مکار لومڑی کی طرح ہار سنگھار نہ کرنا، ورنہ بہت ذلیل اور رسوا ہو جائے گا۔

عاشقی کر اور اپنا دل درد عشق سے مجروح کرلے۔ عشق تمام شور و شر مٹا دیتا ہے۔

سُن لے۔ دونوں جہان میں اس کے سوائے کوئی نہیں ہے۔ اوپر نیچے وہی موجود ہے۔

اس کے اوصاف دیکھ، سب کے ساتھ بھی ہے اور سب سے الگ بھی ہے۔ اپنے آپ کو انسانی صورت میں چھپالیا ہے۔

خواجہ فریدالدین عطار کی ہدایت ہے کہ ایک بار اپنے وجود کے طلسم کو توڑ دے۔

اے آشکار! جب تو اس دنیائے فانی سے کوچ کرے گا تو کلی طور پر حق کی ہمراہی میں ہوگا یعنی محبوب حقیقی کے حضور میں ہوگا۔

○

ای دل بزنی نعرۂ پُر شور بسر منبر
کہ این غیر خدا بنود بادیدہ دل بنگر

بدہیم نشانہا باور تو کنی دل من
بی ینطق بی یسمع بی یمشی بی یبصر

انا احمد لا میم ہم داتی من رانی
لی وقت مع اللہ است فرمودہ پیغمبر

ما کفر نمیگویم این سخن ہمہ راست ست
آنکس کہ بود کافر زین معنی شد منکر

اردو ترجمہ

اے دل! منبر پر چڑھ کر زور و شور کے ساتھ نعرہ لگا کہ اے لوگو! دل کی آنکھیں کھول کر دیکھو۔ یہ جو کچھ تمہیں نظر آتا ہے وہ اللہ کے سوائے اور کچھ نہیں ہے یعنی وہ ہی وہ ہے۔

اے میرے دل! میں تجھے نشانیاں بتاتا ہوں تو یقین کر کہ بی ینطق و بی یمشی و بی یسمع و بی یبصر برحق ہے (یہ اشارہ ہے حدیث قدسی کی طرف کہ جب بندہ کی تمام حسی قوتیں اللہ کی قوتوں میں مدغم ہو جاتی ہیں تو وہ جو کچھ کرتا ہے وہ دراصل اللہ کرتا ہے۔)

اَنَا اَحْمَدُ بِلَا مِیْم۔ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ۔ لِیْ مَعَ اللہِ وَقْتٌ۔ یہ تمام ارشادات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور ان سے ثابت ہے کہ انسان کے لباس میں دراصل اللہ کی ذات کارفرما ہے۔

میں کفر نہیں بکتا۔ یہ تمام باتیں بالکل سچ ہیں جو کافر ہوگا وہی ان باتوں کا منکر ہوگا۔

ای دل از ہست و نیست گر تو بیابی خبر
در دو جہان می شوی بادشہ بہرہ ور

اصل تو نا نیستی پس تو بگو کیستی
دانی تا چیستی چون شدہ بے خبر

خود را دانی تہ غیر در دو جہان از تو سیر
کعبہ توئی ہم تو دیر چشم کشا و نگر

از خود چون رستہ واز من و ما رفتہ
خود خود او گشتہ ہستی تو سہ و گر

گرچہ بود صد ہزار در عدد بے شمار
دانی تو یکی آشکار واقف باشی اگر



اردو ترجمہ

اے دل! اگر تجھے عدم اور وجود کا راز معلوم ہو جائے تو تو دونوں جہاں کا ایک کامیاب اور کامران بادشاہ بن جائے۔

تیری اصلیت عدم نہیں ہے یعنی تو ناچیز نہیں ہے۔ پھر بتا تو کون ہے تجھے اپنی اصلیت کو جاننا چاہیئے کہ تو کیا ہے۔ خواہ مخواہ کیوں بے خبر بنا پھرتا ہے۔

تو اپنے آپ کو حرمت جان۔ دونوں جہاں میں تیری ہی وجہ سے رونق ہے۔ کعبہ بھی تو ہی ہے اور مندر بھی تو۔ آنکھیں کھول اور دیکھ۔

تو جب سے اپنے آپ سے آزاد ہو لیا ہے اور اپنی ہستی کو ترک کیا ہے تو وہ ہو گیا ہے اب تو ہی تو ہے اور کوئی نہیں ہے۔

اگرچہ گنتی میں لاکھوں آدمی ہیں لیکن تو آشکار کو فقط ایک ہی جان۔ اگر تو اصل حقیقت کو جاننا چاہتا ہے۔



گرچہ کشف القلوب کشف قبور
حاصلت گشت می شوی مسرور

خادمان و مرید و شاگردان
صد ہزار ست تا شدی مشہور

گر تو پرسی ز ما چہ راست و راست
راست گویم ز ہر سہ باشی دور

کشف قلب و قبور نما می ست
کار نفسانی ست نیست حضور

خویش بشناس آشکار و نہاں
کار آن کن کہ کرد شہ منصور

اردو ترجمہ

تجھے اگر کشف القلوب اور کشف القبور حاصل ہو گیا اور تو اس پر خوش ہے۔

تیرے لاکھوں خادم، مرید اور شاگرد ہیں اور تو مشہور ہو گیا ہے۔

لیکن تو اگر مجھ سے پوچھے کہ سیدھا راستہ کون سا ہے تو میں تجھے سچ سچ بتاؤں کہ تو ان تینوں باتوں (کشف القلوب، کشف القبور اور شہرت) سے کنارہ کشی اختیار کر۔

کشف القلوب اور کشف القبور ایک قسم کی خیلغوری ہے اور نفسانیت ہے۔ اس کا تزکیۂ نفس اور حضور قلب یا حضور حق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ظاہر خواہ باطن اپنے آپ کو پہچان اور وہ کام کر جو شاہ منصور حلاج نے کیا۔



ای دل از ہست و نیست گر تو بیابی خبر
در دو جہان می شوی بادشہ و بہرہ ور

اصل تو نا نیستی پس تو بگو کیستی
دانی تا چیستی چون شدہ ای بے خبر

خود را دانی ز غیر در دو جہان از تو سیر
کعبہ توئی ہم تو دیر چشم کشا و نگر

از خود چون رستہ و از من و ما رفتہ
خود خود او گشتہ ہستی تو ستہ دگر

گرچہ بود صد ہزار در عدد بے شمار
دانی تو یکی آشکار واقف باشی اگر



اردو ترجمہ

اے دل! اگر تجھے عدم اور وجود کا راز معلوم ہو جائے تو تو دونوں جہاں کا ایک کامیاب اور کامران بادشاہ بن جائے۔

تیری اصلیت عدم نہیں ہے یعنی تو ناچیز نہیں ہے۔ پھر بتا تو کون ہے۔ تجھے اپنی اصلیت کو جاننا چاہیئے کہ تو کیا ہے۔ خواہ مخواہ کیوں بے خبر بنا پھرتا ہے۔

تو اپنے آپ کو غیر مت جان۔ دونوں جہاں میں تیری ہی وجہ سے رونق ہے۔ کعبہ بھی تو ہی ہے اور مندر بھی تو۔ آنکھیں کھول اور دیکھ۔

تو جب سے اپنے آپ سے آزاد ہوا ہے اور اپنی ہستی کو ترک کیا ہے تو وہ ہو گیا ہے اب تو ہی تو ہے اور کوئی نہیں ہے۔

اگرچہ گنتی میں لاکھوں آدمی ہیں لیکن تو آشکار کو فقط ایک ہی جان۔ اگر تو اصل حقیقت کو جاننا چاہتا ہے۔



گرچہ کشف القلوب کشف قبور
حاصلت گشت می شوی مسرور

خادمان و مرید و شاگردان
صد ہزار ست تا شدی مشہور

گر تو پرسی ز ما چہ راست و راست
راست گویم ز ہر سہ باشی دور

کشف قلب و قبور نامی ست
کار نفسانی ست نیست حضور

خویش بشناس آشکار و نہاں
کار آن کن کہ کردہ شہ منصور

اردو ترجمہ

تجھے اگر کشف القلوب اور کشف القبور حاصل ہو گیا اور تو اس پر خوش ہے۔

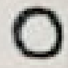
تیرے لاکھوں خادم، مرید اور شاگرد ہیں اور تو مشہور ہو گیا ہے۔

لیکن تو اگر مجھ سے پوچھے کہ سیدھا راستہ کون سا ہے تو میں تجھے سچ سچ بتاؤں کہ تو ان تینوں باتوں (کشف القلوب، کشف القبور اور شہرت) سے کنارہ کشی اختیار کر۔

کشف القلوب اور کشف القبور ایک قسم کی چغلخوری ہے اور نفسانیت ہے۔ اس کا تزکیۂ نفس اور حضور قلب یا حضور حق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ظاہر خواہ باطن اپنے آپ کو پہچان اور وہ کام کر جو شاہ منصور (حلاج) نے کیا۔





ای دل یقین بدانی حاضر خدا است ناظر
آیت نحن بخوانی حاضر خدا است ناظر
این جسم خاک خاکست این روح ذات پاکست
هرگز دگر ندانی حاضر خدا است ناظر
بشناس خویشتن را بگذار ما و من را
وانگه ببین عیانی حاضر خدا است ناظر
انسان سرِ الٰہی ہر کس دہد گواہی
از ما ہمین نشانی حاضر خدا است ناظر
دلبر کہ در کنارم مونس انیس دارم
از جان عزیز جانی حاضر خدا است ناظر
واحد احد بخوانی قادر صمد بدانی
او ہست لامکانی حاضر خدا است ناظر
در عشق آشکارم بیمار تشنہ زارم
جرعہ ز لب چشانی حاضر خدا است ناظر

اردو ترجمہ

اے دل! یقین جان کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید کی آیہ کریمہ پڑھ کر دیکھ لے۔ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔

یہ جسم خاک ہی خاک ہے اور یہ روح وہی ذات پاک ہے تو اور کوئی خیال نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔

اپنے آپ کو پہچان اور "انا" کو ترک کر۔ اس کے بعد تو علانیہ دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔

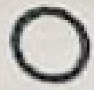
اس بات کی گواہی ہر شخص دے گا کہ انسان خدائی راز ہے ہماری جانب سے یہی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔

میرا محبوب جو میری آغوش میں ہے میرا مونس و غمگسار ہے اور مجھے میری جان سے بھی پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔

واحد اور احد پڑھ اور قادر اور صمد جان۔ وہ لامکانی یعنی غیر مقید ہے۔ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔

میں عشق میں آشکار ہوں۔ بیمار ہوں۔ پیاسا ہوں۔ اپنے ہونٹوں سے (شربت وصل کا) ایک گھونٹ پلا دے۔ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔





ای دلا تو ثم وجہ اللہ نگر
در گمان و شک نباشی بی بصر
لی مع اللہ آمدہ از مصطفیٰ
پس چرا باشی ازیں رہ بی خبر
تو کشف فرمودہ شاہ مرتضیٰ
چند بارش شرح کردم سربسر
گفت سبحانی اعظم بایزید
ہست این قولش بعالم منتشر
بین چہ نوبت عشق آن حلاج زد
درمیانِ عاشقان شد نامور
این ہمہ او بود او بود این ہمہ
او بصد شکل آمدہ اندر نظر
آشکارا گوش کن از درد عشق
دمبدم خوردن بود خونِ جگر

اردو ترجمہ

اے دل! تو ثم وجہ اللہ کو دیکھ۔ اندھوں کی طرح کسی شک و شبہ میں نہ پڑ۔

حضور محمد مصطفیٰ کا ارشاد ہے لی مع اللہ۔ پھر تو اس نکتہ سے بے خبر کیوں رہتا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ نے "تو کشف" فرمایا ہے۔ میں نے کئی بار اس نکتہ کی شرح بیان کی ہے۔

حضرت بایزید بسطامی نے "سبحانی ما اعظم شانی" فرمایا ہے۔ ان کا یہ قول دنیا بھر میں مشہور ہے۔

دیکھ منصور حلاج نے کس طرح عشق کا نقارہ بجایا اور عشاق میں نامور ہو گیا۔

یہ سب کچھ وہی تھا اور وہی یہ سب کچھ تھا۔ وہ سینکڑوں صورتوں میں سامنے آیا ہے۔

اے آشکار! غور سے سن لے درد عشق کی وجہ سے دمبدم خون جگر پینا پڑتا ہے۔

ای دل یقین بدانی حاضر خداست ناظر
آیت نحن بخوانی حاضر خداست ناظر
این جسم خاک خاکست این روح ذات پاکست
هرگز دگر ندانی حاضر خداست ناظر
بشناس خویشتن را بگذار ما و من را
وانگہ ببین عیانی حاضر خداست ناظر
انسان سر الٰہی ہر کس دہد گواہی
از ما ہمین نشانی حاضر خداست ناظر
دلبر کہ در کنارم مونس انیس دارم
از جان عزیز جانی حاضر خداست ناظر
واحد احد بخوانی قادر صمد بدانی
او ہست لامکانی حاضر خداست ناظر
در عشق آشکارم بیمار تشنہ زارم
جرعہ ز لب چشانی حاضر خداست ناظر

اردو ترجمہ

اے دل! یقین جان کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید کی آیہ کریمہ پڑھ کر دیکھ لے۔ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔

یہ جسم خاک ہی خاک ہے اور یہ روح وہی ذات پاک ہے تو اور کوئی خیال نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔

اپنے آپ کو پہچان اور انا کو ترک کر۔ اس کے بعد تو علانیہ دیکھے گا کہ اللہ تعالےٰ حاضر و ناظر ہے۔

اس بات کی گواہی ہر شخص دے گا کہ انسان خدائی راز ہے ہماری جانب سے یہی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔

میرا محبوب جو میری آغوش میں ہے میرا مونس و غمگسار ہے اور مجھے میری جان سے بھی پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔

واحد اور احد پڑھ اور قادر اور صمد جان۔ وہ لامکانی یعنی غیر مقید ہے۔ اللہ تعالےٰ حاضر و ناظر ہے۔

میں عشق میں آشکار ہوں۔ بیمار ہوں۔ پیاسا ہوں۔ اپنے ہونٹوں سے (شربت وصل کا) ایک گھونٹ پلا دے۔ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔

ای دلا تو ثم وجہ اللہ نگر
در گمان و شک نباشی بی بصر

لی مع اللہ آمدہ از مصطفیٰ
پس چرا باشی ازیں رہ بی خبر

تو کشف فرمودہ شاہ مرتضیٰ
چند بارش شرح کردم سربسر

گفت سبحانی اعظم بایزید
ہست این قولش بعالم منتشر

بین بہ نوبت عشق آن حلاج زد
درمیان عاشقان شد نامور

این ہمہ او بود او بود این ہمہ
او بصد شکل آمدہ اندر نظر

آشکارا گوش کن از درد عشق
دمبدم خوردن بود خون جگر

اردو ترجمہ

اے دل! تو ثم وجہ اللہ کو دیکھ۔ اندھوں کی طرح کسی شک و شبہ میں نہ پڑ۔

حضور محمد مصطفےٰ کا ارشاد ہے لی مع اللہ۔ پھر تو اس نکتہ سے بے خبر کیوں رہتا ہے۔

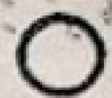
حضرت علی المرتضیٰ نے "تو کشف" فرمایا ہے۔ میں نے کئی بار اس نکتہ کی شرح بیان کی ہے۔

حضرت بایزید بسطامی نے "سبحانی ما اعظم شانی" فرمایا ہے۔ ان کا یہ قول دنیا بھر میں مشہور ہے۔

دیکھ منصور حلاج نے کس طرح عشق کا نقارہ بجایا اور عشاق میں نامور ہو گیا۔

یہ سب کچھ وہی تھا اور وہی یہ سب کچھ تھا۔ وہ سینکڑوں صورتوں میں سامنے آیا ہے۔

اے آشکار! غور سے سن لے درد عشق کی وجہ سے دمبدم خون جگر پینا پڑتا ہے۔



در وصالم از وصالش بیخبر
در کنارم هم براهش منتظر

آب میجویم غرق باشم در آب
شمس می گوید کجا باشد مهر

جستجو خود را کند از بهر خود
او درون بیرون نمی باشد دگر

عاشق و معشوق آن هر دو یکی ست
موج دریا قطره آب ست آن بحر

آشکارا با تو گویم آشکار
آن بود غواص آن باشد گہر



اردو ترجمہ

میں وصال کے عالم میں ہوں لیکن پھر بھی اس کے وصال سے بے خبر ہوں۔ محبوب میری آغوش میں ہے لیکن میں پھر بھی سرِ راہ اس کا منتظر ہوں۔

میں پانی کے اندر غرق ہوں لیکن پھر بھی پیاسا ہی ہوں۔ سورج کہتا ہے کہ سورج کہاں ہے (یعنی سکر کی کیفیت کا یہ عالم ہے کہ خود اپنا پتہ بھی نہیں ہے)

وہ ذات حقیقی آپ ہی اپنی تلاش میں ہے۔ حالانکہ اندر بھی وہی ہے اور باہر بھی وہی۔ اور کسی دوسرے کا کوئی وجود نہیں ہے۔

عاشق ہو یا معشوق، دراصل دونوں ایک ہی ہیں۔ دریا کی موج دراصل پانی کا قطرہ بھی ہے اور خود ہی دریا بھی ہے۔

اے آشکارا میں تم سے صاف صاف کہتا ہوں۔ غواص بھی وہی ہے اور موتی بھی وہی ہے۔



کل شئ ھو اللہ است مشہور
او بہر جائے کردہ است اظہور

دیدہ را باز کن کہ تا بینی
ناظر او شدہ است او منظور

گر تو واقف نہ ازین اسرار
تا برو سوی شہر نیشاپور

چون زبان و لسان یکی معنی ست
این ہمہ او بود چہ وحش طیور

آشکارا و نہان ہمانست ہمان
دور و نزدیک واصل و مہجور

اردو ترجمہ

کل شئ ھو اللہ (ہر چیز اللہ ہے) مشہور ہے۔ اس نے ہر مقام پر ظہور فرمایا ہے۔

آنکھیں کھول تاکہ دیکھ سکے۔ ناظر بھی وہی ہے اور منظور بھی وہی ہے۔

تو اگر اس راز سے آگاہ نہیں ہے تو تجھے نیشاپور جانا چاہیئے (جہاں شیخ عطار رہتے تھے)۔

جس طرح زبان اور لسان کے ایک ہی معنی ہیں اسی طرح سب کچھ وہی ہے کیا درندہ اور کیا پرندہ۔

اے آشکارا وہ ذات مخفی وہی ہے وہی دور ہو یا نزدیک۔ وصل میں یا ہجر میں۔



○

اردو ترجمہ

میزنم نعرہ انا الحق آشکار
اندرین آخر زمان منصور وار

میں علانیہ انا الحق کا نعرہ لگاتا ہوں منصور کی طرح اس آخری زمانہ میں ۔

کوس منصوری بکوبم در جہان
گر رود سر خوشترم باشد نثار

میں دنیا میں منصوری نقارہ بجاؤں گا اگر میرا سر چلا جائے تو اس قربانی پر میں خوش ہوں گا۔

ہر کہ محروم ست از اسرار عشق
کی شود از عاشقان دلفگار

جو شخص اسرار عشق سے بے نصیب ہو وہ عشاق دلفگار میں سے کیسے ہو سکتا ہے۔

نوبت آن بادشاہی میزنم
شہریارم شہریارم شہریار

میں نوبت شاہی بجاتا ہوں۔ میں بادشاہ بادشاہ ہوں۔ بادشاہ ہوں۔

سد اسکندر بود این جسم و جان
بشکنی فتحت شود ای نامدار

یہ جسم اور یہ جان سد سکندری ہے۔ اے دوست اس کو توڑ دے تو تجھے فتح حاصل ہو۔

آشکارا فہم کن با فہم او
سر بکش یکبارہ از گرد و غبار

اے آشکارا تو اُس کی عطا کردہ سمجھ سے کام لے کر اس راز کو جاننے کی کوشش کر اور اس گرد و غبار سے باہر نکل۔

○

اردو ترجمہ

وع نفسک فتعال گفت آن یار
خیال از جسم و جان دل بردار

محبوب نے فرمایا پہلے اپنے آپ سے دستبردار ہو پھر میرے پاس آ۔ جسم قلب اور روح سے اپنی توجہ ہٹا لے۔

بیصورت آمدہ درین صورت
خویش را از شکوکہای برآر

وہ ذات پاک جس کی کوئی بھی ظاہری شکل و صورت نہیں ہے وہ اس صورت (انسانی) میں جلوہ گر ہو گیا۔ تو اپنے آپ کو شکوک و شبہات سے باہر نکال۔

چون گرفتی وجود ای نادان
شو تو از خویشتن بری بیزار

اے بے خبر! تو نے وجود کو کیوں پکڑا ہے۔ اپنی ہستی سے دست بردار ہو جا۔

کن فنا جسم در رہ توحید
خیال ما و منی خودت بگذار

اپنا جسم توحید کی راہ میں ختم کر دے اور انا کا خیال ترک کر دے۔

آشکارا تو فتح قلعہ بکن
بر تو اعیان شود ہمہ اسرار

اے آشکارا! تو جسم کا قلعہ فتح کر تو تجھ پر تمام اسرار ظاہر ہو جائیں گے۔



خواندیم کتابہای بسیار
واقف نشدم ز رمز اسرار
ہیہات بحال ماست ہیہات
کز من جز عشق نیست گفتار
در حال ہمیں کتاب گفتیم
از خیال بدان مدان تو اشعار
کج راہ شدہ است خود پرستی
از ما و منی ست استغفار
ہشدار کہ این طریق مشکل
زین راہ روان شوی خبردار
بودم بحضور پیر عبدالحق
نام اوست بہر دو عالم اظہار
بایک نظرم کشید از غیر
ما را ز وجود کرد بیزار
خود را مفگن تو در مسائل
یابی تو ہمیں طریق دشوار
در پردۂ ما و من بماندی
یکبار ز خود حجاب بردار
خود را بشناس در یقین آی
دیگر ہمہ قیل و قال بگذار

اردو ترجمہ

میں نے بہت سی کتابیں پڑھیں لیکن راز کی اصلیت سے آگاہ نہیں ہوا۔

افسوس ہے میرے حال پر افسوس کہ میں عشق کے سوائے اور کوئی بات ہی نہیں کرتا۔

اسی حال میں میں نے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ اس کو فکر جاننا شعر نہیں سمجھنا۔

خود پرستی کا راستہ ٹیڑھا ہے اور "انا" سے توبہ ہے۔

ہشیار رہنا کہ اس مشکل راستے سے تو کسی پیر ہی کے ذریعے باخبر ہو سکے گا۔

میں پیر عبدالحق کے حضور میں تھا جن کا نام دونوں جہان میں ظاہر ہے۔

ایک ہی نظر سے غیر سے رہائی دلائی اور ہستی سے بیزار کر دیا۔

اپنے آپ کو مسائل میں نہ پھنسا۔ تو اس راہ کو دشوار پائے گا۔

تو "انا" کے پردہ میں پھنس کر رہ گیا ہے۔

ایک بار اپنے اوپر سے پردہ اٹھا دے۔

اپنے آپ کو پہچان اور یقین کی دنیا میں داخل ہو جا۔ دیگر تمام باتوں کو چھوڑ دے۔

بحریست روان بآب خونین
عشاق بود دران نگونسار
ہر جای ظہور یار بودہ است
آن یک بمظاہرات بسیار
پرسی اگر از ما ز نفع و نقصان
جز عشق مباش تو خریدار
این سر عیان نمود منصور
پس کرد پدید خواجہ عطار
نوشیدہ ام می ز جام وحدت
زان ست بدماغ و دیدہ خمار
آن یار بود ہر آن چہ بینی
از ہر طرف مکن تو انکار
این راز مگو شنو آشکارا
اکنون بزبان تو زن مسمار



خون کا سمندر رواں ہے اور عشاق اس میں اوندھے منہ پڑے ہیں۔

ہر جگہ اور ہر مقام پر یار کا جلوہ ظہور پذیر ہو چکا ہے اور وہی ایک ذات تمام مظاہر میں جلوہ افروز ہے۔

تو اگر ہم سے سود اور زیاں کی بات پوچھنا چاہتا ہے تو عشق کے بغیر اور کسی چیز کا خریدار مت بننا۔

اس راز کو منصور نے فاش کیا۔ پھر خواجہ عطار نے اس کو بے نقاب کر دیا۔

میں نے وحدت کے پیالے سے شراب پی ہے۔ اسی وجہ سے میرے سر اور آنکھوں میں خمار ہے۔

تجھے جو چیز بھی نظر آتی ہے اس میں یار کا جمال جلوہ فرما ہے اسی لئے تو کسی پہلو سے بھی اس بات سے انکار نہ کر۔

اے آشکارا سن، اس راز کو فاش نہ کر۔

اب زبان پر میخ لگا دے۔



ای که بجز درد عشق ره نبری سوی یار
می کش بر راه او روز و شب انتظار

باده وحدت بنوش جامهٔ رندی بپوش
بگذر ازین هوش و گوش باش بی اختیار

باش تو دیوانه بگذر ز افسانه
از خود بیگانه سر ز شکوک بر آمد

مرد شوی فرد باش طالب آن درد باش
از دو جهان سرد باش پس تو رسی سوی یار

مدرسه و خانقاه معتکفِ جائے گاه
بگذر ازین هر سه راه پرس تو خانه خمار

گر تو کنی سروری طبل بزن سنجری
عدل و کرم گستری تا تو شوی شهریار

تا نشوی شیخ پیر در دو جهان در وگیر
ورنه نقش شو اسیر عاشق شو آشکار

اردو ترجمہ

اے دوست! تو دردِ عشق کے بغیر یار تک رسائی حاصل نہیں کر سکے گا۔ دن رات اس کی راہ میں انتظار کر۔

وحدت کی شراب پی اور رندیت کا لباس پہن عقل کی باتیں کہنا اور سننا چھوڑ اور اختیار سے بے اختیار ہو جا۔

دیوانگی اختیار کر۔ فضول باتیں ترک کر۔ اپنے آپ سے بیگانہ بن جا اور شک و شبہ سے بالاتر ہو جا۔

اگر مرد بننا چاہتا ہے تو ہر چیز سے علیحدگی اختیار کر اور دردِ عشق کا طلبگار بن جا۔ دونوں جہان سے سرد مہری اور بے توجہی کا برتاؤ کر۔ تو پھر تو یار تک رسائی حاصل کر سکے گا۔

مدرسہ، خانقاہ اور اعتکاف کی جگہ سے آگے بڑھ کر پیرِ مغاں کے گھر کا پتہ پوچھ لے۔

تو اگر بادشاہی کرنا چاہتا ہے تو سلطان سنجر کی طرح نقارہ بجا۔ عدل اور سخا کر۔ تب تو بادشاہ بن سکے گا۔

اے آشکارا! خبردار! پیر اور شیخ نہ بننا، دونوں جہاں میں عشق کا درد حاصل کرنا اور محبوب کی زلفوں میں اسیر بن کر رہنا۔

ردیف الزای

عاشقان باشند در سوز و گداز
زاهدان هستند در روزه نماز

در پیِ دنیای دون شد عامیان
عاشق آن از دین و دنیا بی نیاز

گر ز ما پرسی ره عشاق گیر
تا شوی در هر دو عالم سرفراز

زین جهان و آن جهان یابی خبر
پس کنی پرواز همچون شاهباز

آشکارا خویشتن را محو کن
تا شوی واقف هم از مخفی راز



اردو ترجمہ

عشاق سوز و گداز میں ہیں اور زاہد روزہ اور نماز میں۔

عام لوگ ذلیل دنیا کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور عشاق دین و دنیا سے بے نیاز ہیں۔

اگر ہم سے پوچھتا ہے تو عشاق کا راستہ اختیار کر تاکہ دونوں جہان میں برتری حاصل کر سکے۔

اس جہان اور اس جہان کے اسرار سے آگاہ ہو گا اور شہباز کی طرح پرواز کرتا رہے گا۔

اے آشکارا اپنے آپ کو فنا کر دے گا تو تم پر پوشیدہ اسرار منکشف ہو جائیں۔

گر گوئی می شوم واقف از ان اسرار راز
بس تو کن با صدق دل روئی کسو شہر دراز

ہست آنجا پیر عبدالحق عارف اولیا
می کند اگر زسر صد تش مسکین نواز

در رضای دوست صابر شاکر آن مرد خدا
در نیاز ست با ہمہ از دنیا بی نیاز

جز خدا ہرگز نداند ہیچ موجودی دگر
ہست آن سلطان حقیقت در دو عالم سرفراز

آشکارا و نہان شو از غلامانش غلام
باب عشق و معرفت را بر ہمہ کردہ است باز

اردو ترجمہ

تو اگر اسرار پوشیدہ سے آگاہ ہونا چاہتا ہے تو صدق دل کے ساتھ شہر درانا شریف کی جانب رخ کر یعنی وہاں حاضر ہو جا۔

وہاں پیر عبدالحق رہتے ہیں جو عارف اور ولی کامل ہیں اور مسکین نواز بھی ہیں۔ وہ لوگوں کو وحدت کے اسرار سے آگاہ فرماتے ہیں۔

وہ مرد خدا یعنی پیر عبدالحق دوست کی رضا طلبی کی خاطر صابر اور شاکر رہتے ہیں۔ سب کے ساتھ نیاز سے پیش آتے ہیں لیکن دنیا سے بے نیاز رہتے ہیں۔

وہ اللہ تعالیٰ کے سوائے اور کسی کے وجود کے قائل نہیں ہیں۔ وہ بادشاہ حق آگاہ دونوں جہاں میں سربلند اور سرفراز ہیں۔

ظاہر خواہ باطن ان کے غلاموں کا غلام بن جا۔ کیونکہ انہوں نے تمام لوگوں پر عشق اور معرفت کا دروازہ کھول دیا ہے۔

ردیف السین

ای دلا ہرگز مشو تو بیخبر خود را شناس
بگذر ہی زین غافلی ہم سر بسر خود را شناس

بیقدر خود را نمودی خویشتن را ہم بکن
غیر حق تو نیستی عالیقدر خود را شناس

بادشہ خوبان توئی منظور درویشان شدی
در نہان و در عیان زیر و زبر خود را شناس

لیس فی الدارین الا ہو ازین آگاہ شو
نیست بودت جز خدا تا پای سر خود را شناس

کل شئی ناطق بالحق باشد آشکار
ہم بکن گفتار راز خیر و شر خود را شناس

اردو ترجمہ

اے دل! بے خبر بالکل نہ بن اپنے آپ کو پہچان۔ اس غفلت کو ترک کر اور اپنے آپ کو اچھی طرح سے پہچان۔

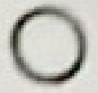
تو نے اپنے آپ کو بے قدر کر دیا۔ اپنے آپ کو سمجھنے کی کوشش کر۔ اے عالیقدر! تو حق کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ اپنے آپ کو پہچان۔

تو شاہ خوبان ہے تو درویشوں کا منظور نظر ہے۔ ظاہر اور مخفی اوپر اور نیچے اپنے آپ کو پہچان۔

اس نکتہ سے آگاہ ہو جا کہ اس کے سوائے دونوں جہاں میں کوئی نہیں ہے۔ بلکہ تو سر سے پاؤں تک خدا کے سوائے اور کچھ نہیں ہے۔ اپنے آپ کو پہچان۔

اے آشکار! ہر چیز ناطق بالحق ہے یعنی خدا کے وجود پر دلالت کرتی یا اسی کے نطق سے بولتی ہے۔ اس بات کے خیر اور شر کے پہلو پر غور کر اور اپنے آپ کو پہچان۔

ردیف الشین



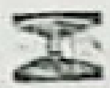
ای دلا در بارگاہِ مصطفےٰ ہشیار باش
گر تو عاشق صادقی از غیرِ او بیزار باش

ہم ز بوبکر و عمر و عثمان نداری لحولی
گوش کش حلقۂ غلامی چاکر کرار باش

توتیای چشم خود کن خاکِ پای مرتضےٰ
از غمِ شاہِ شہیدان سال و مہ بیمار باش

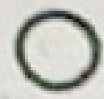
باخبر شو طالبا بگذر ز قیدِ جسم و جان
بیخبر شو زِ جہان چون جعفر طیار باش

چند در گوشہ نشینی از نہان شو آشکار
خویش را بیرون بکش در عالم سیار باش



اردو ترجمہ

اے دل! بارگاہ مصطفےٰ میں بڑی ہشیاری
سے کام لے تو اگر عاشق صادق ہے تو
اس کے غیر سے بے تعلق ہو جا۔
حضرات ابوبکر، عمر اور عثمان کے ساتھ عداوت
دبھینگا بن نہ رکھ اور اپنے آپ کو حضرت
حیدر کرار کی غلامی میں دے دے۔
حضرت علی المرتضےٰ کے پاؤں کی خاک کو اپنی
آنکھوں کا سرمہ بنا اور سید الشہدا حضرت
امام عالی مقام سیدنا حسین علیہ السلام کے غم
میں ہر وقت بیمار رہ۔
اے طالب! اصل حقیقت کی خبر رکھ اور
جسم و جان کی قید سے آزادی حاصل کر۔
حضرت جعفر طیار کی طرح دنیا و ما فیہا سے
بے خبر ہو جا۔
کب تک گوشہ نشین ہو گا۔ خلوت سے
جلوت میں آجا۔ اپنے آپ کو منظر عام
پر لے آ اور دنیا کی سیر کر۔



ای زاہد زمانہ تو ہشیار باش باش
از ہست و نیست خویش خبردار باش باش

بیرون در آ ز حجرہ ببین چشم باز کن
بگذر ز خویش محرم اسرار باش باش

خواہی اگر تو عشق ملامت قبول کن
از کیش و از مذاہب بیزار باش باش

بی دوست گر بگردی روم و عرب چہ شد
در نیک و بد ہمیشہ با یار باش باش

مارا ہوا گرفت نشاپور آشکار
با صدق دل غلام عطار باش باش

اردو ترجمہ

اے زاہد زمانہ! ہشیار ہو جا۔ اپنے عدم
اور وجود سے آگاہی حاصل کر۔

حجرہ سے باہر آ اور آنکھیں کھول کر دیکھ
اپنی ہستی کو ترک کر اور محرم راز بن جا۔

تو اگر میدان عشق میں قدم رکھنا چاہتا ہے
تو ملامت قبول کر اور تمام مذاہب اور
رسم و رواج سے بیزار ہو جا۔
تو اگر دوست کے بغیر روم اور عرب کی سیر
کرے گا تو اس سے کیا ہو گا۔ ہر لمحہ اور
ہر حال میں یار کے ساتھ رہ۔
اے آشکار! میرے دل میں پھر نیشاپور
کی کشش پیدا ہوئی ہے تو صدق دل کے
ساتھ حضرت خواجہ عطار کا غلام ہو جا۔



یکبارگی ز جسم و جان دور باش باش دیگر مدان تو ذاکر و مذکور باش باش	ایک دم جسم اور جان سے علیحدگی اختیار کر۔ اپنے آپ کو ذاکر نہ سمجھ۔ مذکور ہو جا۔ یعنی تو بندہ نہیں ہے خود آقا ہے۔
بادہ بخور ز مصطبہ رندی قلندری سرمست و لاابالی مخمور باش باش	رندی اور قلندری کے میخانہ سے شراب پی۔ سرمست بے نیاز اور مخمور بن جا۔
شیخی چہ زاہدی چہ بزرگی ازو گریز در نام عاشقی تو مشہور باش باش	پیری، زہد و تقویٰ اور بزرگی کچھ بھی نہیں ہے ان سے دور بھاگ۔ عشق میں شہرت اور ناموری حاصل کر۔
از گفتگوی غیر نجاتی دہد ترا دستش بگیر صابر مشکور باش باش	لوگوں کی چہ میگوئیوں سے تجھے نجات مل جائے گی تو عشق کا ہاتھ پکڑ اور صبر و شکر کر۔
گر راہ عشق می طلبی آشکار تو پس خاک راہ شہر نشاپور باش باش	اے آشکار! تو اگر عشق کی راہ کا طلبگار ہے تو شہر نیشاپور کے راستہ کی خاک بن جا۔



ردیف الصاد

	اردو ترجمہ
می کنم از عشق در ہر کوچہ بازار رقص چونکہ می آید تن و جان را ازان اسرار رقص	میں عشق کی وجہ سے ہر کوچہ اور ہر بازار میں رقص کرتا ہوں۔ کیونکہ رقص سے جسم اور جان کے اسرار منکشف ہوتے ہیں۔
از نوای چنگ و نی طنبور شیدا می شود دمبدم شد زاہد از خواب و بیدار رقص	زاہد جاگ رہا ہو یا سو رہا ہو۔ ہر وقت چنگ، بانسری اور طنبورہ کی آواز پر محو رقص رہتا ہے۔
از وظائف از لطائف معرفت حاصل نشد روز و شب از درد غم مشغول اندر کار رقص	اوراد اور اذکار سے خواہ لطیفے کمانے سے معرفت حاصل نہیں ہوئی۔ اس لئے دن رات درد و غم میں مشغول ہوں اور رقص میں مصروف۔
گر بیائی سوی ما ہشدار از خود می روی اندرین میخانہ چون مستان کنی یکبار رقص	تو اگر ہمارے پاس آئے تو خیال سے آنا۔ اپنی خودی کھو بیٹھے گا اور اس میخانہ میں سرمستوں کی طرح رقص کرنے لگے گا۔
وقت حالت نیست بر دم تا مدام کی شود آشکارا ہمچو شہ منصور کن بر دار رقص	ہر وقت حال طاری نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کیفیت کب پیدا ہوگی۔ اے آشکار! تو شاہ منصور کی سولی پر وجد اور رقص کر۔



ردیف الضاد



اردو ترجمہ

نمیدارم درای دوستی عرض
مراہرگزنمی باشد دگرغرض

میں دوستی کے علاوہ اور کوئی مدعا نہیں رکھتا اور میرا کوئی اور مقصد ہے ہی نہیں۔

نماز روزہ برعالم فرض شد
شدہ برما محبت دوستی فرض

تمام لوگوں پر نماز اور روزہ فرض کیا گیا لیکن ہمارے اوپر محبت اور دوستی فرض کی گئی۔

ہمیشہ جان رنجورست عاشق
کہ ہمچون عشق نبود دیگری مرض

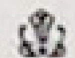
عاشق کی جان ہمیشہ بیمار رہتی ہے کیونکہ عشق کے سوائے اور کوئی بیماری ہے ہی نہیں۔

خودی قرض ست دہ ازدست اورا
اداکردن ترا واجب بود قرض

یہ تیری انا تیرے اوپر گویا قرض ہے اسے ادا کر یعنی ترک کر۔ کیونکہ قرض کی ادائیگی واجب ہے۔

بوجودات عشقت آشکارا
شد از عشق محبت آسمان ارض

اے آشکار! دنیائے عشق و محبت میں آسمان کو بھی زمین ہونا پڑتا ہے یعنی عشق شہنشاہوں کو بھی گردن جھکانے پر مجبور کرتا ہے۔





ردیف الطاء



اردو ترجمہ

آمدہ سوی ما زیاران خط
برسیدز دوستداران خط

میرے پاس میرے محبوب کی جانب سے خط آیا ہے۔ دوست کا خط آیا ہے۔

مشک وکافور را بہم آمیخت
گشت دارو بدلفگاران خط

مشک اور کافور کو آپس میں ملا کر اس سے خط لکھا ہے اور یہ خط مجروح دلوں کا مداوا بن گیا ہے۔

شرح غم ودرد راچو برخواندم
سخت ترشد ز اشکباران خط

میں نے جب درد اور غم کا حال پڑھا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

ہمچنیں خط ندیدہ ما نشنید
گرچہ خواندیم صد ہزاران خط

میں نے ایسا خط نہ دیکھا اور نہ سنا۔ اگرچہ میں نے بے شمار خط پڑھے ہیں۔

آیت شوق و ذوق خود نوشت
حرز جان کن تو آشکاران خط

محبوب نے خط میں اپنے ذوق و شوق کا حال لکھا ہے۔ اے آشکار! تو اس خط کو اپنی جان کا تعویز بنا۔





ردیف الظای

زندگانی بغیر یار چہ حظ
بادہ نوشیم بی خمار چہ حظ

خوشتر ست انتظار در رہ عشق
نکشیدی تو انتظار چہ حظ

نغمۂ بلبل خوش ست بر گلہا
سیر بستان بی بہار چہ حظ

بادہ مطرب کباب شد موجود
نیست معشوق در کنار چہ حظ

آشکارا وصال نیست ہنوز
گرچہ عمرت بود ہزار چہ حظ

اردو ترجمہ

یار کے بغیر جینے میں کیا مزہ ہے۔ شراب پی جائے اور خمار نہ ہو تو کیا مزہ آئے گا۔

عشق کی راہ میں انتظار کرنا اچھا ہوتا ہے۔ اگر تم نے کبھی انتظار نہیں کیا تو تمہیں کیا مزہ آئے گا۔

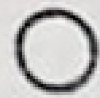
گل پر بلبل کی نغمہ سرائی کرنا خوب ہے لیکن موسم بہار نہ ہو تو باغ کی سیر کا کیا مزا۔

شراب بھی موجود ہو، مطرب بھی ہو اور کباب بھی ہو لیکن اگر محبوب پاس نہ ہو تو کیا مزا۔

اے آشکارا! اگر ایک ہزار برس کی عمر ہو اور وصال نصیب نہ ہو تو کیا مزا۔



ردیف العین



ای دل شنیدۂ کہ بود ذل من طمع
فرمودہ است پیغمبر ہم عز من قنع
پس میدوی بدولت دنیائی دون چرا
پختہ نہ ہنوز بباشی تو خام طبع
ای راہ رو درین رہ حیران چرا شدی
خود را رسان بمرتبہ جمع الجمع
بشناس نفس خود کا این معرفت حق ست
در معرفت بباش نگہدار راہ شرع
خوب ست زہد و تقویٰ اگر بی ریا کنی
ورنہ بکار ناید این زہد این ورع
نقاش در نہاں شدہ نقش ست آشکارا
خود صانعست صورت گر نیک و بدضع

اردو ترجمہ

اے دل! تم نے سنا ہے کہ جس نے لالچ کیا وہ خوار ہوا۔ "حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے کہ جس نے قناعت کی اس کو عزت نصیب ہوئی۔" پھر تو اس ذلیل دنیا کی دولت کے پیچھے کیوں دوڑتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تو ابھی خام ہے تجھ میں پختگی پیدا نہیں ہوئی۔

اے سالک! تو بیچ راستہ میں حیران کیوں کھڑا ہے تو اپنے آپ کو سب سے اونچے درجہ پر پہنچا دے (جمع الجمع علم صرف کی ایک اصطلاح ہے)

اپنے آپ کو پہچان اور یہی حق کی پہچان ہے۔ معرفت میں شریعت کا خیال رکھ۔

زہد اور تقویٰ اچھا ہے اگر اس میں نمائش نہ ہو۔ نمائش ہوگی تو زہد و تقویٰ کام نہیں آئے گا۔

اے آشکارا! نقاش خود نقش کے اندر پوشیدہ ہے اور یہ بری اور بھلی تصویریں سب اسی کی بنائی ہوئی ہیں۔

اردو ترجمہ

ہست این قائم مقام شرع
کہ بنا کردہ است امام شرع

اوشرع رو متاب گر مردی
غوث و قطب کند سلام شرع

گرچہ میر و وزیر و سلطان ست
بر ہمہ غالب ست حکام شرع

گفت ملحد کہ حد شرع گذاشت
چون بوحدت زدم کدام شرع

آن موحد کہ درد عشق گرفت
سر تصدق کند بنام شرع

از شریعت برون قدم نہ نہی
مستقیم ست علی الدوام شرع

با تو گویم چو آشکار و نہان
باش تو چاکر و غلام شرع

شریعت ہمیشہ قائم رہے گی کیونکہ اس کا بانی امام الانبیاء والمرسلین ہے۔

تو اگر مرد ہے تو شریعت سے رُوگردانی نہ کر۔ تمام غوث اور قطب شریعت کے سلامی ہیں۔

دنیا میں اگرچہ امیر وزیر اور بادشاہ بھی ہیں لیکن ان سب پر حکام شریعت کو فوقیت حاصل ہے۔

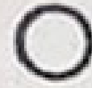
ملحد میرے متعلق کہتا ہے کہ آشکار نے حدود شریعت سے تجاوز کیا ہے لیکن میں جب مقام وحدت پر فائز ہوا تو پھر شریعت کیسی؟۔

جس توحید پرست نے عشق کا درد اختیار کیا وہ شریعت پر اپنا سر قربان کریگا۔

حد شرع سے قدم باہر مت نکالنا شریعت ہمیشہ قائم و دائم ہے یعنی اس کے احکام زندگی کے کسی مرحلہ پر بھی ساقط نہیں ہوتے۔

میں تم کو علانیہ بھی اور پوشیدہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ تو ہمیشہ شریعت کا چاکر اور غلام بن کر رہنا۔

ردیف الغین



ای بجز عشق جملہ ہست دروغ
صبح کاذب شدہ کہ ہست دروغ

عشق صادق صبوح عقل کذاب
صدق چون آمدہ شکست دروغ

کذب غالب بصدق شد اما
آمدہ صدق کردہ پست دروغ

عبد و معبود چون کذب و صدق ست
گشت ظاہر خدا گسست دروغ

آشکارا تو مست روز الست
پس رہا کن بہر دو دست دروغ

اردو ترجمہ

اے دوست! عشق کے بغیر ہر بات جھوٹ ہے جیسے صبح کاذب جو ناپائدار ہے گویا اس کا مدار جھوٹ پر ہے۔

عشق کی مثال صبح صادق جیسی ہے اور عقل کی صبح کاذب جیسی۔ جب سچ آتا ہے تو جھوٹ دب جاتا ہے۔

بظاہر جھوٹ سچ پر غالب نظر آتا ہے لیکن سچ کے آتے ہی جھوٹ مغلوب ہو جاتا ہے۔

عبد اور معبود کے درمیان وہی تعلق ہے جو جھوٹ اور سچ کے درمیان ہے جب خدا (معبود) ظہور پذیر ہوتا ہے تو جھوٹ (عبد) پاش پاش ہو جاتا ہے۔

یعنی جب قوائے الہی بندہ کے قوائے پر حاوی اور مستولی ہو جاتی ہیں تو صرف قوائے الہی باقی رہ جاتی ہیں اور بندہ کی قوائے فنا ہو جاتی ہیں۔ پھر خدا ہی خدا ہوتا ہے بندہ درمیان سے ہٹ جاتا ہے۔

اے آشکارا! تو مست روز الست ہے۔ پھر جھوٹ کو دونوں ہاتھ سے جھٹک دے۔

ردیف الفاء

○

اردو ترجمہ

گہ زنی از خویشتن لاف و گزاف
ہمچو من کس نیست تا قاف تا قاف

اے دوست! تو اپنے متعلق بڑی شیخی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ دنیا میں مشرق سے لے کر مغرب تک میرا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

زود شو در محفل رندان نشین
می شوی تو باخبر صوفی صاف

جلدی کر اور رندوں کی محفل میں جا کر بیٹھ۔ وہاں تجھے اصلیت سے بھی آگاہی ہوگی اور تزکیہ نفس بھی حاصل ہوگا۔

بگذری از خویشتن یکبارگی
سر جانان می شود بر تو کشاف

تو اپنی ہستی کو ترک کر تو تجھ پر محبوب کی ذات کے اسرار منکشف ہوں۔

خویش را بشناس در گل گوہرست
ماہ پنہان کی شود زیر غلاف

اپنے آپ کو پہچان تو ایک گوہر ہے جو مٹی میں ملا ہوا ہے۔ آخر چاند کب تک بادل کے پردہ میں چھپا رہے گا۔

گر یقین دانی دلت کعبہ خداست
آشکارا خویشتن را کن طواف

اگر تجھے اعتبار آجائے تو تیرا دل اللہ کا کعبہ ہے۔ اے آشکارا تو اپنا طواف کر۔

○

اردو ترجمہ

دیدم نگاری نیم شب شد دل خرابم یکطرف
ما و منی شد یکطرف چشم پر آبم یکطرف

میں نے آدھی رات کو محبوب کا دیدار کیا اور دل ہاتھوں سے جاتا رہا۔ ایک طرف انا فنا ہوگیا اور دوسری طرف آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوگئیں۔

با فوج حسن آمدہ با ناز و جادو غمزہ زن
این فہم عقلم یکطرف سوال و جوابم یکطرف

محبوب عجیب شان سے آیا۔ حسن کی فوج ساتھ تھی اور ناز و ادا اور جادو کے غمزوں سے مسلح تھا۔ یہ حال دیکھ کر میرا فہم اور عقل ایک طرف بھاگ گئے اور سوال و جواب جو میں نے سوچے تھے وہ دوسری طرف دھرے رہ گئے۔

گفتا بآہستہ بیا پرسید حالم یک بیک
لاتخف خوفم یکطرف رفتہ حجابم یکطرف

محبوب نے فرمایا ڈرو نہیں۔ آرام اور اطمینان سے میرے پاس آؤ۔ محبوب نے مجھ سے میرا سارا حال پوچھا۔ میرا ڈر ایک طرف جاتا رہا اور حجاب دوسری طرف ختم ہوگیا۔

بر خنگ بودم سوار من سویم فگندہ یک نظر
سرتا کلاہم یکطرف پا با رکابم یکطرف

میں نقرے گھوڑے پر سوار تھا۔ محبوب نے میری طرف دیکھا اور محبوب کے دیکھتے ہی میرا سر جو کلاہ سے پوشیدہ تھا وہ ایک طرف ڈھلک گیا اور پاؤں جو رکاب میں تھا وہ دوسری طرف کھسک گیا۔

بنمودہ راہ وحدتم گفتا شناسی خویش را
نیکی بدی شد یکطرف جرم و ثوابم یکطرف

محبوب نے مجھے توحید کی راہ بتائی اور فرمایا کہ اپنے آپ کو پہچان۔ محبوب کی اس ہدایت سے نیکی اور بدی ایک طرف رہ گئی اور جرم اور ثواب دوسری طرف رہ گیا۔ یعنی تمام اعمالات ختم ہو گئے۔

مستی بما بخشیدہ دراندہ خیال غیر را
ساقی و مطرب یکطرف شیشہ شرابم یکطرف

محبوب نے مجھے مستی عطا فرمائی اور غیر کے خیال کو نکال دیا۔ ساقی اور مطرب ایک طرف رہ گئے اور شیشہ اور شراب دوسری طرف رہ گئے۔

کردہ نگاہ بردلم شد محو جسم و جان و دل
مسئلہ مسائل یکطرف جلد و کتابم یکطرف

محبوب نے میرے دل پر نظر ڈالی تو میرا جسم، جان اور دل محو ہو گئے۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ مسائل شریعت ایک طرف رہ گئے اور کتابیں دوسری طرف رہ گئیں۔

در دل ہمی گفتم چنان بدہم عتاب یار را
گم آشکارا یکطرف گشتہ عتابم یکطرف

میں نے دل میں سوچا تھا کہ محبوب سے یہ شکایت کروں گا اور وہ بات کہوں گا۔ لیکن جب محبوب آیا تو آشکار ایک طرف گم ہو گیا اور باتیں اور شکایتیں دوسری غائب ہو گئیں۔

ردیف القاف

اردو ترجمہ

ہادی رہنماست حق الحق
عارف اولیاست حق الحق

ہادی اور رہنما ہے حق حق۔ عارف اور اولیائے حق حق رہ (اشارہ ہے حضرت پیر عبدالحق علیہ الرحمۃ کی جانب)

بادشاہ و گدا یکی ست یکی
نہ گدا بادشاست حق الحق

بادشاہ اور گدا در اصل ایک ہیں۔ حق حق گدا نہیں ہے۔ بادشاہ ہے۔

عبد معبود او ست گردانی
در نظر ما خداست حق الحق

عبد بھی وہی ہے اور معبود بھی وہی۔ اگر تو جان سکے۔ ہماری نظر میں حق حق خدا ہے۔

ما رسول و خدا یکی دانم
ہر دو عالم گواست حق الحق

ہم اللہ اور رسول کو ایک جانتے ہیں۔ اس بات پر دونوں جہان گواہ ہیں۔ حق حق۔

یکدمی دور نیست از ما بین
آشکارا بماست حق الحق

اے آشکارا حق حق ہمارے ساتھ ہے۔ ہم سے ایک گھڑی بھی دور نہیں ہے۔

اردو ترجمہ

ما سبق خواندیم از دیوان عشق
ہست در ہر دو جہان سلطان عشق

ہم نے دیوان عشق کا سبق پڑھا ہے عشق دونوں جہان کا سلطان ہے۔

رمز الانسان سری گوش کن
بالیقین دان صورت انسان عشق

الانسان سری دانا سرو کے اشارہ پر غور کر عشق پہ بچ مچ انسانی صورت میں جلوہ گر ہوا ہے۔

عشق غیری نیست گر پرسی زما
فی الحقیقت ہست آن جمان عشق

اگر مجھ سے پوچھے تو عشق غیر نہیں ہے بلکہ دراصل عشق اللہ ہے۔

او نگنجد در زمین و آسمان
گر بدل آید کسے جولان عشق

اگر کسی کے دل میں عشق کا جولان پیدا ہو اور طوفان اٹھ کھڑا ہو تو وہ زمین اور آسمان میں سما نہیں سکتا۔

زود شو ای آشکارا سر بدہ
آمدہ بر عاشقان فرمان عشق

عشاق کے پاس عشق کا فرما آگیا ہے۔
اے آشکار! جلدی کر اپنا سر پیش کرے۔

اردو ترجمہ

پیر ما پیر ہست عبد الحق
در دل ما نشست عبد الحق

ہمارے پیر، پیر عبد الحق ہیں جو ہمارے دل کے اندر جاگزین ہیں۔

عمر بگذشت در ضلالت لیک
رشتہ کفر گسست عبد الحق

ہماری عمر گمراہی میں گذری لیکن پیر عبد الحق نے اس گمراہی اور کفر کا رشتہ توڑ دیا۔

ای کہ قائم نمود در توحید
کمر ما بہ بست عبد الحق

پیر عبد الحق نے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور ہم کو توحید پر استقامت عطا کردی۔

طرف دیگر خیال دل نفتاد
دست ما شد بدست عبد الحق

جب سے ہم نے پیر عبد الحق کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ ہمارا دل دوسری طرف بالکل متوجہ نہیں ہوا۔

آشکارا و نہان دل و جان را
کرد پر جوش و مست عبد الحق

ظاہر خواہ باطن ہمارے قلب اور روح کو پیر عبد الحق نے جوش اور مستی سے بھر دیا ہے۔

کشیدم از سر برقعہ کہ پارہ کردہ ام خرقہ
ندانم من کہ فرقہ انا الحق میزنم برحق

زی نوشیدہ ام جامی شدم از درد بدنامی
کہ طشت افتاد از بامی انا الحق میزنم برحق

کشیدم رہ بدنامی نہ بیدینم نہ اسلامی
نہ سندی ہندی وشامی انا الحق میزنم برحق

نمیدانم کہ بدنامم شدہ در محویت نامم
کہ گشتم بیخود از جامم انا الحق میزنم برحق

کجائی آشکارا توچہ ظاہر ہم چہ باطن او
یقین دان یک بودنی دو انا الحق میزنم برحق

میں انا الحق کا نعرہ لگاتا ہوں۔ میں حق پر ہوں۔

میں نے نقاب چہرہ سے ہٹا دیا اور خرقہ صوفیانہ کو پارہ پارہ کر دیا۔ مجھے پتہ نہیں ہے کہ میرا کس فرقہ سے تعلق ہے۔ میں انا الحق کا نعرہ لگاتا ہوں۔ میں حق پر ہوں۔

میں نے جام شراب نوش کیا اور عشق میں رسوا ہو گیا اور سارا راز فاش ہو گیا۔ میں انا الحق کا نعرہ لگاتا ہوں۔ میں حق پر ہوں۔

میں نے ملامت کشی اور رسوائی کی طرف رُخ کیا ہے۔ میں نہ ملحد ہوں نہ مسلمان، نہ سندھی ہوں نہ ہندی اور نہ شامی۔ میں انا الحق کا نعرہ لگاتا ہوں۔ میں حق پر ہوں۔

جام شراب پینے کے بعد میں اس قدر بےخود اور بدمست ہو گیا ہوں کہ اب مجھے نہ اپنی رسوائی کا احساس ہے اور نہ اپنے ننگ و نام مٹ جانے کا۔ میں انا الحق کا نعرہ لگاتا ہوں۔ میں حق پر ہوں۔

اے آشکار! تو کہاں ہے۔ ظاہر خواہ باطن وہی ہے۔ یقین کر کہ وہ ایک ہے دو نہیں ہے۔ میں انا الحق کا نعرہ لگاتا ہوں۔ میں حق پر ہوں۔

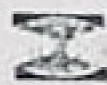
باتو گویم سر عیان خود را ندانی غیر حق
از خود کند باخود بیان خود را ندانی غیر حق

حاضر توئی ناظر توئی باطن توئی ظاہر توئی
ہرگز مبین این جسم و جان خود را ندانی غیر حق

مرشد مرا گفتا چنین او عبد و معبود ہمین
تا تو نیفتی در گمان خود را ندانی غیر حق

آن سرو انسان شد او بندۂ خود سلطان شد
داری تو با دل این نشان خود را ندانی غیر حق

آشکار خواہی تو کجا آن بادشاہ جا بجا
گہ این چنین گہ آنچنان خود را ندانی غیر حق



اردو ترجمہ

میں تجھے راز کی بات صاف صاف بتاتا ہوں تو اپنے آپ کو حق کے علاوہ اور کچھ نہ سمجھ۔

وہ جب بات کرتا ہے تو اپنے آپ ہی سے بات کرتا ہے تو اپنے آپ کو حق کے علاوہ اور کچھ نہ سمجھ۔

تو ہی حاضر ہے اور تو ہی ناظر۔ تو ہی باطن ہے اور تو ہی ظاہر۔ اس جسم اور جان کو نہ دیکھ۔ تو اپنے آپ کو حق کے علاوہ اور کچھ نہ سمجھ۔

میرے مرشد نے مجھ سے فرمایا ہے کہ عبد بھی وہی ہے اور معبود بھی وہی۔ خبردار کسی شک و شبہ میں نہ پڑنا۔ تو اپنے آپ کو حق کے علاوہ اور کچھ نہ سمجھ۔

وہ برگزیدہ انسان بن گیا بلکہ غلام شہنشاہ بن گیا تو اپنے دل پر اس بات کو نقش کر۔ تو اپنے آپ کو حق کے علاوہ اور کچھ نہ سمجھ۔

اے آشکار! تو کہاں ڈھونڈھ رہا ہے۔

وہ بادشاہ تو ہر جگہ اور مقام پر موجود ہے کبھی اس طرح کبھی اُس طرح۔ تو اپنے آپ کو حق کے علاوہ اور کچھ نہ سمجھ۔

از خویش بری بزن نعرہ اناالحق
زنار گسستی بزن نعرہ اناالحق

اردو ترجمہ

تو اپنے آپ سے آزاد ہوا۔ اناالحق کا نعرہ لگا۔ تو نے زنار توڑ دیا۔ اناالحق کا نعرہ لگا۔

از خاک و از آب و از باد و آتش
از جملہ گذشتی بزن نعرہ اناالحق

تو اربع عناصر خاک، آب، ہوا اور آگ کی تمام حدود توڑ کر نکل گیا۔ اناالحق کا نعرہ لگا۔

عشق ست رہ راست کہ از روز الست
خوش راہ گرفتی بزن نعرہ اناالحق

عشق کی راہ روز ازل ہی سے سیدھی راہ ہے تو نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ اناالحق کا نعرہ لگا۔

گفتار چہ رفتار ازو ہست نہ از تو
خود ہیچ نگفتی بزن نعرہ اناالحق

گفتار ہو یا رفتار۔ یہ سب اس کی طرف سے ہے۔ تیری طرف سے نہیں ہے تو نے جو کچھ کہا وہ اپنی طرف سے نہیں کہا۔ اناالحق کا نعرہ لگا۔

دریست سخن عشق کہ از بحر دل آید
چون در بسفتی بزن نعرہ اناالحق

عشق کی بات ہے ایک موتی کی مثال ہے جو دل کے سمندر سے برآمد ہوا ہے تو نے جب موتی کو پرو لیا تو اب اناالحق کا نعرہ لگا۔

آشکار و نہان یار بود در دل و جان تو
او ہست تو نیستی بزن نعرہ اناالحق

محبوب تیرے دل اور جان کے اندر بسا ہوا ہے علانیہ خواہ پوشیدہ۔ محبوب ہے اور تو نہیں ہے۔ اناالحق کا نعرہ لگا۔

ردیف الکاف

عشق را دانی کہ باشد نور پاک
ہر کسی را عشق باشد پس چہ باک

اردو ترجمہ

تجھے معلوم ہے کہ عشق ایک پاک و صاف نور ہے جس کو عشق ہے اس کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔

از محبت عشق پیدا گشتہ است
ہم زمین و عرش و کرسی ہم فلاک

عشق، محبت سے پیدا ہوا ہے اور یہ تمام کائنات زمین، آسمان، عرش اور کرسی بھی محبت ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔

جامہ تقویٰ زہد پوشیدم بسی
پس گریبان عشق کردہ چاک چاک

میں نے زہد و تقویٰ کے بہت سے لباس پہنے، لیکن عشق نے میرا گریبان چاک کر دیا۔

عشق تریاق است بہر عاشقان
گاہ شیرین ست گاہی زہرناک

عشاق کے لئے عشق تریاق ہے۔ کبھی میٹھا اور کبھی کڑوا۔

آشکارا کن غلامی عاشقان
از دل و جان شو غلام پای خاک

اے آشکار! عشاق کی غلامی کر۔ دل و جان سے ان کا غلام بن جا اور ان کے پاؤں کی مٹی بن جا۔

ردیف اللام

ای دل بگذر ز ہمہ قیل و قال
مہر بلب زن بر سد بتو حال
عشق نازل بدولت می شود
ہجر شود بر تو مثال وصال
چشم بہ بند دیدۂ دل برکشا
پس ز دل خویش بہ بینی جمال
ناظر و منظور شدہ خود بخود
دور کن از دل دیگر خیال
چونکہ محیط ست علی کل شیٔ
ہست جہان با او مالا و مال
ہر کہ فنا فی اللہ گردد ز خود
درجہ بقا باللہ یابد کمال
گاہ نہان گشت گہی آشکار
دیدن او مشکل باشد محال

اردو ترجمہ

اے دل باتیں کرنا چھوڑ دے۔ ہونٹوں پر مہر لگادے تو تجھے حال کی دولت نصیب ہو۔ تیرے دل پر اس کے عشق کا نزول ہوگا۔ فراق تیرے لئے وصال کی طرح بن جائے گا۔ ظاہری آنکھیں بند کرکے دل کی آنکھیں کھول دے۔ پھر تیری چشم بصیرت جمال یار سے آشنا ہوگی۔

دیکھنے والا بھی وہ خود ہے اور دکھائی دینے والا بھی وہ خود ہی ہے۔ تو اپنے دل سے دوسرا خیال نکال دے۔

چونکہ وہ ہر شے پر محیط اور حاوی ہے۔ لہٰذا سارا جہاں اسی سے مالا مال ہے۔

جو اپنے آپ کو اللہ کی ذات میں فنا کرے گا اس کو بقا باللہ کا مرتبہ بدرجہ کمال حاصل ہوگا۔

محبوب کبھی منظر عام پر آتا ہے اور کبھی پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس کا دیکھنا مشکل، بلکہ محال ہے۔

این رمز نمیدانی واقف تو نئی ای دل
از سر من رانی واقف تو نئی ای دل
این جسم ہمہ جانست جانست ہمان جانان
بنگر سر سبحانی واقف تو نئی ای دل
بیچون بچون آمدہ بیصورت در صورت
کز صورت انسانی واقف تو نئی ای دل
انسان ہمہ سر ست از سر الٰہی
جان ست ہمہ جانی واقف تو نئی ای دل
بی جسم بی نشان ست بی مثل لامکان ست
ز آدم شدہ نشانی واقف تو نئی ای دل
قدوس قدیم ست ز ہر چیز منزہ
قل ہو اللہ احد خوانی واقف تو نئی ای دل
آشکار با تو گفتم گوہر سخن چہ سفتم
دست از خودی فشانی واقف تو نئی ای دل

اردو ترجمہ

اے دل! تو اس رمز کو نہیں جانتا، تو ناواقف ہے۔ اے دل! تو من رانی فقد رای الحق کے راز سے ناواقف ہے۔ اے دل! تجھے پتہ نہیں ہے کہ یہ جسم روح بن گیا ہے اور روح محبوب کی صورت اختیار کر گیا ہے اور جگر خدائی راز بن چکا ہے جو بے مثال تھا وہ مثال بن کر آیا اور جو بے صورت تھا وہ صورت اختیار کرکے آیا۔ اے دل! تو انسانی صورت کے راز سے واقف نہیں ہے۔

انسان اسرار الٰہی میں سے ایک راز ہے انسانی جسم کے اندر جو روح ہے وہ دراصل محبوب ہے۔ اے دل! تو اس راز سے ناواقف ہے۔

وہ بے جسم اور بے نشان ہے اور بے مثل اور لامکان ہے۔ یہ آدم اس کو پہچاننے کا ایک ذریعہ ہے۔ اے دل! تو اس راز سے ناواقف ہے۔

وہ پاک ہے، قدیم ہے اور ہر چیز سے بری ہے۔ اے دل قل ہو اللہ احد پڑھ۔ تو اس راز سے واقف نہیں ہے۔

میں نے سخن کے موتی پروئے ہیں اور ساری باتیں کھول کر بیان کی ہیں۔ انا سے دست بردار ہو جا۔ اے دل! تو اس راز سے واقف نہیں ہے۔



ردیف اللام

ای دل بگذر ز ہمہ قیل و قال
مہر بلب زن برسد بتو حال
عشق نازل بدولت می شود
ہجر شود بر تو مثال وصال
چشم بہ بند دیدۂ دل بر کشا
پس ز دل خویش بہ بینی جمال
ناظر و منظور شدہ خود بخود
دور کن از دل دیگر خیال
چونکہ محیط ست علی کل شئ
ہست جہان باد مالا مال
ہر کہ فنا فی اللہ گردد ز خود
در جہ بقا باللہ یابد کمال
گاہ نہان گشت گہی آشکار
دیدن او مشکل باشد محال

اردو ترجمہ

اے دل باتیں کرنا چھوڑ دے۔ ہونٹوں پر مہر لگا دے تو تجھے حال کی دولت نصیب ہو۔

تیرے دل پر اس کے عشق کا نزول ہوگا۔

فراق تیرے لئے وصال کی طرح بن جائے گا۔

ظاہری آنکھیں بند کر کے دل کی آنکھیں کھول دے۔ پھر تیری چشم بصیرت جمال یار سے آشنا ہوگی۔

دیکھنے والا بھی وہ خود ہے اور دکھائی دینے والا بھی وہ خود ہی ہے۔ تو اپنے دل سے دوسرا خیال نکال دے۔

چونکہ وہ ہر شے پر محیط اور حاوی ہے۔ لہٰذا سارا جہاں اسی سے مالا مال ہے۔

جو اپنے آپ کو اللہ کی ذات میں فنا کرے گا اس کو بقا باللہ کا مرتبہ بدرجہ کمال حاصل ہوگا۔

محبوب کبھی منظر عام پر آتا ہے اور کبھی پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس کا دیکھنا مشکل، بلکہ محال ہے۔

این رمز نمیدانی واقف تو نئی ای دل
از سر من رانی واقف تو نئی ای دل
این جسم ہمہ جانست جانست ہمان جانان
بنگر سر سبحانی واقف تو نئی ای دل
بیچون بچون آمدہ بیصورت درصورت
کز صورت انسانی واقف تو نئی ای دل
انسان ہمہ سر ہست از سر الٰہی
جان ست ہمہ جانی واقف تو نئی ای دل
بی جسم بی نشان ست بی مثل لامکان ست
زآدم شدہ نشانی واقف تو نئی ای دل
قدوس قدیم ست ز ہر چیز منزہ
قل ہو اللہ احد خوانی واقف تو نئی ای دل
آشکار با تو گفتم گوہر سخن چہ سفتم
دست از خودی فشانی واقف تو نئی ای دل

اردو ترجمہ

اے دل! تو اس رمز کو نہیں جانتا، تو ناواقف ہے۔ اے دل! تو من رانی فقد رأ الحق کے راز سے ناواقف ہے۔

اے دل! تجھے پتہ نہیں ہے کہ یہ جسم روح بن گیا ہے اور روح محبوب کی صورت اختیار کر گیا ہے اور جگر خدائی راز بن چکا ہے جو بے مثال تھا وہ مثال بن کر آیا اور جو بے صورت تھا وہ صورت اختیار کر کے آیا۔ اے دل! تو انسانی صورت کے راز سے واقف نہیں ہے۔

انسان اسرار الٰہی میں سے ایک راز ہے انسانی جسم کے اندر جو روح ہے وہ دراصل محبوب ہے۔ اے دل! تو اس راز سے ناواقف ہے۔

وہ بے جسم اور بے نشان ہے اور بے مثل اور لامکان ہے۔ یہ آدم اس کو پہچاننے کا ایک ذریعہ ہے۔ اے دل! تو اس راز سے ناواقف ہے۔

وہ پاک ہے، قدیم ہے اور ہر چیز سے بری ہے۔ اے دل قل ہو اللہ احد پڑھ۔ تو اس راز سے واقف نہیں ہے۔

میں نے سخن کے موتی پرو دیئے ہیں اور ساری باتیں کھول کر بیان کی ہیں۔ انا سے دست بردار ہو جا۔ اے دل! تو اس راز سے واقف نہیں ہے۔



ردیف المیم

○

این چہ میدانی دلا چون من گدائی میکنم
از گدائی در دو عالم بادشاہی میکنم

از حقارت سوی من ہرگز مبین ای زاہدا
گرچہ عریان بودہ ام خود خدائی میکنم

ایکہ از دین کیش رفتم رہ مسلمانی کجاست
ناہی نی ساحری نی پارسائی میکنم

ناکسان افتادہ در راہ ضلالت گمرہی
در رہ وحدت کسان را رہنمائی میکنم

چیستم من نیستم پنہان عیان باشد خدا
غرق در دریای حیرت ماو شمائی میکنم

ہیچدانی چیستم من کیستم من نیستم
او سمیع ست او بصیر از خود جدائی میکنم

کردشہ منصور بر سر دار انا الحق ندا
آشکارا پیش جانان سر فدائی میکنم

اردو ترجمہ

اے دل! تو کیا سمجھتا ہے۔ میں گداگری کرتا ہوں؟۔ میں تو اس گداگری کے پردہ میں دونوں جہاں میں بادشاہی کرتا ہوں۔

اے زاہد! میری جانب حقارت سے ہرگز نہیں دیکھنا۔ میں اگرچہ ننگا بُسا نظر آتا ہوں لیکن میں در اصل خدائی کرتا ہوں۔

اے دوست! میں نے اگر دین و مذہب کو ترک کیا ہے تو مسلمانی کہاں ہے۔ میں نہ ناہد ہوں۔ نہ جادوگر ہوں اور نہ پارسا ہوں۔

ادنیٰ درجے کے لوگ گمراہ ہو گئے ہیں میں توحید کی جانب لوگوں کی رہنمائی کرتا ہوں۔

میں کیا ہوں؟ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں ظاہر اور باطن سب کچھ خدا ہی ہے۔ میں اس میں اور تو کو یعنی "انا" کو دریائے حیرت میں غرق کر رہا ہوں۔

کیا تجھے کچھ پتہ ہے کہ میں کیا ہوں اور کون ہوں؟ میں تو ہوں ہی نہیں۔ بس فقط وہ سمیع اور بصیر ہے۔ میں تو اپنے آپ سے دست بردار ہو چکا ہوں۔

شاہ منصور نے پھانسی کے تختہ پر انا الحق کا نعرہ لگایا۔ اے آشکارا! میں محبوب کے حضور میں سر قربان کرتا ہوں۔

○

در ولایت جسم و جان من بادشاہی میکنم
بادشاہی چیست لیکن خود خدائی میکنم

چند مدت بودہ ام در ملک جسم و جان و دل
مالکم آن ملک دیگر زین جدائی میکنم

میزنم نعرہ انا الحق ہمچنین منصور دار
بر سر داری ہمین دم سر فدائی میکنم

موج آن دریای اعظم در دلم طوفان نمود
سر ہویدا جا بجا و ہر کجائی میکنم

آشکار و نہان بر آستان پیر مغان
چون گدا در کوچہ و کوی گدائی میکنم

اردو ترجمہ

میں جسم اور جان کی مملکت میں بادشاہی کرتا ہوں۔ بادشاہی کیا چیز ہے۔ میں تو خود خدائی کرتا ہوں۔

میں جسم، جان اور دل کی مملکت میں کافی عرصہ تک ٹھہرا ہوں۔ میں اس ملک کا مالک ہوں لیکن اب اس سے دست بردار ہوتا ہوں۔

جس طرح منصور نے سولی پر چڑھ کر انا الحق کا نعرہ لگایا اسی طرح اب میں بھی اپنا سر قربان کرتا ہوں۔

اس بحر بے پایاں کی موج نے میرے دل کے اندر طوفان برپا کر دیا۔ یہ راز ہر جگہ ظاہر ہو چکا ہے اور میں بھی اسے عام کر رہا ہوں۔

جس طرح گداگر گلیوں اور کوچوں میں گداگری کرتے ہیں اسی طرح میں بھی ظاہر خواہ پوشیدہ اپنے پیر مغان کے آستان پر گدائی کرتا ہوں۔



ردیف المیم

○

این چہ میدانی دلا چون من گدائی میکنم
از گدائی ور دو عالم بادشائی میکنم

از حقارت سوی من ہرگز مبین ای زاہدا
گرچہ عریاں بودہ ام خود خود خدائی میکنم

ایکہ از دین کیش رفتم رہ مسلمانی کجاست
ناہدی نی ساحری نی پارسائی میکنم

ناکسان افتادہ در راہ ضلالت گمراہی
در رہ وحدت کسان را رہنمائی میکنم

چیستم من نیستم پنہان عیان باشد خدا
غرق در دریای حیرت ما و شمائی میکنم

بیچرائی چیستم من کیستم من نیستم
او سمیع ست او بصیر از خود جدائی میکنم

کرد شہ منصور بر سردار انا الحق ندا
آشکارا پیش جانان سرفدائی میکنم

اردو ترجمہ

اے دل! تو کیا سمجھتا ہے۔ میں گداگری کرتا ہوں؟۔ میں تو اس گداگری کے پردہ میں دونوں جہاں میں بادشاہی کرتا ہوں۔

اے زاہد! میری جانب حقارت سے ہرگز نہیں دیکھنا۔ میں اگرچہ ننگا بُسا نظر آتا ہوں لیکن میں دراصل خدائی کرتا ہوں۔

اے دوست! میں نے اگر دین و مذہب کو ترک کیا ہے تو مسلمانی کہاں ہے۔ میں نہ زاہد ہوں۔ نہ جادوگر ہوں اور نہ پارسا ہوں۔

ادنیٰ درجے کے لوگ گمراہ ہو گئے ہیں میں توحید کی جانب لوگوں کی رہنمائی کرتا ہوں۔

میں کیا ہوں؟ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں ظاہر اور باطن سب کچھ خدا ہی ہے۔ میں اس میں اور تو کو یعنی انا کو دریائے حیرت میں غرق کر رہا ہوں۔

کیا تجھے کچھ پتہ ہے کہ میں کیا ہوں اور کون ہوں؟ میں تو ہوں ہی نہیں۔ بس فقط وہ سمیع اور بصیر ہے۔ میں تو اپنے آپ سے دست بردار ہو چکا ہوں۔

شاہ منصور نے پھانسی کے تختہ پر انا الحق کا نعرہ لگایا۔ اے آشکارا! میں محبوب کے حضور میں سر قربان کرتا ہوں۔

○

در ولایت جسم و جان من بادشاہی میکنم
بادشاہی چیست لیکن خود خدائی میکنم

چند مدت بودہ ام در ملک جسم و جان و دل
مالکم آن ملک دیگر زین جدائی میکنم

میزنم نعرہ انا الحق ہمچنین منصور دار
بر سرداری ہمین دم سرفدائی میکنم

موج آن دریای اعظم در دلم طوفان نمود
سر پیدا جا بجا و ہر کجائی میکنم

آشکارا و نہان بر آستان پیر مغان
چون گدا در کوچہ و کوی گدائی میکنم

اردو ترجمہ

میں جسم اور جان کی مملکت میں بادشاہی کرتا ہوں۔ بادشاہی کیا چیز ہے۔ میں تو خود خدائی کرتا ہوں۔

میں جسم، جان اور دل کی مملکت میں کافی عرصہ تک ٹھہرا ہوں۔ میں اس ملک کا مالک ہوں لیکن اب اس سے دست بردار ہوتا ہوں۔

جس طرح منصور نے سُولی پر چڑھ کر انا الحق کا نعرہ لگایا اسی طرح اب میں بھی اپنا سر قربان کرتا ہوں۔

اس بحر بے پایاں کی موج نے میرے دل کے اندر طوفان برپا کر دیا۔ یہ راز ہر جگہ ظاہر ہو چکا ہے اور میں بھی اسے عام کر رہا ہوں۔

جس طرح گداگر گلیوں اور کوچوں میں گداگری کرتے ہیں اسی طرح میں بھی ظاہر خواہ پوشیدہ اپنے پیر مغان کے آستان پر گدائی کرتا ہوں۔



در دیدہ دارم ترا طمع از جہان بریدہ ام
ہر جای جلوہ حسن تو ملک خدا گردیدہ ام
چندان عجائبہا عجب ہستند در ہر کشوری
ہمچون عجائب خویشتن نی ہیچ دیگر دیدہ ام
حبل الورید ہست دائما من بیخبر ہستم از و
زیرا کہ بر سر چشم و را این خاک را مالیدہ ام
ہفتاد و دو سالم شدہ در پیچ زلفت مبتلا
یک رہ زخواہم وصل تو عشقت بجان ورزیدہ ام
گر یک قدم عاشق رود محبوب آید صد قدم
این حرف را از بزرگان باگوش دل شنیدہ ام

در حیرت آید عبرتم کاندر وصال ہجر چیست
ای آشکارا زین سبب از چشم خون باریدہ ام

اردو ترجمہ

میری آنکھوں میں تو نہیں بستا ہے۔ میں نے باقی تمام دنیا سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ میں نے ساری دنیا کو گھوم پھر کر دیکھا۔ مجھے ہر جگہ تیرا ہی حسن جلوہ گر نظر آیا۔

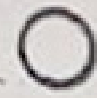
ہر ملک میں بے شمار اور عجیب و غریب قسم کے عجائبات ہیں لیکن میں نے خود اپنے جیسا "عجائب" کوئی اور نہیں دیکھا۔

وہ ہمیشہ شہ رگ سے بھی قریب رہتا ہے لیکن میں اس کی موجودگی اور قرب سے بے خبر رہتا ہوں۔ کیونکہ ہم نے اپنے سر اور آنکھوں پر یہ خاک مل لی ہے (یہ اشارہ ہے ان لوگوں کی طرف جنہوں نے اپنی ہستی کو ترک نہیں کیا اور ابھی مادیت کی قید میں مقید ہیں)

میری عمر بہتر برس تک پہنچ گئی ہے۔ میں تیری زلفوں کا اسیر ہوں۔ میں نے تیرے عشق کو دل و جان سے قبول کر لیا ہے۔ میں صرف ایک بار وصل چاہتا ہوں۔

عاشق اگر ایک قدم آگے بڑھتا ہے تو محبوب سو قدم آگے بڑھتا ہے یہ نکتہ میں نے بزرگوں سے سنا ہے۔

یہ بات حیرت کی ہے اور عبرت کی بھی کہ آخر وصال کے اندر فراق کیوں ہے۔ اے آشکارؔ میں اسی وجہ سے خون کے آنسو روتا رہتا ہوں۔



مجلس حاکمان را دیدم
موجہای عمان را دیدم
بر غریبان ظلم صد تعدی
حکمرانی شہان را دیدم

در فرح عیش اغنیا سیر تند
کارسازی جہان را دیدم
کیسہ پُر زر شوند خالی دست
ناتوان دتوان را دیدم
شہ گدا و گدای سلطان شد
گردش این زمان را دیدم
حافظان دردخوان بی عمل اند
بیخبر قاضیان را دیدم

راہ آن مستقیم کس نگرفت
ہیچنان گمرہان را دیدم
گر بپرسی بگیر راہ یقین
ہمہ شک و گمان را دیدم

اردو ترجمہ

بادشاہ گدا بن گیا اور گدا بادشاہ ہو گیا۔ میں نے اس دنیا کی گردش بھی دیکھ لی۔

تہی دستوں کی جیبیں اشرفیوں سے بھری ہوئی دیکھیں۔ کمزور کو زور آور ہوتے ہوئے بھی دیکھ لیا۔

دولت مند لوگ عیش اور خوشی میں مست ہیں دنیا کا کاروبار کیسے چلتا ہے۔ یہ بھی دیکھ لیا۔

غریبوں پر مظالم اور سینکڑوں زیادتیاں۔ بادشاہوں کی حکمرانی کے ڈھنگ بھی دیکھے۔

میں نے حکام کی کچہریاں دیکھیں۔ دریائے عمان کی موجیں بھی دیکھیں۔

حافظان قرآن تلاوت قرآن تو کرتے ہیں لیکن بے عمل، جاہل اور بے شعور قاضیوں کو بھی دیکھا۔

صراط مستقیم پر کوئی نہیں چلتا۔ میں نے گمراہوں کو بھی دیکھ لیا۔

اگر مجھ سے پوچھے تو یقین کی راہ اختیار کر۔ میں نے تمام شکوک و شبہات کو دیکھ لیا ہے۔

ہمہ اشراف در غم و اندوہ
خرمی ناکسان را دیدم

تمام شریف لوگ غمناک اور پریشان حال ہیں۔ نا اہل لوگوں کو میں نے خوش و خرم دیکھا ہے۔

ہر کسی بر دروغ بست کمر
راستی رہبردان را دیدم

ہر شخص نے جھوٹ پر کمر باندھ لی ہے۔ میں نے سیدھے راستہ پر چلنے والوں کو بھی دیکھ لیا۔

ہر کسی ماندہ است در پندار
محویت عارفان را دیدم

ہر شخص اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتا ہے۔ درویشوں کی محویت اور استغراق کو بھی دیکھ لیا۔

از ملکہ کو بے فلک آزاد
مگر آن عاشقان را دیدم

میں نے زمانے کے تھپیڑوں سے فقط عشاق ہی کو آزاد دیکھا ہے۔

طوق زرین مرصع از یاقوت
ہم بگردن خران را دیدم

میں نے جواہرات سے جڑا ہوا سنہری گلوبند گدھوں کی گردن میں دیکھا ہے۔

بر درِ حاکمان خراب و خجل
زاہدان عابدان را دیدم

میں نے زاہدوں اور عابدوں کو حکمرانوں کے دروازہ پر ذلیل اور شرمندہ ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

شکوہ می کنند گرسنگی
حالت این منعمان را دیدم

میں نے ان امیروں اور دولت مندوں کا حال بھی دیکھا ہے جو ہمیشہ بھوک کی شکایت کرتے ہیں۔

بہر دنیای دون سرگردان
روز و شب عالمان را دیدم

میں نے دن رات علماء کو ذلیل دنیا کے لئے حیران اور سرگردان دیکھا ہے۔

عزت و آبرو بہ کفاران
خجلت مومنان را دیدم

میں نے کفار کو عزت اور آبرو کے عالم میں اور مومنوں کو ذلت اور خواری کے عالم میں دیکھا ہے۔

ہوشمندان خوار بہر پشیز
زر قلادہ سگان را دیدم

میں نے داناؤں کو ایک دمڑی کے واسطے ذلیل اور خوار ہوتے ہوئے دیکھا اور سنہری گلوبند (پٹہ) کتوں کی گردن میں دیکھا۔

مجمع الخلق در یمین و یسار
بیشتر بزرگان را دیدم

میں نے اکثر بزرگوں کے دائیں اور بائیں لوگوں کے ہجوم دیکھے یعنی ان کو اپنی بزرگی کی لوگوں کے سامنے نمائش کرتے ہوئے دیکھا۔

پسر جنگ با پدر دارد
بی ننگ و بی نشان را دیدم

میں نے ایسے بے شرم اور بے حیا بیٹے بھی دیکھے جو اپنے باپوں کے ساتھ جھگڑا کرتے ہیں۔

ایکہ از خوف کارپردازان
زرد رُو مردمان را دیدم

اے دوست! میں نے دفتری بابوؤں کی دھاندلیوں کی وجہ سے لوگوں کو غم اور پریشانی میں دیکھا ہے۔

از ہوائی زمانہ در امن ست
کوئی پیر مغان را دیدم

میں نے گردش زمانہ سے فقط پیر مغاں کے کوچہ کو محفوظ دیکھا۔

چہ اکابر چہ مردمان اشراف
رجعت پاسبان را دیدم

میں نے دیکھا دربان شرفا اور بڑے بڑے معزز لوگوں کو دھتکار کر واپس کر رہا تھا۔

ہم پریشان حال نالہ کنان
ہر کجا انس و جان را دیدم

میں نے تمام مخلوق کو پریشان حال اور آہ و زاری کرتے ہوئے دیکھا۔

چہ کلیسا چہ مسجد و منبر
بیدلے ہر مکان را دیدم

کلیسا میں مسجد میں اور منبر پر بلکہ ہر جگہ میں نے لوگوں کو مایوس دیکھا۔

نیست آزاد کس ز حرص و ہوا
مبتلا ہر کسان را دیدم

حرص و ہوس سے کوئی بھی آزاد نہیں ہے۔ میں نے ہر شخص کو اس میں مبتلا دیکھا۔

آنکہ ہمراز بود ہم مجلس
بیوفائے ہمان را دیدم
زر بنا شد بدست درویشان
طمع مالِ خسان را دیدم
تحت گہ مملکت خراسانے
حکم ایرانیان را دیدم
کشورات از مغول غصبیدہ
دکست یونانیان را دیدم
او ز ملک خودست آوارہ
این چنین شہ دُران را دیدم
غلبہ کردہ جماعت کفار
غارتِ مولتان را دیدم
مسلمان مومنان ز دست کفار
قتل شدہ کشتگان را دیدم
عاقبت میرسد بکشور سندھ
صدریان حمزیان را دیدم

آخرین وقت آشکارا شد
ہم نہان و عیان را دیدم

میں نے ان دوستوں کو بے وفائی کرتے ہوئے دیکھا جو محرم راز اور اکٹھے اٹھنے بیٹھنے والے تھے۔
درویشوں کو تہی دست دیکھا اور ادنی درجہ کے لوگوں کو زر و سیم کے حرص میں مبتلا دیکھا۔
میں نے ملک خراسان کے دار الحکومت میں ایران والوں کا حکم چلتے ہوئے دیکھا۔
میں نے دیکھا مغلوں کی مملکتیں یونانیوں نے غصب کر رکھی ہیں۔
میں نے دُرانی خاندان کے حکمران کو دیکھا وہ ملک بدر ہو کر آوارہ پھر رہا تھا۔
میں نے دیکھا کفار ملتان پر قابض ہو گئے اور اس کو لوٹ کر تاخت و تاراج کر دیا۔
میں نے مومنوں اور مسلمانوں کی وہ لاشیں دیکھی ہیں جو کفار کے ہاتھوں قتل ہوئے ہیں۔
آخر کار سندھ کو بہت زبردست نقصان پہنچے گا اور وہ نقصان پہنچانے والے حمزہ خاندان سے تعلق رکھنے والے ہوں گے۔
اے آشکار! آخری وقت کے سارے واقعات پوشیدہ خواہ ظاہر میرے اوپر منکشف ہو چکے ہیں۔



نوٹ: نظم میں حضرت آشکا نے مستقبل کے لئے پیشگوئی فرمائی ہے۔

٥

عشق را پایدار می بینم
قائم و برقرار می بینم
از می عشق عاشقان مستند
ہر دم اندر خمار می بینم
روز و شب از غم و الم دارند
گریۂ زار زار می بینم
شہسواران رہروان رفتند
پای لنگان ہزار می بینم
عاقلان رہ سلامتی گیرند
من رہِ انتظار می بینم
گشت منبر مکان واعظیان
سر عاشق بدار می بینم
عاشقان عارفان ز مہجوری
در رہش اشکبار می بینم

عالمان مفتیان بی عمل اند
اندرون کشتکار می بینم
بین با آخر زمان شنواز من
کس نہ درا عتبار می بینم

اردو ترجمہ

میں عشق کو پائیدار، قائم اور برقرار دیکھتا ہوں

عشاق شراب عشق سے مست ہیں۔ میں ان کو ہر وقت مخمور دیکھتا ہوں۔
دن رات غم و الم سے زار و زار روتے رہتے ہیں۔
جو شہسوار تھے وہ چلے گئے۔ اب ہزاروں لنگڑے نظر آتے ہیں۔
عقلمندوں کو راہ راست پر چلنا چاہیئے۔
میں راستہ میں ان کا انتظار کر رہا ہوں۔
واعظوں کا مقام مسجد کا منبر ہے اور عشاق کا سر سُولی پر نظر آتا ہے۔
عشاق جو اہل معرفت ہیں وہ محبوب کی جدائی میں محبوب کے راستہ میں روتے ہوئے نظر آتے ہیں۔
علماء اور مفتی بے عمل ہیں۔ ان کے دل میں زمیندار بننے کے خیالات ہیں۔
مجھ سے سنو۔ آخری زمانہ میں کوئی شخص اعتبار کے قابل نہیں ہو گا۔

بزرگان و مشائخان زمان
فارغ از درد یار می بینم
بلکہ گویند من چنین و چنان
ہمہ در افتخار می بینم
راہِ مولیٰ کسے نمی گیرد
ہر کسے را بکار می بینم
گہ بہار لیست گہ خزان گردد
گہ خزان را بہار می بینم
ہر کجا شور و شر شدہ پیدا
فتنہ در ہر دیار می بینم
دل کہ از درد یار فارغ شد
نہ زندہ مردہ وار می بینم

راستی را خلاف میدانند
این عجب آشکار می بینم

دنیا کے بزرگ اور مشائخ محبوب کے درد عشق سے خالی نظر آتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم ایسے ہیں ہم ویسے ہیں یہ سب کے سب فخر اور غرور میں مبتلا ہیں۔

خدا کی راہ کوئی نہیں پکڑتا۔ سب دنیوی دھندوں میں لگے ہوئے ہیں۔

کبھی بہار ہے اور کبھی خزاں۔ اور کبھی خزاں کو بہار سے بدلتے ہوئے دیکھتا ہوں۔

ہر جگہ شور و شر برپا ہو گیا اور ہر ملک میں فتنہ نظر آتا ہے۔

جو دل محبوب کے درد سے خالی ہے وہ زندہ نہیں بلکہ مردہ ہے۔

سچ کو جھوٹ سمجھا جاتا ہے اے آشکارا میں یہ عجیب بات دیکھتا ہوں۔





بت را سجود کردم در بت کدہ نشستم
اسلام شد بغارت چون سد دین شکستم

ایمان و دین برون شد آن یار اندرون شد
زنار در گلو شد رشتہ سبحہ گسستم

پیر مغان دادہ یک جام پُر ز بادہ
یادم کسی نیامد اختیار شد ز دستم

این شیوہ الست رندی معلوم شد بر رندان
من از شراب وحدت منصور وار ہستم

از ہر دو لب پیالہ بیرون مکش تو یکدم
گہ گم شوی ز ہستی گہ آشکار ہستم



اردو ترجمہ

میں نے بت کو سجدہ کیا اور بتکدہ میں جا کر بیٹھ گیا۔ میں نے جب دین کی حدود کو توڑ دیا تو اسلام لٹ گیا۔

دین اور ایمان باہر چلا گیا اور یار اندر آ گیا۔ میں نے گلے میں زنار ڈال کر تسبیح کے دھاگے کو توڑ دیا۔

مجھے پیر مغاں نے شراب سے ایک جام بھر کر دیا۔ پھر مجھے کچھ یاد نہیں رہا اور اختیار ہاتھوں سے جاتا رہا۔

یہ رندی شیوہ ہے اور رندوں کو معلوم ہے میں شراب وحدت سے منصور کی طرح مست ہوں۔

اے آشکارا شراب وحدت کا جام ایک گھڑی کے لئے بھی اپنے ہونٹوں سے جدا نہ کر۔ تو کبھی معدوم الوجود ہوگا اور کبھی علانیہ جلوہ گری کرتا نظر آئے گا۔



۵

اگر با او نہ رنجم تا بہ گنجم
چو در گنجم پس انگہ خود نہ سنجم

اگر خود را بسنجم از خودی خویش
درون دیگ برنجان یک برنجم

بود در باغ شیرین میوہا بس
میان میوہائے من ترنجم

ز جسم و جان چون آزاد گشتم
ہمون ماندہ کہ من در شش نہ پنجم

چو کردم راز پنہان آشکارا
نشستن این چنین نبود بکنجم

اردو ترجمہ

میں اگر اس سے ناراض نہیں ہوں گا یعنی اس کے عشق میں درد و غم کو خوشی سے برداشت کروں گا تو اپنے لئے گنجائش پیدا کر سکوں گا اور جب گنجائش پیدا کر لوں گا تو اپنے آپ کو بھول جاؤں گا۔

لیکن اگر میں اپنے آپ کو بھول جانے کے بجائے خودی کی وجہ سے اپنے کو کچھ سمجھنے لگوں گا تو میری حالت وہی ہوگی جو چاولوں سے بھری ہوئی دیگ کے اندر چاول کے ایک دانہ کی ہوتی ہے یعنی مجھے کوئی امتیاز حاصل نہیں ہو سکے گا اور میں بھی دوسرے لوگوں کی طرح ایک عام آدمی ہوں گا۔

باغ کے اندر بہت سے میٹھے میوے موجود ہیں۔ لیکن میں ان میووں کے درمیان ترنج کی طرح ایک کھٹا میوہ ہوں۔

میں جب اپنے جسم اور جان سے یعنی اپنی خودی سے آزاد ہو گیا تو باقی وہ رہا جس کی وجہ سے میں کسی بھی شش و پنج میں نہیں ہوں یعنی اپنے آپ کو مقام فنا سے گذار کر مقام بقا پر فائز ہونے کے بعد میں بالکل مطمئن ہوں۔

اب جبکہ میں نے اسرار پوشیدہ کو بے نقاب کر دیا ہے تو مجھے یوں گوشہ نشین بن کر نہ بیٹھنا چاہیئے۔

۵

از کفر و دین ہر آئینہ با دل سلام کردم
دیگر طرف ز فہم عشقش امام بکردم

چندین حدیث بیشین از عاشقان شنیدم
سر دہ براہ جانان قصہ تمام کردم

در عبرتم آمد یک الف سہ صد سن
چہ ندای قول آن حق بر خاص و عام کردم

رہ عشق کی بپرسد از ما اگر بپرسی
خود را از قید ہستی بی ننگ و نام کردم

پنہان و آشکارا کہ بر آستان مقدس
خود را ز بندگانش کمتر غلام کردم

اردو ترجمہ

کفر اور دین کو میرا دور سے سلام ہے۔ میں اور کسی جانب ملتفت نہیں ہوں۔ میں نے اس کے عشق کو اپنا امام بنا لیا ہے۔

میں نے عشاق سے بہت سی روایات سنی ہیں جس کا لب لباب یہ ہے کہ محبوب کی راہ میں اپنا سر قربان کرنا چاہیئے۔ اس لئے میں نے سر دے کر سارا قصہ ختم کر دیا۔

میں حیرت ... رہا ہوں کہ تیرھویں صدی آگئی: جو حق کی بات تھی وہ میں نے علی الاعلان خاص و عام پر ظاہر کر دی۔

عشق کی راہ پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ اگر ہم سے پوچھو تو ہم نے اپنے آپ کو ہستی کی قید سے بھی آزاد کر لیا اور نام اور ناموس سے بھی۔

میں نے اس کے آستان مقدس پر پوشیدہ اور علانیہ اپنے آپ کو اس کے غلاموں کا بھی ادنیٰ سا غلام بنا دیا ہے۔

یار را ہر کجا ہمی بینم
زین سبب نزد خلق بیدینم

میں ہر جگہ اور ہر مقام پر یار کو دیکھتا ہوں اور اسی وجہ سے لوگوں کے نزدیک بے دین ہوں۔

مسجد و منبری نمی دارم
اندر آن میکدہ چو بنشینم

میں جب اس میکدہ میں بیٹھتا ہوں تو مسجد اور منبر کو بھول جاتا ہوں۔

خویشتن را مدان تو غیر خدا
پیر ما کردہ است تلقینم

تو اپنے آپ کو اللہ کے سوائے اور کچھ نہ سمجھ۔ میرے پیر نے مجھے یہی تلقین کی ہے۔

قدم پیش و پس نمی دارم
مستقیم براہ تمکینم

میں عزت اور وقار کے مقام پر فائز ہوں۔ اور وہاں سے اپنا قدم آگے پیچھے نہیں کرتا یعنی قدم ادھر اُدھر نہیں ہٹاتا۔

گہ گدا گاہ بادشہ باشم
گہ بہ تمکین گہ بہ تلوینم

میں کبھی گدا ہوں اور کبھی بادشاہ کبھی تمکین کے مقام پر ہوں کبھی تلوین کے مقام پر۔

(نوٹ: تلوین کے لغوی معنی ہیں گوناگوں اور رنگا رنگ کرنا۔ اصطلاح تصوف میں فقر کا ایک مقام ہے)

گم چو گشتیم در بحر توحید
آشکارا نہ آن نہ اینم

اے آشکارا! میں جب سے بحر توحید میں غرق ہوا ہوں۔ نہ یہ رہا نہ وہ رہا۔

○

اردو ترجمہ

در شوق تو ہمہ عمر می گذارم
شب و روز بدرد گریہ زارم

میں اپنی عمر تیرے شوق میں بتا رہا ہوں اور دن رات رونے اور آہ و زاری میں مصروف ہوں۔

این ہجر قیامت ست دیگر
ہیہات ز ہجر اشکبارم

یہ جدائی ایک دوسری قیامت ہے ہائے ہائے میں جدائی میں اشکبار ہوں۔

چون یاد کنم حدیث دلبر
فریاد کنان و بیقرارم

جب محبوب کی باتیں یاد کرتا ہوں تو منہ سے فریاد نکل جاتی ہے اور بے قرار ہو جاتا ہوں۔

آرام نہ صبر ہست دل را
از وصل بتو امیدوارم

دل کو نہ آرام ہے اور نہ صبر، میں تجھ سے تیرے وصل کا امیدوار ہوں۔

از دوست خبر نمیدہد کس
ہر دم بدل ست انتظارم

مجھے میرے دوست کی خبر کوئی نہیں دیتا، میرے دل میں ہر وقت انتظار کی کیفیت ہے۔

بیجان نمودہ است فرقت
آیندہ طاقت ندارم

جدائی نے مجھے بے جان کر دیا ہے میں ناتوان ہو گیا ہوں۔

قربان شوم بخاک پایت
عاشق بجہان آشکارم

اے محبوب! میں تیری خاک پا پر قربان ہو جاؤں، میں دنیا بھر میں تیرا عاشق مشہور ہوں۔

ز یونانی نہ عبرانی چہ دانم
ز ایرانی ز سریانی چہ دانم

چہ توریت و چہ زبور و چہ انجیل
ازان علم تو میدانی چہ دانم

غلامی از غلامان شاہ عربم
کہ از این و ہم آنی چہ دانم

ندانم خویش را او ہست یا نیست
ز دانائی ز نادانی چہ دانم

منم سرش کہ او باشد سرما
ز جنی و ز انسانی چہ دانم

بہر جا او بود منظور و ناظر
نہ درد و ہم نہ درمانی چہ دانم

کجائی آشکارا خویش دریاب
کہ از جانی و جسمانی چہ دانم

اردو ترجمہ

میں یونانی اور عبرانی کیا جانوں۔ ایرانی اور سریانی کیا جانوں۔

تورات، زبور اور انجیل کا علم تو جانتا ہے میں کیا جانوں۔

میں تو شہنشاہ عرب کے غلاموں کا غلام ہوں میں یہ اور وہ کیا جانوں۔

میں اپنے متعلق کچھ نہیں جانتا کہ میں ہوں یا نہیں ہوں مجھے نہ دانائی کا پتہ ہے نہ نادانی کا۔

میں اس کا راز ہوں جو میرا راز ہے۔ میں جن و انس کو نہیں جانتا۔

ہر مقام پر وہی منظور (نظر آنے والا) بھی ہے اور وہی ناظر (دیکھنے والا) بھی۔ میں نہ درد کو جانتا ہوں اور نہ درمان کو۔

اے آشکار! تو کہاں ہے اپنا سراغ تو لگا کیونکہ مجھے نہ تیری جان کا پتہ ہے اور نہ تیرے جسم کا۔

دلا از ورد خوانی من چہ دانم
ز شک و از گمانی من چہ دانم

ہمیں گفتار دانی از کدام ست
ز شرح و از بیانی من چہ دانم

درون بیرون بالا پست او شد
ز پیری و جوانی من چہ دانم

منم بیرون ز حد و از نہایت
ازان ملک کیانی من چہ دانم

شنو الان او باشد کما کان
ز دانی و ندانی من چہ دانم

مرا با دین و دنیا نیست کاری
ز نفع و از زیانی من چہ دانم

اردو ترجمہ

اے دل! میں ورد اور وظیفہ کو نہیں جانتا۔ میں شک اور گمان کو نہیں جانتا۔

کیا تجھے پتہ ہے کہ یہ آواز کہاں سے آتی ہے۔ میں اس کی شرح اور بیان کو نہیں جانتا (یعنی شرح اور بیان سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے)

اندر اور باہر، اوپر اور نیچے وہی ہے۔ وہ بوڑھا ہے یا جوان ہے یہ میں نہیں جانتا۔

میں لاحد اور بے انتہا ہوں۔ میں مملکت کیانی کو نہیں جانتا (کیانی ایران کے ایک شاہی خاندان کی عرفیت ہے جس میں کیخسرو اور کیقباد گذرے ہیں)

سن! وہ آج بھی اسی طرح ہے جس طرح اَزَلُ الآزلات میں تھا اور ابدالآباد تک اسی طرح رہے گا۔ میں "جاننے" اور "نہ جاننے" کو نہیں جانتا۔ یعنی میں اس راز کی اس سے زیادہ تشریح کرنا نہیں چاہتا۔

مجھے دین اور دنیا سے کوئی واسطہ نہیں ہے میں نہ فائدہ کو جانتا ہوں اور نہ نقصان کو۔

ز خود رستم ندیدم خویشتن را
ز نام و ننگ نشانی من چہ دانم

میں نے اپنے آپ کو گم کر دیا اور اپنے آپ کو نہیں دیکھا۔ میں نام و نشان اور ننگ و ناموس کو نہیں جانتا۔

گہ با چو نیم گاہی بی چگونہ
ز اعیانی نہانی من چہ دانم

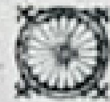
میں کبھی سب جیسا ہوں اور کبھی کسی جیسا بھی نہیں ہوں۔ میں ظاہر اور پوشیدہ کو نہیں جانتا۔

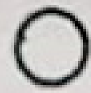
ز باد و نار آب و ہم ز خاکی
بقا را ہم ز فانی من چہ دانم

میں نہ اربع عناصر کو جانتا ہوں اور نہ بقا اور فنا کو۔

ز مخفی ماند اینجا آشکارا
ز میری و ز خانی من چہ دانم

آشکار یہاں پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ میں نہ کسی میر کو جانتا ہوں نہ کسی خان کو۔





گر بندۂ من گناہگارم
از در تو لبی امید وارم
در بارگہت چہ عرض سازم
کہ جرم و خطائی شرمسارم
ہر کس کہ مرا نمی پذیرد
حقا کہ سگ تو داغدارم
ہرگز ز درت بدر نرفتم
کن عفو کہ عذر پیش آرم
بر مور ضعیف کرم فرما
بر لطف تو ہست انتظارم
بخشید مرا چو رہبرے تو
دانیم کہ من درین چکارم
از بادہ وحدتم کنی مست
شب و روز مدام در خمارم
از کردہ خود شدم پشیمان
خود را بتو بادشہ سپارم
مائیم خراب دل خرابم
بدکار بعالم آشکارم

اردو ترجمہ

میں اگرچہ ایک گناہگار بندہ ہوں۔ لیکن تیرے دروازے پر امید لے کر آیا ہوں۔
میں آپ کی بارگاہ میں کیا عرض کروں کیونکہ میں اپنے جرم و خطا کی وجہ سے شرمسار ہوں۔
مجھے کوئی بھی شخص قبول نہیں کرتا خدا کی قسم میں تیرے دروازہ کا نشان زدہ کتا ہوں۔
میں کبھی بھی تیرے دروازہ سے باہر رُدوس نہیں گیا۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ مجھے معاف کر دے۔
اس ضعیف چیونٹی پر کرم کر۔ مجھے تیرے لطف و کرم کا انتظار ہے۔
جب تیری ہدایت نے مجھے بخش دیا تو میں سمجھوں گا کہ میں بھی کسی قابل ہوں۔
مجھے شراب وحدت سے مست کر دے اور مجھے دن رات مخمور رکھ۔
میں اپنے کئے پر پشیمان ہوں۔ اے شہنشاہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا ہے۔
میں خراب ہوں۔ میرا دل بھی خراب ہے۔
میں دنیا میں بدکار مشہور ہوں۔



○

ہی ہی نہ شناسائی ہیہات وہی ہایم
در پردہ من و مائی ہیہات وہی ہایم
آگاہ نہ دل ہستم بر کذب کمر بستم
بگذار خودنمائی ہیہات وہی ہایم
باور نکنی بر خود آن بود ہمہ او بہ
ہشدار تو کجائی ہیہات وہی ہایم
گر خویش می پرستی گویا تو بت پرستی
بیگانہ آشنائی ہیہات وہی ہایم
از خود نگذشتی تو با دیو نشستی تو
زشت ست زیبائی ہیہات وہی ہایم
صد حرف ہمیگویم نہ دست ز خود شویم
کی یابی روشنائی ہیہات وہی ہایم
آشکار کجائی تو در ما و شمائے تو
از خویش برون آئی ہیہات وہی ہایم

اردو ترجمہ

افسوس صد افسوس تو رمز شناس نہیں ہے۔
افسوس صد افسوس۔ تو من و تو کے حجابات
میں ہے افسوس صد افسوس۔
میں اپنے دل کے راز سے آگاہ نہیں ہوں۔
میں نے جھوٹ پر کمر باندھی ہے خودنمائی کو
ترک کر دے۔ افسوس صد افسوس۔
اپنی ہستی پر اعتبار نہ کرنا جو کچھ ہے وہی ہے
ہوش میں آ۔ تو کہاں ہے۔ افسوس صد افسوس۔
تو اگر اپنی پرستش کرتا ہے تو، تو بت پرست
ہے تو دوست سے بیگانہ ہے افسوس صد افسوس۔
تو نے اپنی ہستی کو ترک نہیں کیا اور شیطان کا
ہم جلیس بن گیا۔ یہ بری بات ہے اس میں
کوئی خوبی نہیں ہے۔ افسوس صد افسوس۔
میں باتیں تو سینکڑوں کہتا ہوں لیکن اپنے
آپ سے دست بردار نہیں ہوتا۔ اس طرح
تو روشنی کیسے حاصل کرے گا۔ افسوس صد افسوس۔
اے آشکار! تو کہاں ہے تو تو ابھی ما و شما
میں مبتلا ہے۔ اپنی ہستی سے باہر نکل آ۔
افسوس صد افسوس۔



○

بسی خود را ہمی جویم نیابم
ہمہ دریا بود من چون سرابم

اگر آریم خود را در میانہ
بہ پیش عارفان من بس خرابم

نہ گویائی ز من شد او ست گویا
سرائیدہ ہمون ست من ربابم

بدرجہ بے خودی آورد ما را
دگر آیم بما پس در عذابم

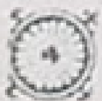
نباشم ہر کجا او آشکارا
اگر باشیم الا خود حجابم

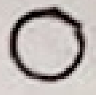
اردو ترجمہ

میں اپنے آپ کو بہت تلاش کرتا ہوں لیکن پا
نہیں سکتا۔ تمام دریا ہی دریا ہے میں سراب
کی طرح ہوں۔
میں اگر اپنے آپ کو بیچ میں لاؤں گا تو اہل
معرفت کے نزدیک بہت خراب سمجھا جاؤں گا۔

یہ باتیں میری نہیں ہیں۔ بولنے والا وہی ہے
وہی گانے والا ہے۔ میں تو فقط ساز ہوں۔

محبوب نے مجھے بے خودی کی کیفیت میں ڈال
دیا ہے۔ اب اگر میں خودی میں آتا ہوں تو
عذاب میں مبتلا ہو جاؤں گا۔
میں نہیں ہوں۔ ہر جگہ وہی جلوہ گر ہے میں
اگر ہوں تو فقط اپنا حجاب ہوں۔





در تصور دان مدان شب و روز اندر عبرتم
ہرگز ندانم این و آن شب و روز اندر عبرتم

او بگوید او بشنود او ببیند ہر طرف
این چہ باشد جسم و جان شب و روز اندر عبرتم

گاہ اندر بی نیازی گاہ آید در نیاز
پس کجا نام و نشان شب و روز اندر عبرتم

گاہ گریان گاہ خندان گہ خزان گہ نوبہار
گہ نہان گہ در عیان شب و روز اندر عبرتم

آشکارا فہم کن اندر میان تو نیستی
او خود کند خود را بیان شب و روز اندر عبرتم

اردو ترجمہ

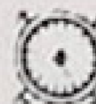
میں جاننے اور نہ جاننے کے تصور میں دن رات عبرت میں ہوں۔ میں "یہ" اور "وہ" بالکل نہیں جانتا۔ دن رات عبرت میں ہوں۔

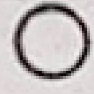
وہی بولتا ہے وہی سنتا ہے اور وہی ہر طرف دیکھتا ہے۔ یہ جسم اور جان کیا ہے۔ دن رات عبرت میں ہوں۔

کبھی بے نیازی کرتا ہے اور کبھی نیاز۔ پھر نام و نشان کہاں باقی رہا۔ دن رات عبرت میں ہوں۔

کبھی روتا ہے کبھی ہنستا ہے۔ کبھی خزاں ہے کبھی نوبہار ہے۔ کبھی پوشیدہ کبھی ظاہر۔ دن رات عبرت میں ہوں۔

اے آشکارا سمجھ سے کام لے۔ تو درمیان میں ہے ہی نہیں۔ وہ اپنی باتیں آپ ہی کرتا ہے۔ دن رات عبرت میں ہوں۔





از جان و جسم خبر ندارم
زین بیخبری کہ شہریارم

بے یار نیم دلی بیارم
دانم بہ یقین کہ خویش یارم

عشقش کہ بجان و دل گرفتم
سر جان و دل باو سپارم

معشوق گہیم گاہ عاشق
گہ خوشدل گاہ گریہ زارم

آنجا بحقیقتیم قائم
اینجا کہ بنام آشکارم

اردو ترجمہ

مجھے جسم اور جان کا پتہ نہیں ہے اور بیخودی کا یہ عالم ہے کہ مجھے یہ احساس بھی نہیں ہے کہ میں خود ہی شہنشاہ ہوں۔

میں محبوب سے الگ نہیں ہوں بلکہ محبوب کے ساتھ ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں اپنا محبوب آپ ہی ہوں۔

میں نے اس کا عشق دل و جان کے ساتھ قبول کر لیا ہے۔ میں نے اپنا سر، جان اور دل اس کے سپرد کر دیا ہے۔

میں کبھی معشوق ہوں اور کبھی عاشق کبھی خوش رہتا ہوں اور کبھی روتا ہوں کہ

یہاں تو میرا نام آشکار ہے لیکن وطن میں حقیقت پر قائم ہوں (یعنی اصل حقیقت ہوں)



اردو ترجمہ

چون از خود رفتیم بکویش برسیدیم
آن ہر چہ بدیدیم بجز یار ندیدیم

جب اپنی ہستی کو ترک کیا تو اس کی گلی میں پہنچ گیا۔ وہاں جو کچھ دیکھا، محبوب ہی کو دیکھا۔

ہر سوی بسو بود ولی بیخبرم شد
بیہودہ چو نابین بہر جای دویدیم

وہ تو چاروں طرف موجود تھا لیکن میں بے خبر تھا۔ خواہ مخواہ اندھوں کی طرح ادھر اُدھر دوڑتا رہا۔

جز درد بسو دوست نہ راہ است نہ دستی
آن درد چو زہر ست شکر وار چشیدیم

عشق کے بغیر محبوب کی جانب جانے کا سیدھا راستہ ہاتھ نہیں آتا۔ محبوب کے عشق کا درد زہر کی طرح ہے لیکن میں اسے شکر سمجھ کر پی گیا۔

درد ست رہ راست کہ از رنج بگنج ست
دردش بگرفتیم چہ محنت بکشیدیم

درد عشق راہ راست ہے جو رنج سے گنج تک پہنچاتا ہے۔ میں نے اس کے درد عشق کو اپنا لیا ہے اور کیا محنت کی ہے۔

آشکار چو شد یار دگر غیر نماندہ
المنت اللہ کہ از غیر رہیدیم

جب آشکار یار ہوا تو پھر کوئی غیر باقی نہیں رہا۔ اللہ کا شکر ہے کہ غیر سے رہائی پائی۔

اردو ترجمہ

از موی بمو بودہ ای دل کہ ندانستم
او روی برو بودہ ای دل کہ ندانستم

اے دل! محبوب تو میرے روئیں روئیں میں سمایا ہوا تھا لیکن مجھے پتہ نہیں تھا۔ وہ تو میرے سامنے موجود تھا لیکن مجھے پتہ نہ تھا۔

در جستن آن دلبر حیران شدہ ام اما
او سوی بسو بودہ ای دل کہ ندانستم

میں اس محبوب کی تلاش میں کس قدر حیران و سرگردان رہا لیکن اے دل! وہ چاروں جانب موجود تھا۔ مجھے پتہ نہیں تھا۔

گفت ست نحن اقرب پس دور چرا دانی
او موی بمو بودہ ای دل کہ ندانستم

میں نے خیال کیا کہ میخانہ میں جاؤں یا مسجد میں لیکن محبوب تو گلی گلی میں موجود تھا لیکن مجھے پتہ نہیں تھا۔

گفتم کہ بمیخانہ روم یا در مسجد
او کوی بکو بودہ ای دل کہ ندانستم

اس نے تو خود ہی "نحن اقرب" (ہم بہت قریب ہیں) فرمایا ہے۔ پھر تو اس کو دور کیوں سمجھتا ہے۔ وہ تو ظاہر اور علانیہ موجود ہے۔ اے دل! مجھے پتہ نہیں تھا۔

خود داند خود خواند خود خود کہ برای خود
در جوی بجو بودہ ای دل کہ ندانستم

وہ خود ہی جانتا ہے اور خود ہی پڑھتا ہے۔ وہ آپ ہی آپ ہے اور ہر مقام پر موجود ہے۔ اے دل! مجھے پتہ نہیں تھا۔



او خود برخود نگران من فہم بفہمم
ہم تہمت بردگران من فہم بفہمم
آن کیست کہ میگوید آن چیست کہ میجوید
خود جوید خود پوید من فہم بفہمم
این از کس رفتار ست این از کہ گفتار ست
دانی کہ از آن یار ست من فہم بفہمم
او موی بمو باشد او روی برو باشد
او سوی بسو باشد من فہم بفہمم
خود جسم و خود جانست خود جن و انسانست
خود این و خود آنست من فہم بفہمم
آمد بتماشائی بر طرف بہر جائی
خود اندر ہی ہای من فہم بفہمم

آشکار بہانہ دان آن یار یگانہ دان
درشان شہانہ دان من فہم بفہمم

اردو ترجمہ

وہ خود ہی اپنا تماشائی ہے۔ میں سوچ میں غرق ہوں۔ دوسروں پر خواہ مخواہ کی تہمت ہے۔ میں سوچ میں غرق ہوں۔

یہ کون بول رہا ہے۔ یہ کیا تلاش کر رہا ہے وہی تلاش کرتا ہے اور وہی دوڑ دھوپ کرتا ہے۔ میں سوچ میں غرق ہوں۔

یہ رفتار کس کی ہے اور گفتار کس کی طرف سے ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ یہ سب اس محبوب کی کارگذاری ہے۔ میں سوچ میں غرق ہوں۔

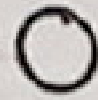
وہ بال بال میں سمایا ہوا ہے۔ وہ سامنے موجود ہے وہ ہر جانب موجود ہے۔ میں سوچ میں غرق ہوں۔

وہ خود ہی جسم ہے اور خود ہی جان اور خود ہی جن ہے اور خود ہی انسان "یہ" بھی وہی ہے اور "وہ" بھی وہی ہے۔ میں سوچ میں غرق ہوں۔

وہ نظارہ نظارہ کے لیے اور چاروں جانب جلوہ فرما ہوا اور خود ہی غوغا برپا کیا۔ میں سوچ میں غرق ہوں۔

اے آشکار! اس عالم رنگ و بو کو ایک بہانہ سمجھ۔ وہ یار یگانہ ہے اور شاہانہ شان رکھتا ہے۔ میں سوچ میں غرق ہوں۔





بزرگی پارسائی را ندانم
عداوت آشنائی را ندانم
کہ گم گشتیم در دریای حیرت
ہما سنجا چون چرائی را ندانم
چو رفتم از تن خاکی بیک بار
بہ بیخود خود نمائی را ندانم
نہ من ماندم نہ من ماندم ہمان ماند
ہمین ما و شمائی را ندانم
چہ کشف و چہ کرامت چہ عبادت
ہم آن سیر سمائی را ندانم
بگیرم راہ عشق و درد و غم را
ہمان زہد ریائی را ندانم
اگرچہ شعلہ نورش ببینم
سیاہ و روشنائی را ندانم
کجا رفتم ز خود رفتیم بارے
گدائی بادشاہی را ندانم

خدا در ہر دو عالم آشکار ست
وصال و ہم جدائی را ندانم



اردو ترجمہ

میں بزرگی اور تقویٰ کو نہیں جانتا۔ میں دوستی اور دشمنی کو نہیں جانتا۔

میں دریائے حیرت میں غرق ہو چکا ہوں۔ میں "چوں" اور "چرا" کو نہیں جانتا۔

میں جب سے اس مادی جسم کو ترک کر کے بیخود ہوا ہوں اس وقت سے نہیں جانتا کہ خود نمائی کیا ہے۔

میں باقی نہیں رہا۔ میں باقی نہیں رہا فقط وہ باقی رہ گیا۔ میں اس "ما" اور "شما" کو نہیں جانتا۔

کشف کیا ہے۔ کرامت کیا ہے اور عبادت کیا ہے۔ میں آسمانی سیر کو نہیں جانتا۔

میں عشق اور درد و غم کی راہ اختیار کر رہا ہوں میں اس دکھاوے کے زہد و تقویٰ کو نہیں جانتا۔

میں اس کے نور کی شعاعیں دیکھ رہا ہوں میں اندھیرے اور روشنی کو نہیں جانتا۔

میں کہاں گیا؟ میں تو اپنی ہستی ہی سے گذر گیا۔ میں گدائی اور بادشاہی کو نہیں جانتا۔

خدا دونوں جہان میں آشکار ہے۔ میں وصال اور فراق کو نہیں جانتا۔

اردو ترجمہ

برزی پیر مغان مارا بنوشانید جام
شد دلم آزاده آن دم ز حلال و از حرام

مجھے پیر مغاں نے شراب سے لبریز جام پلایا۔ اُسی وقت میرا دل حلال اور حرام کی قید سے آزاد ہو گیا۔

برد او آنجا مرا کانجا گناه و نی ثواب
نی کفر و اسلام آنجا نی جماعت نی امام

میرا محبوب مجھے ایسے مقام پر لے گیا جہاں نہ گناہ ہے اور نہ ثواب، نہ کفر ہے اور نہ اسلام اور نہ جماعت ہے اور نہ امام۔

نی در آنجا جسم ماند نی بود اسم اندر آن
در تصور آمدم این از کجا باشد مقام

اس مقام پر نہ جسم باقی رہتا ہے نہ اسم۔ میں خیال کرنے لگا کہ آخر یہ کون سا مقام ہے۔

این مقام حیرت و عبرت بود بین اندرو
نہ رکوع و نہ قیام و نہ سجود و نہ سلام

یہ مقام حیرت اور عبرت کا مقام ہے دیکھو اس میں نہ رکوع ہے نہ قیام اور نہ سجدہ ہے اور نہ سلام۔

این طریق عاشقی بگزین بجان ای آشکار
تا بباشی دائما تو اندرین لذت مدام

اے آشکار! عاشقی کی راہ دل و جان سے قبول کر تا کہ تو ہمیشہ دائمی لذت میں رہے۔



اردو ترجمہ

ز مذہب کیش بیزارم درون بتخانہ بنشینم
برفتہ دین و ایمانم بظاہر مرد بیدینم

میں مذہب اور رسم و رواج سے بیزار ہوں۔ میرا قیام بتخانہ کے اندر ہے۔ میرا دین و ایمان باقی نہیں رہا اور میں بظاہر بے دین انسان ہوں۔

تن و جان محو گر گردد ز عشاقان شنیدم من
رود سر گر درین راہش شکر گویم بہ آمینم

میں نے عشاق سے سنا ہے کہ راہ عاشقی میں، جسم اور جان ختم ہو جاتا ہے۔ پس اگر اس راہ میں سر چلا جائے تو میں شکر کروں گا اور آمین کہوں گا۔

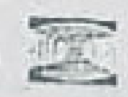
بہر صورت ہماں یار است شناسم جملہ صورت را
نہ از کس کینہ میدارم نہ در صلح و نہ در کینم

میں تمام صورتوں کو پہچانتا ہوں۔ ہر صورت میں محبوب جلوہ گر ہے۔ اسی وجہ سے میں کسی سے بغض نہیں رکھتا۔

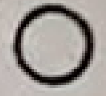
نہ شیخم نہ بزرگم من کہ شیخی بزرگی پیر سن
کرتی اکنون از درد ش اگر یک ذرہ بگزینم

میں نہ پیر ہوں نہ بزرگ۔ میں پیری اور بزرگی سے الگ ہوں تا کہ دونوں جہان میں اس کے درد عشق سے ایک ذرہ حاصل کر سکوں۔

کنشت و کعبہ یکسان نسبت بوحدت آشکارا بین
نگاہم نیست بر غیری ہمہ جا یار می بینم



اے آشکارا! وحدت کی نظر سے دیکھ مندر اور کعبہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ میری نظر غیر پر نہیں ہے۔ میں ہر جگہ محبوب کو دیکھتا ہوں۔



اوست نہان و عیان من نیم و من نیم
خود کند و خود بیان من نیم و من نیم

نیک و بد کار اوست یار و اغیار اوست
نور و ہم نار اوست من نیم و من نیم

این ہمہ گفتار اوست در رہ رفتار اوست
باطن و اظہار اوست من نیم و من نیم

نعرہ انا الحق زند خود را خود بشکند
تہمتی بر او نہد من نیم و من نیم

نام نہد آشکار گریہ کند نار زار
گاہ خزان گہ بہار من نیم و من نیم



اردو ترجمہ

ظاہر بھی اور باطن بھی وہی ہے۔ میں نہیں ہوں۔ میں نہیں ہوں۔ کرتا بھی وہ خود ہی ہے اور کہتا بھی وہ خود ہی ہے۔ میں نہیں ہوں۔ میں نہیں ہوں۔

اچھا یا برا، اسی کا کام ہے۔ یار بھی وہی ہے اغیار بھی وہی ہے۔ نور بھی وہی ہے اور نار بھی وہی ہے۔ میں نہیں ہوں۔ میں نہیں ہوں۔

یہ تمام گفتار اور رفتار اسی کی ہے۔ باطن اور ظاہر بھی وہی ہے۔ میں نہیں ہوں۔ میں نہیں ہوں۔

انا الحق کا نعرہ بھی خود ہی لگاتا ہے اور اپنے کو آپ ہی توڑتا ہے لیکن الزام اس پر منصور پر، رکھتا ہے۔ میں نہیں ہوں۔ میں نہیں ہوں۔

اپنا نام آشکار رکھتا ہے اور نار زار روتا ہے۔ کبھی خزاں میں جلوہ گر ہوتا ہے اور کبھی بہار میں۔ میں نہیں ہوں میں نہیں ہوں۔





گویم ناگویم گویم ز تو میگویم
جویم کہ کرا جویم خود را خود می جویم

من آب خود ہستم طلبیم روان آبی
پویم کہ بہر آبے پویم چہ چرا پویم

سرگشتہ خورشید ست خورشید ہمی جوید
خود بہر خود ست حیران گوید کہ من دویم

ہر جا کہ ہمی بینم بینم خود سے بینم
یک سوی نمی باشم دائم کہ بہر سویم

آشکار تو بشکن شک بگذار شبہ خود را
گو گر بیقین گوئے تا اویم من اویم



اردو ترجمہ

میں بولوں یا نہ بولوں۔ اگر بولوں گا تو تری ہی جانب سے بولوں گا۔ میں تلاش کروں تو کس کو تلاش کروں۔ میں اپنے کو آپ ہی ڈھونڈھتا ہوں۔

میں خود ہی پانی ہوں اور پھر پانی طلب کرتا ہوں۔ میں پانی کی طلب میں اس کے پیچھے دوڑتا ہوں لیکن کیوں دوڑتا ہوں۔

سورج سرگرداں ہے اور سورج کو ڈھونڈھتا پھرتا ہے اپنے پیچھے آپ ہی حیران ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں سورج نہیں ہوں کوئی اور چیز ہوں۔

میں جس طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہوں اپنے آپ ہی کو دیکھتا ہوں۔ میں ایک جانب نہیں ہوں۔ ہر جانب ہوں۔

اے آشکار! تو اپنے شک و شبہ کو توڑ دے اور ترک کر دے۔ بول اور یقین و اعتماد کے ساتھ بول کہ میں وہی ہوں۔ میں وہی ہوں۔



از نقش به نقاش رسیدیم رسیدیم
یک حرف دو معنی شد هر دو فهمیدیم

از نقش بنقاش نه آگاه مرا بود
حاصل نشده گرچه بہ پی نقش دویدیم

چون پیر مغان از سر معنی خبرم کرد
این نقش ندیدیم نقاش بدیدیم

نقش هم نقاش بود چشم کشا بین
پس غیر ز دل خویش کشیدیم رهیدیم

آشکار و نهان مغبچه در خانه خمار ست
تحقیق بمیخانه مریدیم مریدیم

اردو ترجمہ

ہم نقش سے نقاش تک پہنچ گئے۔
حرف ایک تھا اور معنی دو تھے اور ہم نے دونوں کو سمجھ لیا۔
مجھے نقش سے نقاش تک رسائی حاصل کرنے کا علم نہیں تھا۔ اگرچہ کچھ حاصل نہیں ہوا لیکن ہم نقش کے پیچھے دوڑتے رہے ہے۔
جب پیر مغاں نے اصل حقیقت کے راز سے آگاہ کیا تو نقش نظروں سے غائب ہو گیا۔ صرف نقاش نظر آتا رہا۔
آنکھیں کھول کر دیکھ یہ نقش در اصل تمام نقاش ہی نقاش ہے۔ ہم نے اپنے دل سے غیر کو نکال دیا اور آزاد ہو گئے۔
ظاہر اور باطن شراب فروش کے گھر میں مغبچہ (شراب فروش کا بیٹا) ہے بے شک ہم میخانہ کے مرید ہیں۔ مرید ہیں۔

